كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

خدا کے فضل سے جس کتاب کے لیئے عرصے سے آنکھیں منتظر اور دل مشتاق تھے

یعنے

احسن المواعظ کا دوسرا حصہ

افضل المواعظ

سنہ ۱۳۳۰ھ

واعظ بے بدل جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب
خلف عالیجناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فقیر قدس اللہ
سرہ العزیز نے تالیف کیا۔ اور

دلی منگ ورکس دہلی میں چھاپا گیا

كُنتُم خَيرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ

خدا کے فضل سے جس کتاب کے لیئے عرصے سے آنکھیں منتظر اور
دل مشتاق تھے

یعنے

احسن المواعظ کا دوسرا حصہ

افضل المواعظ

سنہ ۱۳۲ ھ

جس کو

واعظ بے بدل جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب
خلف عالیجناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فقیر قدس اللہ
سرہ العزیز نے تالیف کیا۔ اور

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھاپا گیا

التماس

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے حضرات کتاب افضل المواعظ پورے آٹھ وعظوں کا مجموعہ آپکے سامنے پیش ہوتا ہے اس کا پہلا حصہ احسن المواعظ آپکے مطالعہ سے گذر چکا ہے جس کے بیان کی خوبیاں اور طرز تقریر سے آپ واقف ہیں یہ اسی مشہور کتاب کا دوسرا حصہ ہے جس کا نام افضل المواعظ ہے جس کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے اس کتاب میں حسب عدہ آٹھ وعظ ہیں پہلا وعظ رضاعت مبارک کے حالات سے لیکر نبوت معراج ہجرت اخلاق معجزات وفات شفاعت تک نہایت عمدہ صحیح اور چیدہ چیدہ روایتوں سے لکھکر ایک عظیم الشان خزانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

حق یہ ہے کہ اردو زبان میں ایسا انتخاب جو صدہا حدیث اور تفسیر اور سیرت اور تواریخ کی کتابوں سے کیا گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا جامع ہے آجتک نظر سے نہیں گذرا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد تیسرا حصہ جس کا نام سیرت صالحین عرف اکرم المواعظ ہے آپکے مطالعہ سے گذریگا جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تک اور حضور اکرم سے لیکر تمام صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین مجتہدین فقہاء محدثین اور اولیاء کاملین غوث قطب ابدال اور دیگر اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حالات میں اس ترتیب سے لکھا گیا ہے کہ پہلا وعظ ان حضرات کے عشق الٰہی کے واقعات کے بیان میں دوسرا وعظ اولیاء اللہ کی نماز تیسرا وعظ اولیاء اللہ کی خیرات۔ چوتھا وعظ اولیاء اللہ کے روزہ کے بیان میں۔ پانچواں وعظ اولیاء اللہ کے حج چھٹا اولیاء اللہ کی وفات ساتواں اولیاء اللہ کے قبر کے سوال ذخیرہ کے بیان میں آٹھواں اولیاء اللہ کے حشر اور جنت میں تشریف لیجانے کے بیان میں۔ یہ کتاب صدہا کتابوں کا انتخاب ہے ناظرین انکو مطالعہ کے لیے باوضو بیٹھیں وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وبارک وسلم۔

الملتمس خادم الطلبہ محمد خلیل الرحمان نائب مہتمم مدرسہ حسینیہ دہلی

پہلا وعظ رضاعت مبارک کا بیان

حامدًا و مصلیًا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالضُّحٰی ٥ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ٥ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ٥ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ٥ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ٥ وَوَجَدَکَ
ضَآلًّا فَھَدٰی ٥ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ٥ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ٥
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ٥ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ٥

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ میرے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اوسکو دس نیکیان صرف ایک حرف کے بدلے مین عنایت ہونگی اور دس گناہ معاف ہونگے جناب فرماتے ہین کہ مین نہین کہتا الم - ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام دوسرا حرف ہے میم تیسرا حرف ہے اس حدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جسنے الم مونہہ سے نکالا اوسکو تیس نیکیان عنایت ہوتین اور اوسکے تیس گناہ معاف ہوے لیکن اس حدیث مین اتنی بات باقی رہگئی کہ وہ دس نیکیان کیسی اور کتنی ہونگی حضرت امام ابوبکر عسقلانی فرماتے ہین کہ مین نے ایک رات حضور ایزدی خداوند عالم کو خواب مین دیکھا معا میرے دل مین خیال آیا کہ حضور سے سوال کرون کہ جناب کے نزدیک بندے کا کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے مگر

جلالِ الٰہی کے ہیبت سے ساکت رہا اور کچھ سوال نہ کرسکا حضور معلی نے خود ہی ارشاد
فرمایا کہ اے ابوبکر تو ہمارے پسندیدہ عمل کو ہم سے دریافت کرنا چاہتا ہے عرض کیا ہان
اے پروردگار ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل قرآن شریف
کی تلاوت ہے پھر ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر تو یہ بھی جانتا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا
ثواب ہمارے نزدیک کیا ہے عرض کیا نہین اے پروردگار مین کچھ نہین جانتا ارشاد عالی ہوا
کہ بلا معنی حرفون مین ہر حرف کے بدلے مین دس نیکیان اور با معنی حرفون مین ہر حرف
کے بدلے مین بیس نیکیان پھر فرمایا اے ابوبکر بھلا تجھے خبر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب کتنا بڑا ہوتا
ہے عرض کیا نہین اے پروردگار مجھے کچھ خبر نہین فرمایا کہ ایک نیکی ایک ہزار رطل کی برابر
ایک رطل ایک ہزار دانق کی برابر ایک دانق ایک ہزار درہم کی برابر ایک درہم ایک ہزار قیراط کی
برابر ایک قیراط ایک احد پہاڑ کی برابر قرآن مجید کے ایک حرف کا ثواب کئی لاکھ احد پہاڑ کی برابر
خدا کے ہان ملیگا تفسیر عزیزی اس مبارک سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ بعض
وجہ سے چند روز کے لئے وحی نازل ہونی بند ہوئی کفار مکہ نے آپکو طعنے دئے ابولہب کی
جورو ام جمیلہ نے جناب کی سخت توہین جبرئیل امین کو برے لقب سے یاد کیا تھا کہ اے محمد
اب تمہارے اوپر وہ تمہارا شیطان نازل نہین ہوتا حضور کو یہ سنکر سخت ملال ہوا اللہ ذو الجلال
کو آپکا غمگین رکھنا منظور نہ ہوا اوسیوقت اس صورت کو نازل فرماکر رنج کو سرور سے غم کو خوشی
سے بدلا اور مکرر دو قسمون کے بعد بکنے والون کے ناپاک خیال کو محال اور غلط ثابت کیا اور فرمایا ہمین
قسم ہے چڑھتے دن اور اندھیری رات کی نکتہ یہان قسم کھانے کی وجہ یہ ہے کہ کفار نے دعوے کیا تھا

کہ حضور کو اونکے رب نے چھوڑ دیا مگر جب مدعی اس دعوے پر دلیل نہ لا سکے تب مدعا علیہ یعنے
خدائے پاک نے قسم کھا کر دعوے کو جھوٹا کیا سچ ہے البنیۃ علی المدعی والیمین علی من انکر مدعی اپنے
دعوے پر گواہ لائے اور اگر نہ لا سکے تب مدعا علیہ قسم کہائے اور دعوے کو خارج اور باطل کرے
یہان بہی یہی ہوا ہے چڑھتے دن سے آپکی نبوت کا زمانہ اور رات سے نبوت سے پہلا زمانہ مراد ہے
حضور کی نبوت کو روشن دن سے مشابہت دی ہے اور کافرون کو چمگادڑ وغیرہ آفتاب کی
روشنی سے چھپنے بھاگنے دشمنی رکھنے والے جانور قرار دیا کیونکہ مکے والے حضور کو نبوت کے دعوے
سے پہلے بہت دوست رکھتے اور محبوب سمجھتے تھے نبوت کے بعد سخت مخالف بیحد دشمن ہوے
تو انکی مثال چمگادڑ کے ہوئی طلوع آفتاب سے پہلے بہت خوش خوش پرواز کرتی تھی سورج کے
نکلتے ہی چھپنا بھاگنا بیزار ہونا شروع کیا یا ضحٰی سے حضور کا روشن چہرہ اور لیل سے زلف
مشکین مراد ہے کیونکہ ابولہب کی جورو نے حضور کو طعنے دیتے اور یہ کہتے وقت کہ اب وہ تیرے
اوپر نازل ہونے والا نہین آتا آپ کے چہرے مبارک پر مٹی ڈالی اور سخت توہین کی تہی حق
تعالے نے آپکے چہرے کی قسم کہائی اور روشن آفتاب کی طرح دن نکال دینیوالا فرمایا جس
طرح آفتاب نکل کر رات کی تاریکی سیاہی دور کرتا ہے اسیطرح حضور کے چہرے نے کفر کی روسیاہی
دور کر دی کیا آفتاب پر خاک ڈالنے سے پڑتی ہے یا ضحٰی سے دن اور لیل سے اندہیری رات
مراد ہے اس مین حضور کو تسلی دیگئی ہے اور جلد دشمنون کے برباد ہونے کا اشارہ ہوا ہے
یعنی جس طرح دن کی کار آمد چیزین رات کو اکثر بیکار ہو جاتی یا رات کی ضرورت کی چیزین
دن کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکھی جاتین تہوڑے سے وقت مین عزت کی حالت ذلت

کی طرف ذلت کی حالت عزت کی طرف بدلتی ہے اسی طرح بہت جلد مکے والون کا تکبر
اور غرور عزت ونخوت حقارت اور ذلت سے بدل جائیگا اور آپ کی ظاہری کمزوری اعلی
درجے کی طاقت سطوت سے تبدیل ہوجائیگی کیونکہ آپکی عزت شوکت ہماری طرف سے ہے
اور ہم آپکے ساتھ ہین نہ ہمنے آپکو چھوڑا نہ آپ سے ناراض ہوے کیونکہ حبیب محبوب کہین
چھوٹتے ہین اور نہ چھوٹین گے للآخرۃ خیر لک من الاولی اور البتہ لے نبی آپکی پچھلی گھڑی
پہلی اور اگلی گھڑی سے اچھی ہے پچھلی گھڑی سے حضور کی نبوت کا زمانہ مراد ہے اور
پہلی گھڑی سے نبوت سے پہلا زمانہ یعنی گو نبوت سے پہلے کفار مکہ آپ کے دوست تھے اور
نبوت کے بعد آپ کے دشمن ہوئے مگر ہمارا اور آپکا تعلق نبوت کے زمانے مین پہلے زمانہ سے
زیادہ ہے جو کفار مکہ کی محبت سے بدرجہا زیادہ ہے اب ہماری دوستی کے مقابلہ مین کسی کی
دوستی یا دشمنی کیا چیز ہے اور ہمارے ہوتے آپکا کوئی کیا کرسکتا ہے ہماری دوستی اور محبت کی
کی خوشی کرو کافرون کی محبت کے جانے کا غم نہ کرو دشمن کیا کرسکتا ہے اگر خدا مہربان ہو یا آخری
گھڑی سے مکے کی سکونت اور اگلی گھڑی سے مدینہ طیبہ کی سکونت کا زمانہ مراد ہے اور حضور سے
وعدہ کیا کہ مکے مین جو کچھ آپکو تکلیفین ہوئی ہین ان سب کا تدارک اور ہجرت کے بعد مدینہ جاکر ہوجائیگا
مدینہ مین تو دشمن دوست بنیگا اپنے بیگانے کفار عاشق جان نثار ہون گے مکہ فتح ہوگا بت خانہ
خانہ خدا ہوگا عزت آئیگی ذلت جائیگی یا پچھلی گھڑی سے حضور کی وفات کا زمانہ اور
پہلی گھڑی سے حیات کا زمانہ مراد ہے کیونکہ حیات مبارک مین اشاعت اسلام اور احکام
کی مشقت حضور بنفس نفیس اوٹھاتے تھے اور وفات کے بعد آپ کے خلفا لینے وہ محنت

اپنے ذمے لی اور انتہا درجے اسلام کو پھیلایا چنانچہ حضور کی حیات مین ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمانون کی مردم شماری تھی اور جناب عمرؓ بن الخطاب کے دور خلافت مین چار کروڑ مسلمان تھے اسی طرح یوماً فیوماً ترقی ہے آج صرف ہندوستان مین چھہ سات کروڑ موجود ہین ساری دنیا مین کروڑہا ہین اور خدا جانے قیامت مین کتنے ہونگے

اس آیت مین حضور کو آیندہ کی بابت اطمینان دلایا گیا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اور البتہ مرضی کے موافق آپ کو عطا کرے گا اس عطیہ سے مراد امت کی کثرت ہے یا امت کی مغفرت اور شفاعت ہے جسکی بابت حضور کا ارشاد ہے کہ جبتک ایک ایک فرد بشر مسلمان کو بخشوا نہ لونگا اپنے رب سے راضی نہوونگا پھر اب پچھلے انعامات احسانات کی یاد دھانی کی جاتی ہے الم یجدک یتیماً فاویٰ ووجدک ضالاً فھدیٰ اے نبی تم یتیم تھے خدا نے تم کو کس آرام سے رکھا جو بادشاہون کے لئے نہوا وہ تمہارے لئے ہوا آپکی یتیمی دوسرونکی بادشاہت سے بہتر گذری اور ایک وقت تم رستہ سے بے رستے ہوتے ہمنے رستے پر لگایا تشریح بعض روایتون مین ہے کہ نبوت سے پہلے کسی سفر مین رات کے وقت حضور اونٹنی پر سوگئے شیطان نے آپکی اونٹنی کو رستے سے الگ کرکے دوسرے خطرناک رستے پر لگایا تھوڑی دور آپ چلے ہون گے کہ بیچ رستے مین کیکر کا درخت حائل ہوا جو کسی طرح سانڈنی سوار کو نکلنے ندیتا مگر آپ کے لئے وہ ببول کا درخت فوراً بیچ سے دو ٹکڑے ہوا آدھا ادہر آدھا اُدہر ہوکر حضور کی سواری کو سلامت نکالدیا اسکے بعد حضرت جبرئیل آئے اور جناب کی سواری کو سیدھے رستے پر لگایا حق تعالیٰ اس آیۃ مین اس نعمت کی طرف اشارہ کرتا ہے ووجدک عائلاً فاغنیٰ

اے نبی ہمنے پایا آپکو غریب پھر اپنے فضل سے کیسا غنی کیا شروع میں بی بی خدیجہ کا مال
آپ پر نثار ہوا پیچ میں ابوبکر صدیقؓ عثمانؓ غنی عبدالرحمان بن عوفؓ وغیرہ وغیرہ صحابیوں نے
اپنے اپنے مال حضور پر کس خوشی سے نثار کیے آخر میں روم اور فارس کی بادشاہت کسطرح
آپ کے قدموں پر نثار ہوئی فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر جس طرح خدا نے آپ کے
ساتھ معاملہ کیا آپ بھی یتیموں کیساتھ ویساہی کریں کسی یتیم پر سختی نہ کریں کسی سائل کو نہ جھڑکیں
ان سب پر اپنے دامن کا سایہ کریں اور جو کچھ خدا نے آپ پر احسان کیے نعمتیں دیں شکریہ
کے طور پر اوسکا ذکر کریں مسلمانوں اس آیت میں خدا نے اپنے حبیب کے نبوت سے پہلے
کے حال آپ بیان کیے اور ہمیں بھی بیان کرنے کی اجازت فرمائی اس لئے کچھ حالات یعنی
حضور کے نور کی پیدائش سے حلیمہ سعدیہ کے مکان تک تشریف لے جانا احسن المواعظ اول
حصے میں بیان ہوئے اور بقیہ حالات رضاعت سے وفات اور شفاعت تک انشاء اللہ
افضل المواعظ دوسرے حصے میں بیان ہوں گے جب حلیمہ سعدیہ حضور کو لیکر اپنے گھر آئیں
حلیمہ کا گھر ہی نہ آیا سارے گاؤں کا مشک کی خوشبو سے مہک جانا گھر گھر گلی گلی کوچہ کوچہ کا
معطر ہونا جس طرح سورج کے نکلتے ہی دھوپ کا جگہ جگہ پہونچنا معلوم ہے اسی طرح نبی عربی کے
پہونچنے سے ہر شے کا خوشبو سے معطر ہونا محسوس ہوا حلیمہ فرماتی ہیں کہ وہ سال بڑی خشکی
قحط سالی اور گرمی کا تھا نہ کنوؤں میں پانی رہا نہ جنگلوں میں ہر آنکا سارے گاؤں کی بکریاں
نہایت دُبلی لاغر ہوئیں نہ آدمیوں کے لئے غلہ تھا نہ جانوروں کے لئے چارہ اس سے پہلے
ہماری بھی یہی نوبت ایسی ہی حالت تھی مگر خدا کے فضل نے جب ہمارا ہاتھ پکڑا ہمیں عجائب

بروزگار سید ابرار احمد مختار سا فرزند گہر کا نور بستیونکا چراغ عطا فرما کر بادشاہِ وقت
بنایا نہ ہمین کہانے کی قلت رہی نہ ہماری بکریون کو چارے کی کمی جب اوسی سوکہے اور
خشک جنگل مین ہماری بکریان چرنے جاتین فوراً اونکے پیرون کے نیچے ہری تازی گہاس
پیدا ہوتی جسے کہا کر بکریان فربہ ہوئین اونکے تہن دودہ سے بھرے بنی سعد کے سارے
علاقے مین دودہ کا نام نہ تہا مگر حضور کی برکت سے حلیمہ کے گہر مین پانی کی جگہ دودہ ہی
پیا جاتا تہا بنی سعد کے لوگ اپنے چرواہون سے کہتے کہ تم اپنی بکریان اوسی جنگل مین کیون
نہین چراتے کہ جہان حلیمہ کی بکریان چرتی ہین چرواہے کہتے کہ ہماری اور حلیمہ کی بکریان
ایک ہی جگہ چرتی ہین ہم نہین جانتے کہ حلیمہ کی بکریان کس طرح پیٹ بہر لیتی ہین اور ہماری
بکریان بہوکی مرتی ہین فرق لے بنی سعد کے لوگون حلیمہ کی بکریون پر سایہ ہے
رحمتہ للعالمین کا اور تم اس سایہ سے محروم ہو حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کو خدا نے شفاے عالم
بنایا تہا بیمار بچے بیمار جانور بیمار بڈھے جوان آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپکا ننہا سا دست
شفا وکرم رحمت سے بہرا ہوا پنجہ بیمار کے سر اور موہنہ پر رکہتے فوراً خداوند کریم اوس بیمار کو
شفا بخشتا سچ ہے ابر کرم جہان جائیگا باران رحمت برسائیگا سورج جہان نکلے گا نور
پہیلائیگا مشک وعنبر وعطر جہان گرے گا خوشبو بسائیگا نبی الرحمتہ جہان رہیگا بیمارونکو
تندرست مردون کو جلائیگا حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کا جہولا کبہی ہمارے ہلانیکا محتاج نہوا
ہر وقت آپکو ہلاتا اور خود بخود جہلاتا رہتا تہا جسکی وجہ تاریخ الخمیس مین یہ لکہی ہے کہ ملائکہ
آپ کے گہوارہ کو ہلاتے اور جناب کو جہلاتے تہے سبحان اللہ کیا اچہا ہمارا نصیب ہے خدا کا

پیارا اپنی ملایک کا مخدوم بی بی آمنہ کا معصوم ہماری شفاعت ہدایت کا بیڑا اوٹھا کر
تشریف لائے کیا ہو سکتا ہے کہ امت کے مسلمان گنہگارون کو بغیر بخشوائے رہجائے
ہرگز نہین حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کبھی برہنہ ہونے کو پسند نہ کرتے جب کپڑا آپ کے تن مبارک
سے ہٹ جاتا روتے بیچین ہوتے حلیمہ کو سونے دیتے نہ خود سوتے جب فوراً ہی جناب کے
جسم مبارک کو پوشیدہ کیا اور آپکو کپڑا اوڑھایا جاتا اوسی گھڑی چپ ہو جاتے پھر کبھی نہ روتے
نتیجہ دل گواہی دیتا اور خیال یہ کہتا ہے کہ حضور پرنور کو اس صغیر سنی ننھی سی عمر مین تن عریان
سے عار آتی تھی اور نبوت کے بعد یہ بات حضور کے موہنہ سے اکثر نکل جاتی تھی تحب لاخیک
ما تحب لنفسک بندے جو بات اپنے لئے بہتر جانے وہی اپنے بھائی کے لئے بہتر جان ضرور
قیامت کے دن امت کی پردہ دری کو گوارا نفرمائینگے روئین گے عرض کرین گے شفاعت
کرکے بخشوائین گے ننگون کو حشر کے میدان مین جنت کے حلے دلوائینگے حلیمہ فرماتی ہین
کہ جناب کل دو ہی مہینے کے تھے کہ بچون کے ساتھہ بیٹھے بیٹھے سرکنے اور تین مہینے کے دیوار
پکڑکر چلنے اور پانچ مہینے کے خوب چلنے اور سات مہینے کے خوب دوڑکر بھاگنے پھرنے
اور اٹھ مہینے کے خوب بولنے لگے تھے نکتہ یہ وقت سے پہلے اتنی عجلت کیون اسلئے
کہ وقت تھوڑا کام بہت ہین ساری شریعتون کا منسوخ کرنا اگلی شریعت کی مشکلون کو کھولنا
کروڑہا گنہگارون کو بخشوانا سارے جہان مین اسلام پہونچانا تھوڑے وقت مین کام زیادہ
کرنا تھا چونکہ حضرت دور سے آئے تھے اس لئے دیر مین آئے تھے ساتوین مہینے بہت دوڑکر
چلنا اسلئے تھا کہ جہنم کے ساتون دروازے جلد بند کرانے تھے آٹھوین مہینے خوب بولنا بیان

کھولنا اور سب سے پہلے لا الہ الا اللہ مونھ سے نکالنا اسلئے تھا کہ اٹھون دروازے جنت کے
لا الہ الا اللہ کے ذریعہ کھلوانے تھے حلیمہ فرماتی ہین کہ جب تک حضور میرے پاس رہے مین اپنے
خاوند کے پاس نہ گئی حضور کی شرم ہیبت سے نکتہ سبحان اللہ لوگون خیال کرو جس مبارک
ذات سے صغیر سن کے عہد مین ؟ خلت اور شرم کا جائز کام ندارد ہوا بھلا اونکے نبوت کے
مبارک عہد مین یا آپ کے خاندان مین ناجائز کام کسطرح ہوتا معاذ اللہ حلیمہ فرماتی ہین کہ
ایک دن حضور میرے گود مین بیٹھے تھے اور میری بکریون کا ریوڑ ادہر سے گزرتا تھا ایک
بکری نے ریوڑ سے نکل کر جناب کو سجدہ کیا اور حضور کے ماتھے پر بوسہ دیکر چلی گئی راز آپکو
جانور درخت پہاڑ سجدہ کرتے ملایک جنات انسان آپکی اطاعت کرتے تھے اسکی وجہ یہ
تھی کہ حضور کی حکومت روح پر تھی اور روح سبکی ایک جنس ایک ماہیت ایک ہی شئے ہے یہ جس
جگہ اور جس قالب مین ہوگی اپنے مخدوم نبی معصوم کی فرمان بردار جان نثار ہو کر رہیگی دیگر
انبیا علیہم السلام کی حکومت اجسام پر تھی اور اجسام جدا جدا ہین ایک جسم جسکا مطیع ہوگا
دوسرا جسم مطیع نہ ہوگا حلیمہ فرماتی ہین کہ ہر روز ایک عظیم الشان نور جیسے سورج کی دھوپ
میرے مکان مین آتا اور آپکو اپنے اندر چھپاتا تھوڑی دیر مین آپکو چھوڑ کر چلا جاتا تھا تشریح
یہ نور ملایک کے چہرون کا تھا جو روزانہ حضور کی زیارت کرنے آتے اور آپکی زیارت سے
مشرف ہو کر جاتے تھے اسے تماشہ گاہ عالم رئے تو تو کجا بہر تماشا میروی حلیمہ فرماتی ہین
کہ حضور کی رضاعی بھائی گھر سے نکل کر بچون کے ساتھ کھیلنے مین مشغول ہوتے جب حضور
اونکو کھیلتا دیکھتے فوراً ہاتھ پکڑکر فرماتے ہم اس بیکار کام کے لئے پیدا نہین ہوئے نتیجہ

جب حلیمہ کی اولاد کو بیر کا رکھیلتا دیکھکر خوش نہ ہوے تب امت مرحومہ کے گناہ دیکھکر کس طرح
خوش ہوتے ہون گے ہر ہفتے مین دو دن پیر جمعرات کو اس امت کے اعمال حضور انور صلے اللہ
علیہ وسلم کی حضوری مین پیش ہوتے ہین لوگون اللہ سے ڈرو حضور کی روح مبارک سے شرماؤ
حتی الوسع گناہون کے پاس نجاؤ اپنے بداعمالی سے نبی معصوم کو نہ ستاؤ حلیمہ فرماتی ہین کہ
ایک دن بغیر اطلاع حضور گھر سے نکلکر بکریون کے ساتھ جنگل چلے گئے خبر ہونے پر ہم آپکو تلاش
کرتے ہوے دور جنگل مین پہونچے دیکھا کہ ٹھیک دوپہر کو حضور انور کے سر مبارک پر ابر سایہ
کرتا اور آپکے ساتھ ساتھ چلتا ہے جہان دہوپ مین تہا آپ سایے مین سب گرمی مین
تھے آپ ٹھنڈک مین حکایت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ ایک رات
خواب مین مجھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے موے مبارک کا تبرک عطا فرمایا صبح کو دو بال
میرے تکیے کے نیچے رکھے ہوے ملے اون بالون کو ہاتھ مین لیکر باہر آیا دہوپ مین کھڑے
ہوکر دیکھنے لگا اوسیوقت ابر نے انکر مجھہ پر سایہ کیا مین جب اون بالون کو چھپا لیتا ابر
غائب ہوجاتا جب دہوپ مین نکالتا تہا ابر موجود ہوکر بدستور سایہ کرتا چند مرتبہ اس کا تجربہ
کیا ہر دفعہ وہی موقعہ ہوا جو پہلے ہوا تہا سبحان اللہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے ہاتھ مین
حضور کے موے شریف تھے خدا نے موے مبارک کے سبب شاہ صاحب کو دہوپ مین جلانا
پسند نہ کیا بہلا جسکے دل مین حضور کی محبت جس زبان پر حضور کے لیے درود جن پیرون مین
آپکے قدم بقدم چلنے کی مشق اور عادت ہوگی اونہین کس طرح رب العالمین دوزخ کی آگ
یا حشر کی دہوپ مین جلانا پسند فرمائیگا مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم ترجمہ اللہ

تمھیے عذاب کیون کرنا ہے اگر تم شکر گزاری اور ایمانداری پرہیزگاری سے زندگی بسر کرتے ہو حلیمہ فرماتی ہین کہ جب حضور نے اپنے بھائیون کو روز بکریان چرانے جاتے دیکھا ایکدن بہت اصرار سے فرمایا کہ آج ہم بھی بکریان چرانے جنگل جائینگے ہرچند منع کیا مگر نہ مانا لاچار ہوکر آپکے سر مین تیل لگا کر کنگھی کی آنکھون مین سرمہ لگایا کپڑے بدلوائے رآنرآج سید المرسلین بکریان چرانے تشریف لیجاتے ہین بکریون کو بھیڑیون سے بچاکر خوب چراکر واپس لائین گے مسلمانون یہ مقدمہ یا پہلا سبق ہے اُمت کی نگرانی یا حفاظت کا انشاء اللہ امت مرحومہ کو شیطان کے پنجے سے بچا کر جنت کے باغون مین سیر کرائینگے حلیمہ فرماتی ہین کہ مین نے آپکے گلے مین ایک عقیق یمانی جو بطور تعویذ بچون کے گلے مین ڈالا جاتا تھا حضور کے گلے مین ڈالا فرمایا کہ یہ کیون ڈالا ہے عرض کیا کہ حفاظت کے لئے بچون کے گلے مین ڈالتے ہین فرمایا کہ اماں میرے ساتھ میرا محافظ موجود ہے دوسرے محافظ کی ضرورت نہین فوراً عقیق کو گلے سے نکال کر پھینکا نکتہ آج حضور کا بکریان چرانے جانا نمونہ حضور کی نبوت کا تھا آج سوائے حافظ حقیقی کے کسی سے امداد نہ لینا کسی سے واسطہ نر کھنا اشارہ تھا کہ حضور امت کے بخشوانے عہدہ نبوت ادا کرنے مین مستقل ہین سوائے مولا کے کسی غیر سے امداد نہ لینگے دیگر انبیا قیامت مین اپنی نبوت کو پہونچانے کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا آپکی اُمت کو گواہ لاکر ثبوت دینگے حلیمہ فرماتی ہین کہ ہماری بستی کے قریب جنگل مین ایک موقعہ ایسا تھا کہ جہان درندے شیر بھیڑیے بہت تھے مین نے اپنے بچون سے تاکید اکہا کہ دیکھنا اوسطرف نہ جانا خدا نہ کرے کہ کوئی درندا محمد مکی کو اذیت پہونچائے بہت سا سمجھا کر رخصت کیا خدا کی قدرت

آج خود بخود بکریون کا رُخ اوسی طرف ہوا جہان بہت سے شیر رہتے تھے تہوڑی دور جانے کے بعد جنگل سے ایک شیر غراتا ہوا ریوڑ کی طرف آیا جب خونی شیر کی نگاہ حضور پر پڑی کُتّے کی طرح آپ کے قدموں مین لوٹنے پیر چاٹنے لگا حضور نے ہاتھ کا اشارہ کیا شیر ہاتھ کے اشارے کی طرف چلا گیا نکتہ جس طرح آج بکریون کے درندے نے آپکی اطاعت کی اسیطرح امت محمدیہ کا درندا شیطان بہی آپکی اطاعت کریگا قدم چومیگا جہان سے حضور نکال دینگے نکل جائے گا حلیمہ فرماتی ہین کہ دوپہر کے قریب محمد مکی علیہ السلام کے دونوں رضاعی بہائی بدحواس بہاگے ہوے آئے اور روکر کہا کہ امان جلدی چلو بہائی مکی کو دو آدمیون نے شہید کردیا حلیمہ اور سارے بنی سعد کے لوگ بدحواس ہوکر بہاگے آپکو دیکہا کہ اچھے تندرست کہڑے ہین چہرہ مبارک سورج کی طرح چمکتا جسم مبارک مشک کی خوشبو سے مہکتا ہے عرض کیا کہ واقعہ کیا تہا فرمایا دو شخص آسمان سے اُترے جنکے سبز ریشمی لباس تہے مجھے پکڑ کر زمین پہ لٹایا میرا پیٹ چاک کرکے دل نکالکر دہویا پہر اوسی طرح سینے مین رکھکر ٹانکے لگا کر مجھے ترازو مین بیٹھایا میرے تولنے کے لئے دس آدمی ترازو مین رکھے جب مین بہاری ہوا تب سو آدمی میرے مقابل رکھے پہر ایک ہزار آدمی ترازو مین چڑھائے مگر جب میرے وزن سے اونکا وزن بہی ہلکا ہوا تب یہ کہا کہ اگر ساری امت کو بہی ملاکر تولوگے تو بہی انہی کو وزنی اور بہاری پاؤگے تشریح یہ گران وزن حضور کے جسد مبارک کا نہ تہا کیونکہ جسد مبارک کو آپکے عین جوانی کے وقت ہجرت کے دن ابوبکر صدیقؓ نے کندہون پر اوٹھا لیا تہا اور یہ زمانہ تو حضور کی صغیر سنی کا تہا آج یہ وزن جسم مبارک مین کس طرح ہوسکتا ہے نہین بلکہ یہ وزن نبوت کا تہا

جو سارے جہان سے زیادہ وزنی تہا لوگون حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری سے
ایک خاص کلمہ مانگا حضور کی طرف سے لا الہ الا اللہ عطا ہو کر یہ ارشاد ہوا کہ موسیٰ مین
اپنے جلال کی قسم ہے اگر اس کلمہ کو ایک طرف ترازو مین اور دوسری طرف ساتون آسمان
ساتون زمین سارا جہان رکھا جائے لاالت ہین یہ کلمہ سارے جہان سے وزنی رہیگا
اُدہر لا الہ الا اللہ جہان سے بہاری ادہر محمد رسول اللہ دنیا بہر کے بنی نوع انسان سے بہاری
پہر جس شخص کے نامے اعمال مین یہ دو وزن بہاری ہونگے اونکا نیکیون کا پلہ قیامت مین
کس طرح ہلکا رہیگا حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کے سینے سے ناف تک ٹانکے لگانے کا
نشان معلوم ہوتا تہا گویا حضور کی پشت مبارک پر مہر نبوت تہی سینے پر داغ محبت الٰہی
تہا حضور نے سارا واقعہ بیان کیا مگر یہ راز کسی کے سمجہہ مین نہ آیا کسی نے کہا آپکو جن کا
خلل ہوا کسی نے جنون اور مرض بتایا آخر سبکی رائے یہ ہوئی کہ آپکو کسی کاہن معالج کو دکہایا
جائے اور ضرور علاج کیا جائے مبادا مرض ترقی کرجائے آخر کب تک حلیمہ عورت تہین
کہتے ہیں آکر آپکو ایک کاہن کے پاس لیگئیں تعجب جب مٹے ماتہے کی پہوٹ جاتی ہین تب
اسیطرح سارے کام اولٹے ہوتے ہین طبیب کو مریض کے پاس لیکر چلے نبی کو شیطان
کے پاس شفاے عالم کو مجسم مرض کے سامنے لیکر چلے کاہن نے حضور کی زبانی سارا قصہ
معلوم کرکے جناب کا ہاتھ پکڑ کر غل مچا کر بولا اے عرب کے لوگون اوہر آو دیکہو موقعہ
ہاتھ سے نہ دو اس لڑکے کو جلد قتل کرو اگر یہ سن تمیز کو پہونچ گیا تمہارے بزرگونکو بے عقل
معبودون کو تہہ تیغ کریگا دین کو تمہارے خاک مین ملائیگا ایک نئے خدا کی طرف بلائیگا

حلیمہ نے کہا کہ تو غارت ہو ہمارا کہا ان کا دشمن تہا جو میرے فرزند کو قتل کرانا چاہتا ہے
چل ہٹ پرے خدا کرے تجھے کوئی قتل کرے یہ کہتی خفا ہوتی ہوئی حضور کو اپنے گھر مین لائین
خدا نے کاہن کو دیوانہ پاگل بنا کر ہلاک کیا حلیمہ فرماتی ہین کہ ہر روز دو جانور سفید رنگ کے
آسمان سے اوترکر حضور کے کرتے کے اندر غائب ہو جاتے آتے دیکھائی دیتے مگر جاتے نظر نہ آتے
تشریح یہ دونو فرشتے تہے جو جانور کی شکل مین آکر حضور کی حفاظت کرتے تہے مبادا کوئی
جن شیطان جادوگر کافر بے ایمان آپ پر حملہ کرے آپکو ایذا دے ستائے قلب مبارک
تک اپنا ناپاک اثر پہونچاے الغرض رنگ برنگ کے عجائبات نظر آتے جسکو دیکھنے والے
دیکھکر حیران رہجاتے لاچار ایک دن حلیمہ کے خاوند نے کہا کہ اب اس امانت کو پہونچانا
مناسب معلوم ہوتا ہے ایسا نہو بچے کو کوئی تکلیف پہونچ جائے حلیمہ فرماتی ہین کہ جب ہمنے
حضور کو مکہ لیجانے کا ارادہ کیا ایک ہاتف کی غیب سے آواز آئی لوگون آج بنی سعد کی
خیر و برکت رخصت ہے ان بستیون مین وہ نور رہیگا نہ وہ خوشبو وہ امن رہیگا نہ وہ سرور مبارک
ہو تمہیں مکے والو آج خدا کا پیارا مہمان ہوا تمہارا حلیمہ ہر چند چارون طرف سے مایوسی کی
صدائین سنتین مگر دشمنون کے اندیشے سے مجبور تہین لیجاتے ہی بن آئی منزل بمنزل چلکر مکہ
معظمہ پہونچکر حضور کو عبد المطلب کے سپرد کیا عبد المطلب سے اس خدمت کے صلے مین بہت سا
مال مگر حضرت کی جدائی کا سخت ملال لیکر مکے سے وطن کو واپس آئین حضور حلیمہ سے
جدا ہوکر اپنی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کی خدمت مین رہے جب حضور کی عمر چار سال کی
ہوئی جناب کی والدہ نے بھی اس دار فانی سے ملک جاودانی کی جانب انتقال فرمایا حضو

کے والد حضور کو چار ماہ کا حمل مین چھوڑ گئے تھے والدہ صاحبہ چار سال کا نادان چھوڑ
گئین جب حضور کی والدہ بی بی آمنہ کا انتقال ہوا ملایک نے جناب باری مین عرض کیا
کہ اے مولا نبی کریم کے والد کو اوٹھا یا تھا اب والدہ تھین اونکو بھی لی لیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو لا وارث بنائیگا ارشاد ہوا کہ ہم اپنے حبیب کے سارے کامون کے ہم خود کفیل اور منتظم
ہونا چاہتے ہین کسی دوسرے کو شریک کرنا پسند نہین کرتے الم یجدک یتیماً فاوی اے نبی ہم نے
آپکو یتیم بے مادر پدر پایا پھر کسطرح اپنے دامن رحمت مین چھپایا سیدھا راستہ دیکھایا غریب
تھے غنی بنایا نبوت کا خلعت پہنایا بعد وفات حضرت آمنہ کے حضور کو عبدالمطلب نے اپنی
کفالت مین لیا جد درجے خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا ایک دن عبدالمطلب آپکو لئے
کعبے کے پاس بیٹھے تھے ایک قائف آیا اور یہ کہا کہ واللہ اس بچے کے پیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے پیرونکی صورت ہین کیون نہو تے آپ خلیل اللہ کے فرزند حبیب اللہ تھے جسوقت حضور
کی چھہ سال کی عمر ہوئی جناب کی آنکھین دُکھنے آئین عبدالمطلب نے بہت سا علاج کیا مگر کچھ
آرام نہ ہوا کسی نے کہا کہ اے سردار قریش مکہ کے قریب عکاظہ مقام مین ایک راہب ہے جو آنکھونکا
علاج اچھا کرتا ہے اگر آپ اپنے فرزند کو وہان لیجائین شاید حضور کی آنکھون کو آرام ہو جائے
یہ خبر مسرت اثر سنکر عبدالمطلب اونٹنی پر سوار ہو کر حضور کو ساتھ لیکر راہب کے مکان پر پہونچے
مکان بند پایا آواز دین لوگون نے کہا کہ ابھی دروازہ بند ہوا ہے اب ایکسال کے بعد
پھر کھلے گا اب کھلنا مشکل ہے عبدالمطلب مایوس ہوئے کہ فوراً ہی عبادت خانے مین زلزلہ آیا
نزدیک تھا کہ عبادت خانہ گر جائے اور راہب دبکر مر جائے جلدی سے گھبرا کر باہر نکلا حضرت سے

چاروں طرف دیکھتا اور کہتا تھا کہ آج کون یہاں آیا ہے جس کی تعظیم کے لئے عبادت خانہ
سجدہ کرتا ہے جنکی زیارت کی خوشی میں مکان جھومتا ہے جن کے خوف سے لرزتا ہے جب حضور
پر نظر پڑی گھبرا کر بولا کہ عبدالمطلب تم اس بچے کو نہیں جانتے کہ یہ کون ہے یہ دنیا جہان کا
نبی گنہگاروں کا شفیع ہے اگر میں اپنے عبادت خانے سے باہر نہ آتا فوراً وبکر مر جاتا اے
عبدالمطلب انکی حفاظت کرو انکے دشمن اکثر یہودی ہیں عبدالمطلب نے فرمایا کہ راہب بچے
کی آنکھیں دکھتی ہیں سنا ہے کہ تم آنکھوں کا علاج کرتے ہو راہب نے کہا کیا تم طبیب کو مریض
اور بیمار کے پاس لائے ہو یہ فرزند جہان بھر کا طبیب جہان کے لئے شفا ہے اس کا موہنہ
خزانہ ہی شفا اور بقا کا عبدالمطلب انکا علاج اور انکی دوا انکے پاس ہے تم انکے موہنہ کا لعاب
ابھی انکی آنکھوں میں لگاؤ یہ سنکر عبدالمطلب نے آپ کے موہنہ کا لعاب انکی آنکھوں میں لگایا
لعاب کا لگانا تھا یا مرض کے لئے شفا کا بہانہ تھا بی بی رقیقہ ہاشمیہ فرماتی ہیں کہ مکہ میں
چند سال سے متواتر قحط سالی تھی ایک رات خواب میں ہاتف غیبی نے کہا اے قریش کی
جماعت مبارک ہو تمہیں نبی آخر الزمان کا مبعوث ہونا جو بہت ہی قریب آگیا ہے جنکے سبب
تمہیں ہمیشہ کی زندگانی اور سما حاصل ہوگا تم قبیلے بنی ہاشم سے ایک خوبصورت خوب سیرت
شخص جسکا چہرہ ایسا ایسا ہو تلاش کر و اسے اپنے ساتھ لیجاؤ وہ بزرگ اپنے بچے کو
ساتھ لیکر پہاڑ پر جا کر مینہ کے لئے دعا مانگے صبح کو یہ خواب مکے والوں کے سامنے بیان کیا
ہاتف غیبی نے جس شخص کو دعا کے لئے تجویز کیا اور جو حلیہ بتایا تھا وہ حضرت عبدالمطلب
کی صورت کا نقشہ تھا اہل مکہ نے عبدالمطلب کو دعا کے لئے خاص کیا اور عرض معروض کر کے

اپنے ساتہہ لیا خواب مین ہدایت تہی کہ وہ بزرگ اپنے فرزندکو اپنے ساتہہ لیوین حسب ہدایت حضور کو عبدالمطلب نے ساتہہ لیا آگے آگے عبدالمطلب پیچھے پیچھے سارے مکے والے ابوقبیس پہاڑ پر پہونچکر مینہ کے لئے دعا کی دعا کرنے کے وقت عبدالمطلب نے حضور کو اپنے سامنے کہڑا کرکے مینہ کے لئے دعا مانگی تہوڑی دیر کے بعد غلیظ ابر آیا نہایت شدت سے بارش ہوئی ایک ہی دن مین پانچ چہہ سال کی خشکی جاتی رہی گرمی رفع ہوکر آرام راحت کی صورتین پیدا ہوئین حضور کی کرامت کا تمام اہل مکہ کے دل مین نقش ہوا ہر ایک آپکے فضائل کا قائل ہوا سات برس کے سن وسال مین یہ کرم تہا کہ ابر کرم نبکر کفار پر مینہ برسایا نہ دوست کو محروم رکہا نہ دشمن کو ترسایا آمید کفار نے کفر کی حالت مین حضور کو آگے لیکر امام بناکر مینہ کی درخواست کی پہر جو مدعا تہا پایا مولے نے رحمت کا مینہ برسایا قیامت کے دن جب مسلمان آپکو حشر کے میدان مین آگے آگے لیکر چلین گے اور حضور رب العزت مین گنہگارونکے مغفرت کی درخواست کرینگے حق تعالی ضرور رحمت کا مینہ برسائیگا گنہگارون کی بخشش فرمائیگا دوستانرا کجا کنی محروم ۔ توکہ بادشمنان نظرداری ۔ جو دشمنون کو محروم نہ کرے وہ دوستون کو کب محروم رکھیگا جب سن مبارک آٹھ سال کا ہوا آپکے دادا عبدالمطلب نے ایک سو بیس سال کی عمر مین وفات پائی عبدالمطلب کی وصیت کے موافق حضور ابی طالب کی کفالت مین آئے اور اونکی اولاد کے ساتہہ رہنے لگے خدا کی قدرت ہے کہ جب تک ابوطالب دسترخوان پر حضور کو نہ بلائین جتنا چاہے کوئی کہانا کہائے کبہی پیٹ بہرتا نہ پیاس بجہتی اور جب دسترخوان پر حضور تشریف لے آئین تہوڑے سے کہانے مین سب کا پیٹ بہرتا ایک

پیالہ دودہ کا ساری جماعت کو کافی ہوتا اور اگر حضور نہ ہوتے ایک شخص جماعت کا کہانا
کہاتا اور بہوکا رہجاتا اس لئے فرض تہا کہ پہلے حضور کو دسترخوان پر بلایا جائے جب کہانا
سامنے آئے ابوطالب کی اولاد صبح کو بُری صورت مین سوتے اوٹھتی مگر حضور کا مونہہ دہلا ہوا
آنکہون مین سرمہ لگا ہوا بالون مین تیل پڑا ہوا ہوتا تہا کچہ روز کے بعد مکہ مین پہر مینہ نہ برسا
ابوطالب اور سارے قریش حضور کو ساتہہ لیکر کعبے کے پاس مینہ کی دعا کرنے گئے حضور نے
اپنی پشت مبارک کعبہ سے لگائی اور کچہ انگلیون سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حضور کے
اشارے کے ساتہہ ابر چارون طرف سے گہر آیا خوب زور سے بارش ہوئی کئی دن تک
بارش کی کثرت سے رستے بند رہے اسیطرح بدستور آپکی ذات سے نزول رحمت آلہی ہوتا رہا
جب حضور کا سن بارہ سال کا ہوا آپ کے چچا ابوطالب تجارت کے لئے ملک شام جانے
لگے ابوطالب کا ارادہ تہا کہ حضور کو ساتہہ نہ لیجائین آپ گہر مین آرام کرین حضور سے چہپکر
قافلے کے ساتہہ اونٹنی پر سوار ہوکر چلے رستے مین حضور نے ابوطالب کو جاتے دیکہکر فرمایا کہ
اے چچا مجہے کس کے پاس چہوڑ کر جاتے ہو مان میرے نہین باپ میرے نہین ایک دادا
تہے وہ بہی انتقال فرما گئے تم چچا پردیس کو چلے برائے خدا مین آپ کے ساتہہ چلونگا حضور
کا اسطرح فرمانا ابوطالب کے دل پر اثر کر گیا فوراً ہی آپکو اپنے آگے سواری پر سوار کر لیا اور
آپکو لیکر شام کی طرف روانہ ہوئے منزل منزل طے کرتے ہوئے قصبہ بُصرا کے قریب پہونچے
بہ دوپہر کا وقت تہا اس جگہ ایک پُرانا عیسائی عبادت خانہ تہا جو حضرت مسیح کے زمانے
مین اور آپکی فرصت کے موافق تعمیر ہوکر نسلاً بعد نسلاً اس مین راہب لوگ عبادت کیا کرتے تہے

جوراہب اسوقت اس کا متولّی اور اس مین رہنے والا تہا اس کا نام بحیرا تہا جو اگلی کتابون سے ماہر نبی آخر الزّمان کی زیارت کا مشتاق عبادتون ریاضتون کا مشّاق برسون سے یہان پڑا تہا آج قسمت نے یاوری کی صدیون کی محنت حصول ہونے کا وقت آیا اسوقت بحیرا راہب عبادت خانہ بند کئیے عبادت آلہی کرتا تہا یک بیک عبادت خانہ مین زلزلہ آیا راہب گہبرا کر باہر آیا چارون طرف حیرت سے دیکہتا اور حیران ہوکر یہ کہتا تہا کہ آلہی آج کیا ہے جو چارون طرف سے درخت اور پہاڑ جہکے جاتے ہین یہ کسے سلام کرتے اور کسے سجدہ کرتے ہین یہ کسکے سامنے گرے پڑتے ہین جب نظر بحیرا کی حجاز کے رستے پر پڑی ایک قافلہ نظر آیا جس مین ایک اونٹ پر ایک نو عمر بچہ اور ایک بوڑھا سوار ہے سفید چاندی ابر اوسپر سایہ کرتا اور ملائک اپنے پیر وبال سے پنکہا جہلتے اور سارے درخت اور پہاڑ وسکے سامنے سجدہ کرتے ہین جان لیا کہ آج ضرور وہ نبی آخر الزمان تشریف لایا جسکی آمد آمد کا غلغلہ صدیون پہلے سے تہا جسکے منادی حضرت مسیح تہے بہت جلدی ایک سایہ دار درخت کے نیچے فرش بچہایا اچہا نفیس کہانا پکوایا تمام قافلہ کو مہمان بلایا سارے قافلے والے دسترخوان پر جمع ہوئے مگر حضور کو ابو طالب اپنی جگہ پر چہوڑ گئے تہے راہب نے دیکہا کہ میرا مقصود موجود نہین ہے پوچہا کہ مسلمانون کیا کوئی شخص تم مین سے باقی رہا ہے کہا کہ ہان ایک لڑکا ابو طالب کا موجود نہین ہے کہا کہ اوسے لاؤ یہ دسترخوان اوسی کے لئیے بچہایا گیا ہے تم اس سے پہلے یہان سے آتے جاتے اور ہمیشہ ادہر سے گزرتے تہے مین تم سے کبہی بات بہی نہ کرتا تہا آج تمہارے ساتھ وہ آیا ہے جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے سلام فرمایا ہے اور اوہی لئیے یہ عبادت خانہ

جو راہب اسوقت اس کا متولّی اور اس مین رہنے والا تھا اس کا نام بحیرا تھا جو اگلی کتابون
سے ماہر نبی آخر الزّمان کی زیارت کا مشتاق عبادتون ریاضتون کا مشّاق برسون سے
یہان پڑا تھا آج قسمت نے یاوری کی صدیون کی محنت حصول ہونے کا وقت آیا اسوقت بحیرا
راہب عبادت خانہ بند کیے عبادت الٰہی کرتا تھا یکبیک عبادت خانہ مین زلزلہ آیا
راہب گھبراکر باہر آیا چارون طرف حیرت سے دیکھتا اور حیران ہوکر یہ کہتا تھا کہ الٰہی آج کیا
ہے جو چارون طرف سے درخت اور پہاڑ جھکے جاتے ہین یہ کسے سلام کرتے اور کسے
سجدہ کرتے ہین یہ کسکے سامنے گرے پڑتے ہین جب نظر بحیرا کی حجاز کے رستے پر پڑی ایک قافلہ
نظر آیا جس مین ایک اونٹ پر ایک نو عمر بچہ اور ایک بوڑھا سوار ہے سفید چاندی
ابر اوسپر سایہ کرتا اور ملائک اپنے پیرون سے پنکھا جھلتے اور سارے درخت اور پہاڑ اونکے
سامنے سجدہ کرتے ہین جان لیا کہ آج ضرور وہ نبی آخر الزمان تشریف لایا جسکی آمد آمد کا غلغلہ
صدیون پہلے سے تھا جسکے منادی حضرت مسیح تھے بہت جلدی ایک سایہ دار درخت کے
نیچے فرش بچھایا اچھا نفیس کھانا پکوایا تمام قافلہ کو مہمان بلایا سارے قافلے والے دسترخوان
پر جمع ہوئے مگر حضور کو ابو طالب اپنی جگہ پر چھوڑ گئے تھے راہب نے دیکھا کہ میرا مقصود موجود
نہین ہے پوچھا کہ مسلمانون کیا کوئی شخص تم مین سے باقی رہا ہے کہا کہ ہان ایک لڑکا ابو طالب
کا موجود نہین ہے کہا کہ اوسے لاؤ یہ دسترخوان اوسی کے لیئے بچھایا گیا ہے تم اس سے پہلے
یہان سے آتے جاتے اور ہمیشہ ادہر سے گزرتے تھے مین تم سے کبھی بات بھی نہ کرتا تھا آج تمھارے
ساتھ وہ آیا ہے جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے سلام فرمایا ہے اور اسی لیئے یہ عبادت خانہ

آکہی تہا پس لاتاخذہ سنۃ ولا نوم جس ذات کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگہ اوسکے مبارک اثر نے
حضور کے قلب کو نیند اور اونگہ سے محفوظ کیا جمال ہمنشین در من اثر کرد کا پورا ظہور تہا
سبحان اللہ راہب نے عرض کیا کہ کبہی آپکو کچہ نظر آتا ہے فرمایا اکثر خوبصورت آدمی آسمان سے
زمین پر آتے زمین سے آسمان پر جاتے نظر آتے ہین عرض کیا کہ حضور کی آنکہہ کی سرخی کبہی کم
ہوتی ہے فرمایا کہ یہ سرخی ہمیشہ رہتی ہے کبہی زائل نہین ہوتی نکتہ حضور کی آنکہون مین ہمیشہ
سرخی قائم رہتی تہی اس لیئے کہ اگر کوئی شخص ہر وقت سورج یا کسی تیز نورانی چیز کو دیکہتا رہے گا
اوسکی آنکہین ہمیشہ سرخ رہینگی حضور ہمیشہ دیدار الٰہی انوار الٰہی کے مشاہدہ کرنے والے تہے اسلیئے
آنکہون کی سرخی بہی دائمی تہی نہ کبہی معائنہ نور کا کم ہوتا تہا نہ سرخی کا ظہور رفع ہوتا تہا نکتہ
جو شخص ہمیشہ جاگتا رہے یا شب بیداری کرے پہر دن کو بہی نہ سووے ضرور اوسکی آنکہین سرخ
رہینگی چونکہ حضور کا قلب مبارک ہمیشہ بیدار رہتا کبہی سوتا نہ تہا اس لیئے اس بیداری کا اثر
آنکہون کی سرخی بہی ہمیشہ رہتی تہی راہب نے یہ باتین سنکر حضور کی پیشانی پر غور سے نظر کی تشریح
انبیاء اور اولیا اللہ کی پیشانی مین ایک قسم کا نور کا شعلہ ہوتا ہے جسے خاص خاص شخص
پہچان سکتے ہین دوسرا کوئی معلوم نہین کر سکتا جسکو ولی راولی میشناسد کے الفاظ سے تعبیر
کرتے ہین وہ یہی مطلب ہے یہ پیشانی کا نور چمکارہ ہوتا ہے قلب کے نور کا مثال اگر کبہی آئینے
کو اچہی طرح صاف اعلیٰ درجے کی قلعی کر کے سورج کے سامنے دکہاؤگے جب سورج کا نور آئینے
پر پڑے گا لازم ہے کہ آئینے سے نور نکلکر در و دیوار پر پہونچکر چمکے اسی طرح نبی یا ولی کا قلب آئینے سے
زیادہ صاف چمکدار ہوتا ہے جب قلب صافی پر نور معرفت الٰہی جو لاکہون سورج سے زیادہ

روشن ہے انکی چمکتا ہے قلب آئینے کی مانند نور کا چمکارہ یا شعلہ ماتھے پر چمکا کر ماتھے کو دیوار کی طرح روشن کرتا ہے جو دور سے آنکھوں والوں کو نظر آتا ہے پس راہب حضور کے ماتھے سے اسی نور کو دیکھتا تھا راہب نے عرض کیا کہ اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو مشتاق دیدار کو مہر نبوت کا مشاہدہ کرا دیجیے حضور نے اپنا کرتا کندہون کے پاس سے ہٹا یا راہب نے مہر نبوت کو بوسہ دیا پھر اوسے پڑھا جس مین ایک طرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا دوسری طرف توجہ حیث شئت فانک منصور جہان چاہے جاؤ تمہاری فتح ہوگی اشارات جس معرکہ مین حضور تشریف لے گئے حضور کی فتح ہوئی قیامت مین تمام نبیون کے سامنے حضور کی فتح ہوگی کل انبیاء کو اونکی قوم سے حضور مقدمہ دلوائینگے آپ اونکی نبوت اور پیغام پہونچانیکی گواہی دینگے قومین انکار کرینگی مگر حضور کی شہادت کے بعد کل انبیاء قوم پر فتح پائینگے جب کل نبی شفاعت سے انکار کرینگے آپ سب کی شفاعت کرینگے شفاعت کا دروازہ آپکے ہاتون کھلیگا آپ ہی کی فتح ہوگی جنت کا دروازہ آپ کھلوائینگے وہان بھی آپکی فتح ہوگی شفاعت صغریٰ بھی آپکا حصہ ہوگا یہ فتح بھی آپ کے لغیب مین ہوگی بیت المقدس کی امامت شب معراج مین عالی مقام تک پہونچنا کہ جہانتک کوئی نہ گیا دیدار الٰہی کا دیکھنا الغرض یہ سب کچھ آپ کے لئے تھا راہب نے یہ سب نبیون کی علامتین دیکھکر ابی طالب سے پوچھا کہ یہ فرزند آپکا کون ہے کہا یہ میرا بیٹا ہے راہب نے کہا کہ آپکا بیان غلط ہے یہ یتیم ہین انکے والدین وفات پا گئے یہ سنکر ابو طالب نے کہا کہ بیشک یہ میرا بھتیجا ہے انکا باپ انہین حمل مین چھوڑ کر انتقال کر گیا انکی والدہ چار سال کا چھوڑ کر وفات پا گئین راہب نے کہا کہ بیشک پہلی کتابون اور نبیون کے

صحیفون مین اسطرح لکھا ہے اے قریش یہ فرزند جہان کا سردار خدا کا پیارا رسول رحمۃ للعالمین ہے راہب سے پوچھا کہ تمنے کس طرح جان لیا کہ یہ نبی ہین کہا جب تمہارا قافلہ میری سرحد مین آیا مین نے دیکھا کہ سارے درخت سارے پہاڑ سجدہ کرتے ہین اور یہ نہین سجدہ کرتے مگر نبی کو پھر تمنے دیکھا کہ ابر انکے سر پر سایہ کرتا ہے درخت نے اپنا سایہ تمہارے اوپر سے ہٹاکر انکو دیا انپر سایہ کیا تمہین دہوپ مین چھوڑا ابو طالب سے عرض کیا کہ آپ میرے عبادت خانہ کو انکے قدمون سے مشرف فرما دیجئے ابو طالب حضور کو ساتھ لیکر عبادت خانہ مین داخل ہوئے جب حضور راہب کے عبادت خانہ مین آئے ایک نور چمکا جسکے سبب عبادت خانہ چمک اوٹھا نکتہ کعبے مین یہ نور نہ چمکا راہب کے عبادت خانہ مین چمکا جو مکان صاف شفاف ہوگا اوسپر نور کا زیادہ اثر ہوگا اگر کسی مکان کی شیشے کی دیوارین بنائی جائین جب اوس مین چراغ روشن ہوگا دن نکل آئیگا چونکہ یہ عبادت خانہ بحیرا کی عبادت کی وجہ سے شیشے کی طرح صاف تہا جب حضور کے چہرہ کا چاند وہان پہونچا فوراً عبادت خانہ روشن ہوا شعلہ بھڑک اوٹھا کعبہ اس وقت مین بت خانہ تہا اسکی مثال ایسی تہی جیسے کالا پتھر بس اگر سیاہ پتھر پر چاند کا نور اثر نہ کرے تو پتھر کا قصور ہے نہ چاند کا اس نور کو دیکھکر کہا واللہ یہ لڑکا سارے جہان کے لئے اکیلا نبی بناکر بہیجا جائیگا اے ابو طالب تجہے قسم ہے ملک شام کی طرف اس فرزند کو نہ لیجاؤ یہودی نصرانی انکے دشمن ہین متواتر قسمین دیکر حضور کو مکہ معظمہ واپس کیا دوسرے دن ایک جماعت نصرانیون کی تلوارین لئے آئی بحیرا سے پوچھا کہ فلان فلان لڑکا یہان آیا تہا بحیرا نے کہا کہ تم اونہین کیون تلاش کرتے ہو دیکھو وہ سچا نبی ہے

تم کیا سارا جہان اونکا کچہ نہ کرسکے گا جب اونکی صداقت یہان تک پوری ہوئی کہ جو اگلی کتابون مین
اونکے یہان تشریف لانے کا وقت لکہا تہا وہ حرف بحرف سچا ہوا وہ ٹہیک وقت پر یہان
آئے اور پہر واپس مکہ گئے اب خیال کرو کہ موسٰی کی پیشین گوئی انہی کی شان مین ہے مسیح علیہ السلام
کی بشارت انہی کے متعلق ہے پہر سچے نبی کو تسلیم کرنے مین تمہے کیا عذر ہے یہ باتین سنکر وہ
ساری جماعت حضور پر ایمان لائی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہا سبحان اللہ یتیم کہ ناکردہ
قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشست وہ یتیم جنپر قرآن بہی نازل نہین ہوا بہت سی
اگلی مذہبون کی کتابین منسوخ کردین جب حضور کا سن مبارک بیس سال کا ہوا خواب کو متواتر
خواب مین فرشتے نظر آنے لگے ایک دن آپنے اپنے چچا ابی طالب سے فرمایا کہ اکثر وقت مجہے
کچہ لوگ نظر آتے ہین وہ مجہے دیکہکر آپس مین کہتے ہین ہو بہو یہ وہی نبی ہین مگر ابہی وقت نبوت
کا نہین آیا حضور نے فرمایا کہ ایکدن مجہے ایک شخص نے پکڑکر میرے سینے کے اندر ہاتہ ڈالکر
میرا دل نکالکر دیکہا اور یہ کہا قلب طیب فی جسد طیب سینا بھی مبارک دل بہی مبارک ہے
حضور نے فرمایا کہ ایک رات مین نے دیکہا کہ میرے مکان کی چہت پہاڑ کر دو شخص زینہ لگاکر
اُترے میرے کندہون کی طرف سے میرے سینے مین ہاتہ پہونچاکر دل نکالا اور یہ کہا اچہا
دل اور اچہے شخص کا دل ہے جو نبی ہونے والا ہے یہ کہکر غائب ہوئے مکان کی چہت بدستور سالم
ہوئی ابو طالب یہ سب واقعات سنکر حضور کو ایک عالم اہل کتاب کے پاس لیگئے جب اوسنے حضور
کو بہت غور سے دیکہا تعجب سے کہا کہ ابو طالب تم انکو بیمار جانتے ہو ہذا الطیب للخیر جہان بہر کی
بہلائی پہیلانے والا طبیب ہے انہین جو نظر آتا ہے وہ شیطان نہین ہے بلکہ وہ فرشتے ہین جو

حضور کے قلب مین نبوت کی قابلیت معاینہ کرتے اور دیکھتے ہین جاؤ انہین لیجاؤ یہود انکے
بہت دشمن ہین اگر وہ موقعہ پائینگے انکو اذیت پہونچائینگے ابوطالب آپکو لیکر واپس آئے پہر
کبھی کسی طبیب حکیم کے پاس نہ لیگئے تشریح نبوت سے پہلے جلد جلد ملائک کے آنے اور حضور
کے قلب کو دیکھنے کیوجہ یہ تھی کہ جہان کفر سے بہر گیا تہا دروازے جنت کے بند تہے دوزخ
کے دروازے کہلے تہے ملائک نہایت تمنا رکہتے تہے کہ جلد وہ وقت آئے کہ حضور نبی ہوکر
جنت کا دروازہ کہلوائین دنیا مین ایمان اسلام پہیلائین بس جس طرح عاشق کو بیچینی ہوتی
ہے ہو کا کچے پہلونکو دیکھتا ہے اسیطرح ملائک جوش شوق مین جلد جلد آتے اور حضور کو دیکھتے تہے
کہ اب کتنا عرصہ رہا ہے اور اب کسقدر زمانہ باقی ہے حضور فرماتے ہین کہ ایک دن قریش کے لوگ
مجہے پکڑ کر اپنی عید مین لے گئے وہان بت رکہے ہوئے تہے مشرکین انکا طواف کرتے سجدا کرتے
تہے جب مین بت کے قریب پہونچا مجہے ایک بزرگ دراز قد نظر آئے اور اشارے سے فرمایا
کہ آپ یہان سے جائین مین یہ اشارہ پاکر فوراً واپس آیا خوب ہی ہوا جو حضور وہان سے چلے آئے
ورنہ وہان جسقدر بت رکہے تہے اور مشرکین انہین سجدے کرتے تہے وہ سارے حضور کے قدمون
مین گر کر حضور کو سجدا کرتے معبود عابد ہوتے مشرکین کو بجائے خوشی کے غم بجائے عید کے ماتم ہوتا
جب سن مبارک حضور کا ۲۵ سال کا ہوا بی بی خدیجہ نے قافلہ تجارت کے لئے شام کے ملک
مین روانہ کرنا چاہا قافلہ طیار تہا مگر سالار قافلہ کی تلاش تہی تاکہ کسی امین شخص کی سپردگی
مین قافلہ روانہ کیا جاے ادہر خدیجہ کو امین کی تلاش ادہر ابوطالب کو حضور کے لئے
وجہ معاش کی تلاش خبر لگی کہ خدیجہ کو ایک امین کی ضرورت ہے فوراً بی بی خدیجہ کے

پاس گئے اور یہ کہا کہ محمدؐ سے بہتر کوئی امین نہ ملیگا لیکن فلان شخص کیلئے اپنے دو اونٹ
مختنانہ تجویز کیا ہے مگر محمدؐ بن عبد اللہ کے لئے چار اونٹ آپکو دینے ہونگے یہ دو گنی
اجرت حضرت خدیجہ نے نہایت خوشی خاطر منظور کی اور حضور کو میر قافلہ بنا کر میسرہ
نامی غلام خدمت میں دیکر شام کی طرف روانہ کیا تیسری منزل میں دو اونٹ جنپر
تجارت کا اسباب لدا ہوا تہا بیمار ہوکر گر گئے اور مرنے کے قریب ہوئے میسرہ غلام حضور
کی خدمت میں اکر عرض کیا کہ دو اونٹ مرنے والے ہین حضور میسرہ غلام کے ساتھ تشریف
لائے اور مرنے والے اونٹون کے ماتھے اور کمر پر ہات لگایا اور کچھ پڑھ کر دم کیا فوراً مردہ
اونٹ زندہ ہوکر قافلے کے ساتھ دوڑنے لگے قافلے والے جناب کا یہ معجزہ دیکھکر
حیرت میں تھے جب قافلہ ملک شام کے قریب پہونچا ایک پرانی عبادت خانے کے
قریب ٹھہرا اس عبادت خانہ کے متولی اور عابد کا نام نسطورا راہب تہا اس عبادت خانہ
کے متصل کچھ درخت تھے ہر ایک شخص سایہ دار جگہ دیکھکر ٹھہر گیا مگر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرانے سوکھے خشک ٹھنٹھ درخت کے نیچے فروکش ہوئے جناب کا وہان
تشریف لانا اور سوکھے درخت کا از سر نو ہرا ہوجانا پتے پھوٹنے پھول انا پختہ پہلون کا
زمین پر گرنا ان کی آن مین سب کے سامنے ہوا ٹہنیان درخت کی حضور کے سر پر جہوم جہوم کر
آتی ہین درخت کے پھل پتے حضور کے چارون طرف بچھا رہے ہین نکتہ یہ درخت بیر کا تھا
اسکے نیچے حضرت مسیح علیہ السلام ٹھیرے تھے آپ کے بعد یہ درخت خشک ہوگیا تہا آج
پانسو سال کے بعد نبی اخر الزمان اسکے نیچے مہمان ہوئے انکی برکت سے خشک درخت ہرا

ہی نہین ہوا بلکہ پھل لاکر لوگون کو نفع پہونچانے لگا اسی طرح جو کافر مرد اول حضور کے
ہات پر مشرف باسلام ہونگے خود ہی ہرے ہونگے بلکہ دنیا بھر کو اپنے عملون کے شیرین پہلون
سے مالامال کرین گے اس لیے حدیث مین ارشاد ہے میری صحابی ستارون کی مانند ہین
جسکی اتباع کروگے ہدایت پاؤگے منزل مقصود تک پہونچوگے راہب یہ واقعہ دیکھکر فورًا
عبادت خانہ سے باہر آیا اور جناب کو پہچان کر ایک پُرانا صحیفہ نکالکر لایا اور تحریر سے
جناب کے حلیہ شریف کو ملاکر کہا کہ قسم ہے انجیل نازل فرمانے والے کی یہ وہی نبی اخرالزمان
ہین جنکی بشارت حضرت مسیح دیگئے اور یہ فرما گئے تھے کہ میرے بعد اس درخت کے نیچے
نبی اخرالزمان فروکش ہونگے خدا کی قسم یہ رسول ہین جہان کے لیئے یہ امان ہین زمین آسمان
کے لیئے جسنے انکی اطاعت کی نجات پائی جسنے نافرمانی کی غارت ہوا انکا نشان خلائق پر بین
نہ ایگا جہان جاینگے فتح ہوگی یہ سب کچھ حضور کے فضائل بیان کرنے کے بعد عرض کیا
کہ آپ واپس تشریف لیجائین یہود آپ کے دشمن ہین حضور بہت جلد تجارت کا مال فروخت
کرنے چارگونہ نفع حاصل کر لینے کے بعد مکہ کی جانب واپس ہوئے ہمیشہ دہوپ کیوقت حضور
کے سر پر دو فرشتے اپنے پرون سے سایہ کرتے تھے اس واقعے کو دیکھکر حضرت خدیجہ اندرخانہ حضور
پر ایمان لا ئین اور ابی طالب کی درخواست کرنے کے بعد جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
نکاح کرکے قطعی جنت کی وارث ہوئین از الۃ الخفا حضور کی نبوت سے کچھ ہی پہلے جناب صدیق
اکبر ایک درخت کے نیچے مکہ معظمہ مین بیٹھی تھی یکبیک درخت کی شاخین جھکگر جناب
صدیق اکبر کے مونھ سے آلگین فرمایا کہ درخت آج کیا خاص بات ہے جو یہ لطف عنایت ہے

درخت سے آواز آئی کہ عنقریب نبی آخرالزمان نبی ہونے والے ہین بہتر یہ ہے کہ تم
سب سے پہلے اون پر ایمان لانا فرمایا کہ صاف صاف بتاؤ کون شخص نبی ہونے والے
ہین اُنکا نام کیا ہے خاندان کیا ہے جواب دیا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب عنقریب
تاج نبوت پہننے والے ہین یہ بشارت سنکر ابوبکرؓ نے فرمایا کہ درخت تجھے جسنے زبان عطا کی
ہے اوسکی قسم ہے جسوقت حضور کو نبوت ملے فوراً مجھے اطلاع کرنا اس انتظار مین ابوبکر
روز درخت کے نیچے جاتے اور نبوت کی خبر کا انتظار کرتے جسدن آپ نبی ہوے ادہر
جناب پر وحی نازل ہوئی ادہر درخت نے ابوبکر صدیقؓ کو پکارا خبردار ہو جاؤ جاؤ دیکھو وہ
محمد بن عبداللہ پر وحی نازل ہوئی موسیٰ کے رب کی قسم تمسے پہلے کوئی ایمان نہ لائے
اس خبر کے سنتے ہی ابوبکر صدیق حضور اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے فرمایا کہ اے
ابوبکر مین تمھین ایمان کی طرف بلاتا ہون عرض کیا کہ حضور مین دل و جان سے قبول کرتا ہون
اشہدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ پڑھ کر مشرف باسلام ہو کر صدیق اکبر کا لقب پایا
دلائل النبوت ابونعیم شاہ فارس اپنے محل مین بیٹھا تھا یکایک محل کی دیوار شق ہو کر
دیوار کے اندر سے نہایت نورانی چمک دار ہات برآمد ہوا جسکے نور سے سارا محل روشن ہوا
شاہ فارس گھبرایا آواز آئی گھبراؤ نہین حق تبارک و تعالیٰ ایک نبی بھیجنے والا ہے اوپر
کتاب نازل ہوگی تو ضرور اونکی پیروی اور اتباع کرنا تیری دین و دنیا سلامت رہے گی
شاہ فارس نے کہا کہ مین اس معاملہ مین فکر کرون گا۔ مگر افسوس وہ سوچتا ہی رہا کہ اوسکی موت
آئی اور ایمان سے محروم رہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دوسرا وعظ نبوت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا

ترجمہ اے نبی ہمنے بھیجا آپکو گواہ بنا کر جنت کی بشارت سنانے والا جہنم سے ڈرانے والا اللہ کی طرف بلانے والا چراغ روشن خوشی سنا دو مسلمانون کو کہ خدا کی طرف سے اونکے لیے بڑا مرتبہ ہے حق تبارک وتعالےٰ شانہ نے اس مقدس آیت مین ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ وصف بیان فرمائے پہلا وصف یاایھا النبی یعنی اے صاحب وحی دوسرا وصف انا ارسلناک یعنی اے رسول صاحب کتاب اور صاحب شریعت تیسرا وصف شاہد یعنی گواہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن سارے نبیون کی نبوت رسولوں کی رسالت امت کے سامنے خدا کا پیغام پہونچا دینے پر گواہی دینگے تب سارے انبیا اپنی اپنی امت سے مقدمہ لینگے اُنکی شہادت سے انبیا کی فتح ہوگی یا معنے گواہ کے یہ ہین کہ دنیا مین آخرت کی باتون کے گواہ جنت دوزخ کے موجود ہونے آسمان کے وجود عرش کرسی کے ثبوت کے حضور گواہ ہین آپ اپنی آنکھون سے یہ سب کچھ ملاحظہ فرما کر سچی گواہی دینے آئے تھے اور آخرت مین مسلمانون کے ایمان کے گواہ ہونگے حضور اکرم کو رب العالمین قیامت کے دن ایک خاص نور عطا کریگا جسکی وجہ سے آپ ہر ایک مسلمان کے ایمان کو دیکھہ سکین گے پھر

اور نکے ایمانکی گواہی دینگے چوتھا وصف مبشر یعنی اہل ایمانکو جنت کی بشارت سنانے اور جنت کا دروازہ کھلوانے والے پانچواں وصف نذیر امنکروں کافرونکو اللہ کے عذاب خدا کے غصے سے ڈرانیوالے چھٹا وصف داعیا الی اللہ یعنی بچھڑے بندونکو خدا سے ملانے بھولونکو راہ بتانے کافرونکو دین سکھانے والے ساتواں وصف سراجا منیرا یعنی روشن چراغ یہاں چراغ سے سورج مراد ہے کیونکہ قرآن مجید میں سورج کو چراغ کہا گیا ہے علمائے مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالٰے نے حضور کو سورج کے لقب سے یاد فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو موجودہ سورج سے چند باتوں میں مشابہت ہے پہلی نسبت سورج اکیلا اس زمین کیلئے روشنی دینے والا ہے اسیطرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا سارے جہان میں ہدایت پھیلانے والے جہان بھر کیلئے ایک ہی نبی ہیں دوسری نسبت سورج اپنی روشنی میں کسی اور چیز کا سوائے خدا کے محتاج نہیں ہے اسیطرح جناب اکرم اپنی نبوت رسالت شفاعت میں سوائے خدا کے دوسرے کے محتاج نہیں ہیں تیسری نسبت یہ ہے کہ رات کو آسمان پر ستارے چاند روشن ہوتے ہیں مگر جب سورج نکلتا ہے تارے چراغ لیمپ وغیرہ ہر قسم کی روشن چیزیں اور نورانی کیڑے سب بے نور ہو جاتے ہیں اسطرح دنیا میں ہزاروں نبی بہت سے رسول تشریف لائے اور جہان میں بہت سا ہدایت کا نور پھیلایا مگر جسوقت حضور کا آفتاب نبوت چمکا سب کے چراغ بے نور ہو گئے صاف ارشاد ہے اگر آج موسٰی بھی تشریف لائیں وہ بھی حضور کے متبع ہو کر رہیں چوتھی نسبت موجودہ سورج کی شان ہے کہ اپنے پوجنے والے اور نہ پوجنے والیکو برابر یکساں نور پہونچاتا ہے دوست دشمن کو برابر نفع دیتا ہے اسیطرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی صفات نے دوست دشمن کو برابر نفع پہونچایا آج آپکی طفیل کفار سے عذاب اٹھ گیا کوئی کتنا ہی کفر کرے گناہ کرے مگر دنیا میں کسی پر کوئی عذاب اگلی امتوں کی طرح نہ آیگا سبکو امن دیا سب کیلئے امن کے باعث آپ ہوئے قیامت کے دن حضور کافر مسلمان سبکو لئے شفاعت کبرٰی فرمائینگے

چند باتین ہین جنکے سبب حضور کو سورج کہا گیا ورنہ آپکا مرتبہ سورج سے بھی زیادہ ہے۔

نبوت کی ابتدا

جب حضور کا سن مبارک چالیس برس کا ہوا نبوت کے آثار شروع ہوئے شب کو حضور
جو کچھ خواب مین دیکھتے ادہر سورج نکلتا ادہر خواب کا ظہور اوسکی تعبیر ظاہر ہوتی چھ ماہ تک
برابر یہی حال رہا شب کو جو کچھ خواب مین نظر آتا صبح کو خواب کا واقعہ من وعن سامنے موجود
ہوتا وحی کے نازل ہونے سے تین رات پہلے حضور نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص نے
آنکر آپکو جگایا صفا مروہ کے قریب لیجا کر آپکا پیٹ چاک کیا قلب کو دھویا کچھ انوار
برکات دل مین بھر کر ٹانکے لگائے حضور نے ملاحظہ کیا کہ ایک شخص ایسا ہے جسکے
پیر زمین اور سر آسمان پر ہے دو اوسکے پر ہین ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین پیر
زعفرانی ہین پر سبز زمرد کے ہین یاقوت سرخ کا قدرتی طوق گلے مین پڑا ہے ماتھا چاند
کی طرح روشن پیشانی پر نورانی قلم سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے حضور اس
عظیم الشان قد و قامت کو دیکھکر خوف سے کانپنے لگے فرمایا کہ آپ کون ہین مین نے
آپ سے زیادہ بڑا قد و قامت مین آپ سے اچھا حسن و جمال مین کیسکو نہین دیکھا
عرض کیا کہ انا الروح الامین الی النبیین وانت سید المرسلین مین جبرئیل امین ہون
جو تمام انبیا کے پاس بھیجا جاتا ہون اور آپ یا حضرت سید المرسلین ہین یہ کہکر
حضور کی نظرون سے غائب ہوا حضور نے یہ واقعہ بی بی خدیجہ سے بیان فرمایا اور
اپنے خوف دہشت کا بھی ذکر کیا اوس مبارک بیوی نے عرض کیا کہ ضرور حق تعالے

کوئی بڑا مرتبہ آپکو عطا کرنے والا ہے آپ کسی طرح کا خوف دل میں نہ لائیں اور بدستور
غار میں تشریف لیجائیں جب اس واقعے کو تین روز گزرے حضور غار حرا میں معتکف
تھے یکبیک آواز آئی یا محمد حضور نے نظر اوٹھا کر دیکھا کہ معلق آسمان زمین کے
درمیان سونے کی کرسی پر ایک عظیم الشان شخص بیٹھا ہے حضور دیکھکر ڈرے فوراً ہی
وہ شخص بشکل انسانی میں غار کے اندر آیا اور حضور سے فرمایا کہ اقرأ یا حضرت پڑھیے
جناب نے کہا ما انا بقاری میں پڑھا ہوا نہیں ہوں جب حضور نے پڑھنے سے عذر کیا
تب اوسنے جناب کو نہایت زور سے گلے لگا کر دبوچا پھر چھوڑ کر فرمایا کہ اقرأ یعنی پڑھو
جناب نے پھر وہی عذر کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا پھر دوبارہ پہلی دفعہ سے زیادہ دبایا
پھر فرمایا کہ پڑھو تب بھی حضور نے عذر کیا پھر تیسرے مرتبہ سب دفعہ سے زیادہ بھینچکر
فرمایا کہ اقرأ اچھا اب پڑھو تیسری دفعہ جناب نے فرمایا کہ بتاؤ کیا پڑھوں جو تم پڑھاؤ وہ
میں پڑھوں فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق
اقرأ وربک الاکرم شروع کرو اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحمت والا ہے پڑھو
رب کے نام سے جسنے جہان کو پیدا کیا اور پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھو
رب تمہارا بڑا اکرم فرمانے والا ہے یہ آیتیں پڑھا کر حضرت جبرئیل غار سے نکلے اور یہ فرما گئے
کہ میں جبرئیل فرشتہ ہوں اور آپ رسول ہیں سارے جہان کے لئے نکتہ دو مرحلے پہلے
اور تین اب پانچ مقامات طے کرنے کے بعد حضور کو رسالت ملی یعنی دو مرتبہ نبوت سے
پہلے شق صدر ہوا یعنی سینہ مبارک چیرا گیا دل کو دہویا ایک بی بی حلیمہ کے مکان میں

دوسرے مرتبہ وحی نازل ہونے سے تین روز پہلے پھر تین مرتبہ حضرت جبرئیل نے اپنے
سینے سے لگاکر بہت شدت سے حضور کو بہیچا جسکے سبب حضور کو سخت اذیت
ہوئی یہ پانچ مقامات طے کرنے کے بعد آپ کو نبوت ملی اُمت آپکی نہایت کمزور تھی وہ
ایسے سخت مقامات طے نہین کر سکتی تھی حضور کے طفیل سے خدا کے فضل سے آپکی
امت کو پانچ نمازین ان مشکلات کے قائم مقام ملین جسکے پڑہنے سے آپکی امت کو
خدا کی حضوری ملی پڑہنے مین آسان اجر مین ثواب ہین مرتبے مین بڑے بڑے پہاڑون سے
زیادہ وزنی حضور تخت نبوت پر جلوہ فرما ہو کر تاج نبوت سر مبارک پر رکھکر مسند رسالت
کو زینت دیکر فرمان شاہی یعنی سورت اقرأ کی چند آیات زبانی یاد فرما کر در دولت کی
طرف چلے غار سے باہر نکلے سب سے پہلے پہاڑ نے جس مین تقریبًا چھ ماہ سے آپ
معتکف تھے جناب کو سلام کیا پہاڑ سے آواز آئی اسلام علیک یا رسول اللہ آپ پر سلام
ہے اے اللہ کے مبارک رسول جب پہاڑ سے نیچے اُترے درختون نے جناب کو سلام
کیا ادہر پتھرون نے ادہر مٹی کے ٹیلون نے چارون طرف سے سلامی کا شور مچا یا السلام علیک
یا نبی اللہ السلام علیک یا رسول اللہ کی صدائین بلند ہوئین اسی مبارکی سلامتی کے
ساتھ حضور گھر پہونچے دروازہ کھلوایا آج حضور کی آواز عجیب غریب لہجہ مین تھی
بیوی خدیجہ دوڑکر دروازہ پر آئین جلد دروازہ کھولا عجائب طرح کے انوار برکات چہرہ
مبارک پر پائے بہت تعظیم سے حضور کو مسند پر بیٹھایا اور عرض کیا میرے مان باپ آپ
پر سے قربان ہون آج آپکی صورت نرالی خوشبو نرالی بات کلام کا لہجا نرالا ہے آج چہرہ

مبارک کا نور نہایت زیادہ ہے جو پہلے کبھی نہ تھا آج تن معنبر سے ایسی تیز خوشبو اور مہک آتی ہے جو آجتک کبھی نہ آتی تھی بلند مجھے بھی آجکے واقعات سے مطلع فرمایئے سچ ہے ولی را ولی میشناسد مثل مشہور ہے کہ ولی کو ولی پہچانتا ہے مگر یہان زیادہ بات یہ ہوئی کہ نبی کو ولی نے پہچان لیا جو کیفیت حضور کی ذات پر گذری تھی وہ سب کچھ ایک ہی نظر مین خدیجہ کے قلب مین نقش ہوئی الغرض خدیجہ رضی اللہ عنہا آج متعجب تہین کہ یہ نور یہ خوشبو یہ مہک یہ چمک یہ دمک اور ہی کچھ ہے وجہ آج کی چمک آج کا نور آج کا سرور آج کی خوشبوئیں زیادہ تہی کہ ایک تو خود حضور کی ذات پاک منور و معنبر پہر روح الامین سردار ملایک مقربین جبرئیل امین کی ملاقات حضور سے معانقہ کرنا تیسرے رب العالمین کا کلام آپ پر نازل ہونا اور جناب کا او سے اپنے سینہ مین رکہنا اللہ اکبر نور علی نور آج کے نور سرور کا کوئی ٹہکانا نہ تہا حضرت خدیجہ آپکو ساتھ لیکر اپنے چچا زاد بہائی ورقہ بن نوفل کی خدمت مین حاضر ہوئین وہ سو سال سے زیادہ عمر کے بزرگ توریت انجیل کے عالم اگلی پچھلی کتابون کے ماہر تھے حضرت خدیجہؓ نے ورقہ کو سلام کیا اور یہ کہا یہ محمد بن عبد اللہ فرماتے ہین کہ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لاتے ہین ورقہ حضرت جبرئیل کا نام سنکر کہڑے ہوگئے اور حیرت سے یہ فرمایا کہ وہ مبارک ذات اس ناپاک بت پرستی کے گہرون مین کس طرح آسکتی ہے اگر فی الواقع اس زمین پر جبرئیل کا گذر ہوا تو بڑی خوش نصیبی ہے اس زمین کی حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ آپ نے توریت بھی پڑہی انجیل بھی دیکھی ہے بھلا ان مین کسی نبی کے تشریف لانے کی بشارت یا خبر ہے ورقہ نے فرمایا کہ ہان

ضرور ایک نبی یتیم پیدا ہون گے جنکی کفالت خود رب العالمین فرمائے گا وہ نبی فقیر ہونگے
ایک قریش کی عورت آپ پر اپنا مال قربان کریگی اے خدیجہ وہ علامتین تیرے اندر پائی
جاتی ہین حضرت خدیجہ نے کہا کہ اسکے سوا اور بھی کچھ علامات لکھی ہین فرمایا کہ ہان اوسے
جنگل کے درخت پہاڑون کے پتھر سلام کرینگے جانور اوسکا کلمہ بھرینگے وہ مُردون کو جلائیگا
جس طرح ابن مریمؑ نے جلایا وہ پانی پر بغیر کشتی چلیگا جس طرح ابن مریمؑ چلے یہ باتین سُنکر
حضرت خدیجہ عداس نامی راہب کی خدمت مین آئین اور اونسے بھی سارا واقعہ بیان
کیا عداس نے کہا مین ضعیف البصر ہون حضور کو میرے سامنے لاؤ مجھے لا کر دکھاؤ عداس
نے جب حضور کو دیکھا کرتا اوٹھا کر جناب کی مُہر نبوت پر نظر ڈالی مُہر نبوت سے نور کا چمکارہ
نکلا عداس سجدے مین گرا قدوسٌ قدوسٌ کا نعرہ مار کر بولا بیشک آپ وہی نبی ہین
جنکی بشارت اگلے نبی دیگئے حضرت موسیٰؑ نے آپکا ذکر کیا حضرت عیسیٰؑ نے آپ کی نبوت
کی منادی فرمائی یا محمدؐ آپ بڑے مرتبے والے ہین اور بڑی رحمت ساتھ لائے ہین ایکدن
آپکی قوم آپکو مکہ سے نکالیگی مگر اللہ آپکا مددگار ہوگا ملائک آپ کے ساتھ ہونگے مسلمانون
ادہر وحی کا نازل ہونا ادہر بتون کا اوندھے مونھہ گرنا جنات شیاطین پر انگارے برسنے
کاھنونکا غیب کی خبرین بتانا موقوف ہونا شاہ فارس کے محل مین زلزلون کا آنا ہولناک
آوازین سُنائی دینا مہیب صورتون کا نظر آنا پیدا ہوا شاہ فارس کو نہایت خوف اور غم ہوا
سارے کاھن غیب کی باتین بتانے والون کو بلا کر حکم دیا کہ بہت جلد خبر دو کہ یہ حادثے
کیون پیدا ہوئے .... کاھن جو جنات کے ذریعہ سے غیب کی باتین بتایا کرتے تھے ایک جگہ

جمع ہوئے اپنے تابع جنات کو بلا کر کہا کہ تم ان واقعات کا سبب بیان کرو جنات نے
جواب دیا کہ اب آسمان پر سخت سنگین پہرے ہین نہ ہم وہان تک جا سکتے نہ تمہین کوئی خبر
بتا سکتے ہین جب کاہنون کے ذریعہ کوئی عقدہ نہ کھلا اور شاہ فارس کی پریشانی روز
بروز بڑھتی رہی تب ایک دن شاہ فارس نے خواب مین دیکھا کہ گویا مجھے آسمان پر
رب العالمین کی حضوری مین حاضر کر دیا رب العزت کی سرکار مین ایک شخص عمامہ
باندھے چادرہ اوڑھے کھڑے نظر آئے ارشاد ہوا کہ اے کسرے اپنا ملک اور خزانہ
ان کے سپرد کر دے بادشاہ اس خواب کو دیکھکر حیران ہوا تشریح یہ صاحب عمامہ چادرہ
اوڑھے جناب سید المرسلین تھے جنکو فارس کا ملک عطا کیا جائیگا چند روز کے بعد بادشاہ نے
پھر خواب دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین سے آسمان تک قائم ہے لوگ اوس سیڑھی کے چارون طرف
جمع ہین یکبیک ایک شخص عمامہ باندھے چادرہ اوڑھے تشریف لائے اور سیڑھی پر
چڑھ کر آسمان پر پہونچے آواز آئی کہان ہے فارس کا ملک فارس کے خزانے فارس کی
رعیت عورتین مرد آقا اور نوکر اس آواز کو سنکر تمام مخلوق حاضر ہوئی پھر کسی شخص نے فارس
کے ملک کو ایک چھینکے مین رکھکر حاضر کیا حکم ہوا کہ یہ ملک یہ خزانہ یہ رعیت سب کچھ صاحب
عمامہ کو عطا کرو یہ سنتے ہی وہ ملک جو ایک چھینکے مین رکھا ہوا تھا حضور کے حوالہ کیا
گیا اسی لئے حضور ابتدا سے آخر تک فرمایا کرتے اعطیت کنزین احمر و ابیض مجھے دو
ملک عطا ہوئے ہین ایک ہرقل شاہ روم کا ملک دوسرا کسرے شاہ فارس کا ملک
چند روز کے بعد ایک دن شاہ فارس دوپہر کیوقت محل مین سوتا تھا محل کے چارون

طرف سنگین پہرا تھا یک بیک ایک اجنبی شخص محل کے اندر بادشاہ کے سرہانے برامد ہوا اور یہ
کہا کہ اے بادشاہ نبی عربی مبعوث ہوے مسلمان ہوجا ورنہ مین یہ تیرے ہاتھ کا عصا
توڑتا ہون کسرے نے کہا کہ آپ میرا عصا نہ توڑین مجھے اس کام مین سوچنے کی مہلت دین
یہ سنکر وہ شخص غائب ہوا بادشاہ نے پہرے دارون کو بلا کر سخت غصہ کیا کہ کسطرح ایک اجنبی
شخص نے میرے خلوت خانہ مین پہونچکر مجھے سوتے کو جگا کر دہمکایا پہرے دارون نے
عرض کیا کہ اس طرف سے ہرگز ہی کوئی نہین گیا آپ نے کوئی خواب دیکھا ہے پوری ایک
سال کے بعد اوسیوقت اوسی مکان مین پہر وہی فرشتہ بشکل اینسانی برآمد ہوکر بولا نبی عربی
مبعوث ہوئے اگر اپنی اور اپنے ملک کی سلامتی چاہتا ہے تو مسلمان ہوجا ورنہ مین تیرے
عصا کو توڑتا ہون یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ آپ مجھے مہلت دین مین اس معاملہ مین فکر کرونگا
وہ فرشتہ پہر غائب ہوا بادشاہ نے پہرے دارون کو دہمکایا اور خفا ہوکر بولا کیا وجہ
ہے آج دوسری مرتبہ ایک اجنبی شخص میرے محل مین آیا تم روکتے کیون نہین ہو
پہرے دار بولے کہ ہمارے سامنے سے کوئی نہین گیا اور نہ جا سکتا ہے شاید آپکو اور کوئی
خواب نظر آیا ہے تیسرے سال پہر اوسی مکان مین اوسی جگہ وہی شخص محل کے اندر بادشاہ
کے سرہانے نظر آیا بولا کہ کسرے تو مسلمان نہین ہوتا دیکھہ ہلاک ہوجائیگا اور مین آج ضرور
تیرا عصا توڑونگا کسرے نے عذر کیا مہلت مانگی مگر آج مہلت نہ ملی بادشاہی عصا کو وہ
فرشتہ توڑکر چلا گیا آج ہی رات کو اس بادشاہ کے بیٹے نے اہل کارون سے سازش کر کے
باپ کو قتل کرادیا حضور کو کلام الہی کے نازل ہونے اور جبرئیل امین سے ملنے کا عشق ہوا

بعثت کے بعد چند روز کے لئے وحی بند ہوئی حضور غمگین ہوئے چند مرتبے چاہا کہ پہاڑ سے گر کر
جان دیں مگر حضور جب پہاڑ پر چڑہتے فوراً حضرت جبرئیل سامنے نظر آتے اور فرماتے کہ آپ نبی
ہیں آپ ایسا کام نہ کریں لاکھوں آپکی ذات کی طفیل کفر سے نجات پائینگے جبرئیل امین کی
صورت دیکھکر حضور پہاڑ سے اُتر جاتے اسکے بعد متواتر وحی نازل ہونے لگی خصائص مرداس بن
قیس انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتے اور کہتے تہے کہ ہمارے گانو میں خلصہ
نام کی ایک عورت تہی جسپر جن عاشق تہا اوس جن سے خلصہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا
تہا وہ بچہ ہمیں غیب کی باتیں بتایا کرتا پہر جو وہ کہتا تہا وہی ہوتا تہا جب سے آپ پر وحی
نازل ہونی شروع ہوئی جو بات وہ کاہن بتلاتا وہ غلط ہوتی لوگوں نے کہا کہ ارے کمبخت
تجھے کیا ہوا اب کوئی بات تیری سچی نہیں ہوتی بولا کہ میں کیا کروں جو جن پہلے مجھسے سچ بولا
کرتا تہا اب وہی جہوٹ بولتا ہے خدا جانے جنات پر کیا غضب آیا ہے اچہا تم مجھے ایک مکان
میں تین روز تک برابر بند رکھو چوتھے دن مکان کھولکر میرے پاس آنا میں تمہے اصلی واقعہ بتاؤنگا
لوگوں نے اوس کاہن کو ایک تنہا مکان میں قید کیا چوتھے دن کوٹھری کھولکر یہ دیکھا کہ وہ
کاہن کوئلہ کی طرح جل رہا ہے اور انگارے کی طرح سُرخ ہو رہا ہے ہمیں دیکھکر بولا کہ لوگوں بات
یہ ہے کہ آسمان کی حفاظت ہوئی اور سردار انبیاء مبعوث ہوئے ہمنے پوچھا کہ وہ نبی کہاں مبعوث
ہوئے کہا مکہ میں پہر کہا کہ میں آج مرنے والا ہوں یہ کہکر خوب مشتعل ہوکر جل گیا یا حضرت ہمنے آپکی
نبوت کی خبر اسطرح سُنی تہی تشریح یہ شخص کاہن جو جنات کی اولاد تہا کسی طرح یہ خود آسمان تک
پہونچا وہاں اسے ملایک نے آگ کے شعلے مارے جسکے سبب سے یہ کاہن انگارے کی طرح

جلنے لگا اور تین دن مین جلکر مرگیا شواہد النبوت عمرو جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایام جاہلیت مین حج کے لئے مکے معظمہ گیا ایک رات مکہ مین سوتا تہا خواب دیکہا کہ ایک نور عظیم الشان کعبے سے چمکا جسکی روشنی مین مدینہ کے پہاڑ نظر آنے لگے اوس نور مین سے آواز آئی انکشفت الظلماء وسطع الضیاء وبعث خاتم الانبیاء کفر کی ظلمت گئی اسلام کا نور چمکا خاتم الانبیاء مبعوث ہوئے اسکے بعد دوسرا نور چمکا جو پہلے نور سے زیادہ روشن تہا اس نور کی چمک سے ملک شام کے محل نظر آنے لگے یکا یک اوس نور سے آواز آئی ظہر الاسلام وہلکت الاصنام ووصلت الارحام اسلام ایا بت ہلاک ہوے قتل قتال بند ہوا عمرو جہنی فرماتے ہین کہ مین یہ خواب دیکہکر ڈرا اور جی مین کہا کہ ضرور مکہ مین کوئی واقعہ ہوا ہے تہوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ ایک نبی قریش مین مبعوث ہوکر اسلام کی دعوت کرتے ہین یہ سنکر مین حضور کے پاس حاضر ہوا اور آپکے ہات پر مشرف باسلام ہوا سفیان ھدلی فرماتے ہین کہ مین ملک شام کی طرف سفر مین گیا رات کو خواب مین دیکہا کہ ایک گہوڑے کا سوار زمین آسمان کے درمیان معلق ہوا ہین کہڑا اور بآواز بلند پکارتا ہے اے سونے والون اٹھو اب سونے کا وقت نہین رہا احمد نبی مبعوث ہوئے جنات اور شیاطین مردود ہوئے مجہے یہ خواب دیکہکر حیرت ہوئی خیال پیدا ہوا جب مین سفر سے اپنے گہر آیا معلوم ہوا کہ مکے مین انقلاب عظیم پیدا ہوا بنی ہاشم سے ایک شخص احمدؐ نامی نبوت کا دعوے کرتے ہین اور لوگ انکی مخالفت مین اونسے عداوت کرتے ہین شواہد النبوت امیہ نامی شخص ملک شام کا رہنے والا ایک دن حضور کی خدمت مین مکہ معظمہ حاضر ہوا اجناب نے اسنے قرآن مجید کی آیتین پڑھکر سنائین امیہ مایل باسلام ہوکر کہنے لگا کہ مین آپکو برحق جانتا ہون مگر اسلام لانے مین

اپنے بھائیون سے مشورہ کرلون حضور نے فرمایا دیکھہ راہ راست جلد قبول کرلے یہ کام مشورہ
کا نہین ہے عرض کیا کہ مین ابھی حاضر ہوکر اسلام لاتا ہون بہت جلد اپنے اونٹ پر سوار ہوکر
ملک شام پہونچا جہان ایک مجمع راہبون کا رہتا تہا وہان پہونچکر نبی آخر الزمان کے مبعوث ہونیکا
ذکر کیا یہ سنکر ایک راھب بولا کہ اے امیتہ اگر تو یہان نبی آخر الزمان کو دیکھے تو اپکو پہچان لیگا کہا
ہان مین نے اونہین دیکھا ہے ضرور پہچان لون گا راھب اپنے ساتھہ امیتہ کو عبادت خانہ کے
اندر لے گیا جس مین بہت سی تصویرین لگی تہین سب سے آخر کی تصویر کو دیکھکر کہا کہ یہ تصویر کسکی
ہے امیتہ نے کہا یہ تصویر نبی عربی سے ملتی ہے راھب نے کہا کہ یہ تصویر نبی عربی مکی خاتم الانبیاء
کی ہے تو ضرور جاکر ایمان لا دیر نہ کر یہ سنکر امیتہ مکہ آیا مگر قسمت کی بدنصیبی سے مشرف باسلام تہوا
مکہ سے طائف مین جارہا رات کو خواب مین دیکھا کہ مکان کی چہت پہٹکر دو مرغ سفید رنگ کے اوپر
سے نیچے اترے ایک نے پاس آکر امیتہ کا کپڑا سینے سے ہٹایا اور اپنی چونچ سینے پر مارکر بولا
ابعدہ اللہ اسکو خدا نے اپنی رحمت سے دور کردیا یہ شخص راندہ درگاہ ہوا یہ کہکر دونو مرغ اڑ گئے
مکان کی چہت درست ہوگئی اس خواب کے بعد امیتہ ایک دن شراب خوری کے جلسے مین بیٹھا
شراب پیتا تہا یکبیک ایک کوا آیا اور کچھ بولی بولکر اڑ گیا امیتہ نے کہا کہ اگر یہ کوا سچا ہے تو میری
موت بہت ہی قریب ہے یہ کہتے کہتے امیتہ کی جان نکل گئی چونکہ حضور کا کہنا نہ مانا اسلام قبول
نہ کیا کار خیر مین جلدی نہ کی خدا نے اوسے ہمیشہ کے لئے محروم کردیا نعوذ باللہ من ذلک تشریح
ملک شام کے راہبون کے پاس سارے رسولون کی تصویرین اونکے عبادت خانون مین منقش تہین
اوسوقت تصویر رکہنی جائز تہی مگر اب خاتم النبیین کی شریعت مین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر

امام آخرالزمان امام مہدی تک اور شیطان سے لیکر دجال تک بلکہ انسان سے لیکر حیوان تک جاندار کی تصویر کا بنانا یا پاس رکھنا حرام اور منع ہے یہ دونون مرغ جو اُمیہ کے مکان کی چھت پہاڑ کر آئے تھے یہ فرشتے تھے جو اُمیہ کے سینے مین ایمان کا نشان تلاش کرتے تھے جب کوئی نشان ایمان کا نہ ملا معلوم ہوا کہ یہ شخص خدا کی رحمت اسلام کی دولت سے محروم ہے یہ کالا کوا جو اُمیہ کی موت کی خبر لایا تھا یہ موت کا فرشتہ تھا جو مرنے والی کو طرح طرح سے موت کی خبر دیتا ہے شواہد النبوت زنیرہ رضی اللہ عنہا حضور کی نبوت کی خبر سنکر مشرف باسلام ہوئین خدا کی قدرت اسلام لاتے ہی آنکھین جاتی رہین ابوجہل ملعون نے طعنہ دیا اور یہ کہا کہ تیرے اوپر لات اور عزے کی مار پڑے تو نے اونکی پرستش چھوڑی اسوجہ سے تیری آنکھین جاتی رہین بی بی زنیرہ نے فرمایا کہ تمہارا قول غلط ہے لات عزے کو اپنے پوجنے والون کی اطلاع نہین ہے وہ پتھر ہین مین نے انکی پوجا چھوڑ ایک زبردست خدا کی عبادت شروع کی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے اوسکے حکم سے آنکھین جاتی رہی ہین وہ اگر چاہے ابھی میری آنکھین روشن کردے خدا کی قدرت یہ کہتے کہتے زنیرہ کی آنکھین روشن ہوئین یہ عجیب واقعہ دیکھکر کافر بولے کہ یہ محمدؐ کے جادو کا اثر ہے معاذ اللہ ایک دن ابوجہل نے سنا کہ محمدؐ بن عبداللہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہین قسم کھائی اگر مین نے نماز پڑھتے دیکھ لیا تو ضرور محمدؐ کو سزا دونگا دو سکرون پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کعبہ کے قریب تشریف لے گئے ادہر آپ نے نماز کی نیت باندھی اُدہر ابوجہل کو خبر ہوئی کہ حضور اسوقت نماز پڑھتے ہین یہ سنکر لعین نے بڑا وزنی پتھر ہاتھ مین اوٹھا کر حضور کو مارنے چلا جب حضور کے نزدیک پہونچا مردود کا چہرہ زرد ہوا تن بدن مین رعشہ پیدا ہوا خوف زدہ

ہوکر واپس بہاگا لوگون نے کہا کہ اے سردار قریش کیا ہے گہبرا کر بولا کہ محمد بن عبداللہ کے اور میرے درمیان آگ کی خندق حایل ہے پہر حضور کے قریب ایک اونٹ کہڑا ہے جسکا کوہان آسمان سے باتین کرتا ہے جسکے دانت تلوارونکی مانند ہین وہ اونٹ میری کہانے کے لئے دوڑا اسوجہ سے میری یہ حالت ہوئی نتیجہ یہ خندق جہنم کی خندق تہی یہ اونٹ کی صورت جہنم کا سانپ تہا جو کافرون بیدینون نماز سے منع کرنے والون کے لئے طیار ہوئے ہین یہ عذاب اس لعین نے دیکہا جسکے خوف سے بہاگا اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی اریت الذی ینہی عبدا اذا صلی اے نبی تم نے اوس شخص کو نہین دیکہا جو تمہے نماز پڑہنے سے روکنا چاہتا تہا شواہدالنبوت حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہمارے محلے مین ہماری قوم کا ایک بت تہا جسکی پرستش کرتے تہے اوسکے سامنے قربانیا کرتے چڑہاوے چڑہاتے تہے ایک دن ہمارا مجمع بت کے پاس جمع تہا یکبیک بت مین سے آواز آئی یا مازن اسمع تسر ظہر خیر و بطن الشر بعث نبی من مضر بدین اللہ الاکبر یسلیم علیہ الشجر والحجر من اجابہ نجا من حرالسقر اے مازن سن خوشی کی بات ظاہر ہوئی خیر یعنی اسلام اور غارت ہوا شر یعنے کفر مبعوث ہوئے نبی آخرالزمان جو ساتہہ لائے ہین اللہ کا دین جو سب دینون سے بڑا دین ہے سلام کرتے ہین اوس نبی کو درخت اور پتہر جو قبول کرے گا آپکا فرمان نجات پاوے گا نار سقر سے مازن یہ کلام بت کے موہنہ سے سنکر حیران ہوے اور یہ خیال کیا کہ عنقریب کوئی حادثہ عظیم ہونے والا ہے چند روز کے بعد پہر بت کے پیٹ سے آواز آئی یا مازن اقبل الی اقبل تسمع ولا تجہل ہذا نبی مرسل بوحی منزل فامن کی تعدل عن حر نار تشعل اے مازن ادہر آ میری طرف توجہ کر و بات سن اور جہالت پر نہ اڑ و یہ نبی بہیجے گئے ساتہہ وحی آسمانی کے پس ایمان لا اور بچ جا جہنم کی شدید آگ سے

چند روز کے بعد ایک شخص مکہ معظمہ سے آیا اوس کی زبانی معلوم ہوا کہ مکہ مین ایک شخص قریشی پیدا ہوئے جنکا نام احمدؐ ہے اور یاقومنا اجیبوا داعی اللہ اے میرے قوم خدا کے رسول کی طاعت کر دیو اونکا قول ہے یہی اونکا دعوے ہے ماذن نے کہا کہ واللہ وہ بت جو کہتا تہا اوسکا یہی مطلب تہا ماذن نے پہلے بت کو توڑا پہر مکہ معظمہ کی طرف موںہہ موڑا مکہ پہونچکر مشرف باسلام ہوئے ماذن کہتے ہین کہ اسلام لانے سے پہلے میری حالت یہ تہی کہ گانے بجانے کا شوق راگ باجون سے نہایت ذوق کثرت سے شراب پینا بدکاری کرنا بدکار عورتون سے میل رکہنا بت پرستی خواہش پرستی ہجد کرنا ان بداعمالیون سے اپنی حالت خراب ملک کی قحط سالی سے حالت تباہ مشرف باسلام ہونے کے بعد سارا حال بدلال حضور اکرم سے عرض کیا جناب نے میرے لئے دعا فرمائی اللہم بدلہ بالطرب قراۃ القران یا اللہ ماذن کو گانے کے شوق کی جگہ تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کا ذوق عطا کر الٰہی حرام کے بدلے حلال پر قناعت کرنا عطا کر الٰہی شراب کی جگہ پانی پر کفایت اور قناعت نصیب کر بیحیائی کی جگہ حیا بدکاری کی جگہ نیک کرداری مرحمت فرما حضور کی ساری دعائین میرے حق مین قبول ہوئین اب ماذن کی یہ حالت ہوئی کہ اپنے وطن مین عبادت کے لئے ایک مسجد بنائی ساری عمر اوس مین عبادت کرتے رہے حق تعالے نے اوس مسجد کو قبول فرمایا اور نہایت بابرکت کیا جو کوئی مظلوم اس مسجد مین تین روز تک عبادت کرتا پہر اپنے ظلم کرنیوالے پر بددعا کرتا اوسیدن ظالم مرجاتا یا اندہا یا جذامی ہوتا خصایص حضرت خالد بن سعید فرماتے ہین کہ مینے خواب مین دیکہا کہ ایک کالی اندہیری گہٹا مکہ پر چہائی ہوئی ہین جسکی سبب سے رستہ نظر آتا ہے نہ کوئی پہاڑ یک بیک ایک نور چاہ زمزم سے نکلا جو زمین سے آسمان تک پہیل گیا پہلے کعبہ کو روشن کیا پہر زمین آسمان مشرق سے مغرب جنوب سے شمال تک روشن ہوا پہر اوس نور سے آواز آئی

سبحانہ سبحانہ تمت الکلمۃ وسعدت معذرۃ لامتہ جار نبی الامیین ایمہ پاک اللہ پاک ہی حکم الہی پورا ہوا انکھو نصیب
ہین ہر امت کے حصہ مین نبی امی تشریف لائی خالد نے دیکھا کہ ایک بڑا گہرا کنوان اگ کا ہے حضرت خالد کا
باپ خالد کو اوس کنوی مین گراتا ہے اور محمد رسول اللہ کمر پکڑ کر کنوین سے ہٹاتے ہین خالد بن سعید نے
یہ خواب اپنے بڑے بھائی عمرو بن سعید سے بیان کیا عمرو نے کہا کہ بھائی خواب عجیب ہے ضرور
کوئی نبی مکہ مین مبعوث ہوئی کچھ عرصے بعد خالد بن سعید نے مشرف باسلام ہو کر اپنا خواب حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی ای خالد وہ نور مین ہی تہا اور وہ مین ہی اللہ کا
رسول ہون خصایص الکبریٰ کفار مکہ نے انجناب علیہ السلام کو سخت اذیت پہونچائی حضور رنجیدہ ہو کر مکے سے باہر جنگل
مین اسحالت مین جا بیٹھے کہ خون آپکے جسم مبارک سے نکلتا تہا اور جگہ جگہ درد ہوتا تہا مگر خدا کے پیارے رسول
ہای نہ کرتے خاموش بیٹھے تہے انہین حضرت جبرئیل تشریف لائی اور یہ عرض کیا کہ حضور آج غمگین کیون ہین فرمایا کہ
میری قوم نے میری بیقدری کی عرض کیا کہ قوم کی پرواہ نکیجیے انکی قدر حضور رب العالمین مین بہت کچھ ہے سرا ایک
چیز آپکے حکم کی فرمانبردار ہے اچھا تجربہ کیجیے یا حضرت یہ کیکر کا درخت جو جناب کے سامنے کہڑا ہے اسکو بلائیے حضور نے درخت کو
بلانے کا اشارہ دیا فورا درخت اپنی جگہ سے چلکر حضور کے سامنے حاضر ہوا جناب نے واپس ہونیکا اشارہ کیا معاً
درخت اولٹا اپنی جگہ چلا گیا جب حضور نے اپنا یہ عالی مرتبہ بلاحظ فرمایا آپکے دل مین صبر اور استقامت
زیادہ ہوئی دلایل النبوت ابو نعیم حضور ایکدن کعبہ کے پاس نماز پڑہتے تہے قبیلہ مخزوم کا ایک شخص ایک بڑا پتہر
اوٹھاکر حضور کا سر مبارک زخمی کرنے کے ارادے سے حضور کے قریب آیا حضور سجدے مین پڑے اپنے رب سے مناجات
کر رہے تہے کافر نے پتہر اوٹھاکر حضور کے سر مبارک پر مارنا چاہا مگر ظالم کو ہات مین پتہر چپک کر رہ گیا اور اونگلیان
خشک ہو کر جمی ہوی رہ گئین نامراد و بے حصول مراد اپنے لوگون مین واپس گیا اور بڑی علاج معالجون سے اونگلیان پتہر سے الگ ہوئین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا
الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ہ

خلاصہ پاک ہے وہ ذات جس نے ایک ہی رات مین مکہ معظمہ کی مسجد سے بیت المقدس کی
مبارک مسجد تک اپنے بندے کو سیر کرائی منشا سیر کا قدرت کی نشانیان دیکھنا تھا بیشک
اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے یہ مبارک آیتین اوس کلام مقدس کی ہین جسکی برکتین
جسکے ثواب جسکے انعام کبھی کم نہین ہوتے جو مجسم خیمہ ہے انوار الٰہی کا جو مخزن ہے اسرار
نا متناہی کا روایت حضرت معاذ بن جبل ارشاد فرماتے ہین کہ جس گھر مین ہمیشہ قرآن مجید
کی تلاوت ہوتی ہے اوس گھر کی چھت پر نور کا خیمہ قائم ہوتا ہے اس خیمہ کو چھان کر ملایک
نازل ہوتے ور قرآن مجید سنتے ہین زندگی بھر ایسا ہی ہوتا ہے قضا عند اللہ جب وہ پڑھنے والا
مرجاتا ہے تب وہ خیمہ اُٹھ جاتا اور ملایک کا آنا بند ہوتا ہے اور آنیوالے فرشتے جمع ہو کر مرنے والے
کے لئے مغفرت اور بخشش کی دعا بھی کرتے ہین فرماتے ہین کہ قرآن مجید روحانی صورت کیسا تھہ
اپنے پڑھنے والے کے سینے کے اوپر کفن کے اندر ہو کر قبر مین جاتا ہے جب نکیرین سوال کے لئے زندہ
کرتے اور اپنی ڈرانی صورت دکھاتے مشعل سی آنکھین چمکاتے بادل کے گرجنے کی سی آواز سناتے ہین
قرآن مجید مرنے والے کے مونھ کے سامنے کھڑا ہو کر نکیرین کی مہیب صورتون کے دیکھنے سے
بچاتا ہے نکیرین کہتے ہین اے قرآن ذرا ہٹ جاؤ ہم سوال کر لین قرآن فرماتا ہے میرا یہان سے
ہٹنا ناممکن ہے جب اسنے مجھے عمر بھر نچھوڑا مین اسے ایسے وقت مین کسطرح چھوڑ سکتا ہون مین نے

رفیق کو تمہاری ڈرانی صورت نہ دیکھاؤن گا تمہے جو حکم ہے وہ پورا کرو تب پس پشت سے سوال
کرو آج ہین اسے جنت مین پہونچائے بغیر نہ جاؤن گا جب نکیرین پس پشت کھڑے ہو کر
سوال کرتے ہین قرآن پاک مردے سے فرماتا ہے کہ بس یہ آخری سختی ہے جو تجھے پیش آئی اسکے
بعد ہرگز کسی طرح کا رنج غم نہو گا جب نکیرین سوال کر چکے اور قبر سے رخصت ہوے تب
قرآن مجید کہتا ہے اے میرے دوست مجھے اجازت دے کہ حضور رب العزت مین جا کر تیرے لیے
نرم بچھونا لاؤن تاکہ تو آرام سے سوئے تو نے بہت دن تک اپنے بدن کو میرے سبب سے تکلیف
مین رکھا ہے مجھے اجازت دے کہ جنت کا ریشمین حلہ تیرے لیے لاؤن تو موٹا کفن پہنے خاک
پر پڑا ہے یہ کہکر اوسیوقت قرآن قبر سے نکلکر آسمان پر پہونچکر حضور رب العزت مین درخواست
دیتا ہے اور جو کچھ مرنے والے سے وعدہ کر جاتا ہے آن کی آن مین لیکر آتا ہے فرماتے ہین کہ اسوقت
دس لاکھ مقرب فرشتے خلعت لیکر قرآن کے ساتھ قبر مین آتے اور مرنے والیکو نہایت آہستہ
نرمی سے اٹھا کر جنت کا نرم بچھونا جسکے اندر خالص مشک سرمہ سا باریک بھرا ہوا ہوتا ہے بچھاتے
جنت کا لباس پہناتے ہین پھر ایک تکیہ ریشمی سرہانے دوسرا ریشمی تکیہ پیرون کے نیچے
رکھکر قبلے کی طرف کروٹ دیتے ہین اور جنت کے نور کے دو چراغ ایک سرہانے دوسرا پیرونکی
طرف روشن کرتے اور گلدستہ جنت کے پھولون کا ناک کے پاس رکھکر رخصت ہوتے ہین فرشتون
کے جانے کے بعد چار سو سال کے رستے تک قبر فراخ ہو جاتی ہے اور قرآن مجید مرنے والے
سے کہتا ہے کہ یہ لیجیے جنت کی کنجی جو عرض معروض کرکے حضور رب العزت کی سرکار سے تیرے
لیے لایا ہون یہ اپنے پاس رکھو اور نہایت آرام سے سو رہو فرماتے ہین کہ نہایت آرام سے سلاکر

قرآن مجید رخصت ہوتا ہے اور پھر ہمیشہ صبح اور شام تشریف لاکر اسطرح خبرگیری کرتا ہے جسطرح
ماں بچے کی راتوں کو خبرداری اوسکے آرام کے سامان جمع کرتی ہے اگر مرنے والیکی اولاد
سے کوئی نیک اوٹھا اوس کی خبر اور بشارت مرنے والے کو سناتا ہے اور اگر پچھلے
لوگ بد ہوئے تو کچھ خبر نہیں دیتا بلکہ مرنے والے کی بد اولاد کے لئے دعا کرتا ہے یہ
مبارک آیت اسرار الٰہی کا ناپیدا کنار سمندر ہے اس گہرے سمندر سے دُرّ یتیم
نکالنا کس کا حوصلہ اور کس کی مجال ہے لیکن جو کچھ ممکن ہو بیان کردینا ہی اچھا خیال
ہے اس آیت مین بیشمار نکتے ہین پہلا نکتہ حق تبارک وتعالے شانہ نے لفظ سبحان
سے جسکے معنے پاک کے ہین اپنی ذات کے بریت ہر ایک قسم کے نقصان سے
عاجز ہونے کمزور بے قدرت ہونے سے یہان کیون ظاہر فرمائی وہ علیم خبیر
پہلے سے جانتا تہا کہ معراج کے عجیب اور غریب واقعے کا جاہل نادان کمزور
عقل والے روحانیت سے دور رہنے والے ضرور انکار کرینگے کوئی کہیگا کہ
مکہ سے بیت المقدس تک کئی سو میل کا فاصلہ ہے جو مہینون مین طے ہوتا تہا
ایک ہی رات مین حضور کس طرح گئے اور پہر واپس بہی آئے کوئی کہیگا کہ انسان
اسقدر جلد سفر کرنے کے بعد زندہ نہین رہ سکتا آپؐ کس طرح زندہ رہے ایسے
بہت سے شبہے ہونے تہے اور یہ شبہے دراصل معراج پر نہین ہوتے بلکہ شان
معبودی تک پہونچتے تہے کہ گویا وہ قادر مطلق بہی اسقدر جلد سیر کرانے پر قادر
نہین ہے حق تبارک وتعالے شانہ نے ان شبہون کے رفع کرنے کے لئے سب سے

اول اپنی ذات پاک کو ہر ایک طرح کی عاجزی کمزوری سے پاک بیان کر کے قدرت
بالغہ کا اظہار فرمایا اور حضور کا ایک ہی رات مین بیت المقدس تک لانا لیجانا بیان
کر کے اشارۃً کہدیا کہ یہ سب کچھ ہماری قدرت مین ہے ہم قادر ہین عاجز نہین اسلئے
آیت مین اول لفظ سبحان کا ذکر کیا نکتہ ایت مین سیر کا لفظ ارشاد فرمایا اگرچہ
لفظ اذھب وغیرہ یعنی لے گیا ہی کافی ہوسکتا تہا مگر لفظ اسری سیر اور تفریح
اور مسرت پر دلالت کرتا ہے لیجانا ناخوشی مین بہی ہوتا ہے مگر سیر مین سرور خوشی مین
ہوتی ہے اس مین اشارہ ہے کہ جناب کا معراج ترقی مراتب دارین کے لئے
تہا اور حضرت یونسؑ کا دریا کی تہ مین لیجانا وہ دوسرے معنے مین تہا جو سرور نہ تہا
بلکہ غم تہا نکتہ تفسیر کبیر مین ہے کہ شب معراج مین حضور سے ارشاد ہوا تہا کہ اے
نبی تم کو کیا لقب اور کونسا خطاب دیا جاے حضور نے عرض کیا کہ الٰہی مجھے آپ کی
سرکار سے عبد کا خطاب ملنا چاہئے بس بموجب آپ کی درخواست کے آپ کو
عبد کا لقب دیا گیا اور عبد کے مرتبہ کے بعد معبود کا مرتبہ ہے باقی تمام کمالات بشری
لفظ عبد کے اندر موجود ہین اسیواسطے سورت اسرائیل اور والنجم مین جہان معراج کا
ذکر ہے وہان جناب کو عبد کے خطاب سے یاد فرمایا گیا نکتہ رات کو معراج
کیون ہوئی راز اور اسرار کے لئے رات موزون تہی کیونکہ ایمان بالغیب بڑے مرتبہ کا ایمان ہے
اگر دنکو یہ واقعہ ہوتا تب صدیق اکبر جیسے ایمان والے ایمان بالغیب کے ثواب سے محروم رہجاتے حضرت جبرئیلؑ نے معراج
کا واقعہ انکو نہیں دیکہا امام ابوحنیفہؒ نے انکو نہیں سنا مگر ایمان مین عوج ہمسری کیا فرماتے ہین میرا ایمان جبرئیل
امین کے ایمان کی مانند ہے سچ ہے اہل بعد کے ایمان بالغیب ایسے ہی کامل ہوتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا وعظ معراج شریف کا بیان

معراج شریف کا عقلی ثبوت

خدا کے فضل سے سوا تیرہ سو سال سے آجتک اسلامی دنیا معراج شریف کے مان لینے اور تسلیم کرنے مین صرف مستقل اور مضبوط ہی نہین بلکہ زوردار دلیلون کے موجود ہونے کی وجہ سے ایسی مجبور اور لاچار ہے جیسے ٹھیک دوپہر کے وقت سورج کے تسلیم کرنے مین ہان جو لوگ اسلام کی روشنی سے دور یا غیر مذہب والون کی خام خیالی باتون کے نزدیک ہین وہ کسیقدر دبی زبان سے اس سچے معجزہ کا انکار کرتے نظر آتے ہین کبھی کوئی بیچارا سائنس کا کوئی لچر سا قاعدہ پیش کرتا ہے کبھی کوئی فلسفے جدید کا مرید کہتا ہے کہ جب آسمان ہی موجود نہین ہے تو آسمان پر جانے کے کیا معنے زمانے کی رفتار کے موافق عقل کے نام سے بے عقلی زیادہ پھیلتی رہی علم کے بہانے سے جہل ترقی کرتا رہا ہوتے ہوتے یہان تک نوبت پہونچی کہ بیچارے سیدھے سادے مسلمان بھی اسلامی اصول کو چھوڑ کر سائنس و فلسفے کے دلائل سننے کے مشتاق بنے خدائے برحق اور اوسکے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دلیل کا محتاج خیال کرنے لگے اسی بناء پر زمانے حال کے مولفین کو طرز تالیف بدلنا واعظون کو وعظ مین دوسری رنگت دینی پڑی اسیوجہ سے اس حقیر نے بھی اول معراج شریف کو عقلی دلائل سے شروع کیا کچھ عقلی دلائل سے کام لیکر اپنے اصلی مقصود

یعنی قرآن مجید اور حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رُخ کیا مسلمانون معراج شریف سے بعضے سادہ لوح صرف ان پانچ وجہہ سے انکار کرتے ہین **اوّل** آسمان کا انکار جب آسمان ہی موجود نہین تو پھر آسمان پر جانا جسمانی معراج کا ہونا کس طرح ہو سکتا ہے **دوسرے** جسم خاکی آگ کے کرہ سے جو زمین سے بلند اوپر کی جانب موجود ہے کسی طرح سالم بے جلے نہین جا سکتا **تیسرے** انسان ہوا کے کرہ سے گذر جاینگے بعد بغیر سانس لئے کس طرح زندہ رہ سکتا ہے **چوتھے** جسم ثقیل ہوتا ہے باوجود ثقالت کے اتنا بلند کسطرح اُڑ سکتا ہے **پانچوین** ایک رات کے عرصہ مین مکہ سے بیت المقدس تک جانا اور پھر واپس آنا کسطرح ہو سکتا ہے **چھٹے** خدا کو کیا ضرورت تھی جو حضور کو آسمان پر بلاتا وہ اگر چاہتا تو زمین ہی پر سب کچھہ آپ کے لئے روشن کرتا پس بلا وجہہ کیون معراج جسمانی کو تسلیم کیا جائے صرف روحانی معراج کے مان لینے سے عقیدہ صحیح ہو سکتا ہے آپ حضرات نے ان سوالات کو سُنا اب انکا جواب بھی سنئے آسمان کا وجود ایک ایسا مسلمہ مسئلہ ہے کہ جسکو صدہا سال نہین بلکہ ہزارون برس تک صرف عوام ہی نہین بلکہ بڑے بڑے علما علما ہی نہین بلکہ جھان بھر کے حکما اور عقلا فلسفے کے موجد یونان کے دانا ایک ایک فرد بشر مشرق سے مغرب تک آسمان کو موجود مانتا رہا اسکے بعد ایک سو چار آسمانی کتابین جو انبیا علیہم السلام پر وقتاً فوقتاً نازل ہوئین وہ بھی بڑے زور سے آسمانون کا وجود ثابت کرتی رہین پس جھان بھر کی مخلوق جس مین تمام حکیم عاقل عالم جاہل ارضی سماوی کلام شامل ہین جب وہ سب کے سب ملکر ایک چیز ثابت تسلیم کرین تب کسطرح ایسی ثابت شئے کو بلا دلیل رد کر دیا جائے فنہوس

صد افسوس تھوڑا ہی زمانہ ہوا کہ ایک صاحب قطب شمالی کی سیر کو تشریف لے گئے پھر وہان سے
آنکر جو کچھ انھون نے خبرین دین اوسکو بڑے بڑے عقلانے منظور کیا اور مان لیا ابھی تھوڑا
عرصہ ہوا کہ ایک صاحب قطب جنوبی کی سیر کو گئے اور ناکام رہے لیکن اونکے بیان پر سبکو
اعتبار ہے گو بعض بعض باتین خلاف عقل بھی بیان کی گئین مگر چونکہ ہمارے پاس کوئی
انکار کی وجہ موجود نہ تھی اسلئے مان لینا یا سکوت کرنا پڑا پھر جس چیز کو سارا جہان نبی ولی
کافر مسلمان دانا اور نادان ملکر ثابت کرین یا تسلیم کرین اوسکا انکار کرنا اور پھر بلا ثبوت
انکار کرنا عقل کے خلاف ہے ہزارہا سال تک یہ مسئلہ متفقہ اور ایسا متفقہ رہا کہ اسکا خلاف
کسی کے تصور مین بھی نہ آسکتا تھا مگر تھوڑے عرصہ سے فیثا غورث نے اس مسئلہ مین اختلاف
کیا اور زمانے حال کے مادہ پرست لوگ جو عموماً روحانی یا نظر نہ آنیوالی چیزون سے سخت
انکار کرتے تھے آسمان کے وجود سے انکار کیا لیکن اس انکار کی وجہ سوا اسکے اور کچھ نہین
ہے کہ آسمان نظر نہین آتا اگر آسمان ہے تب ضرور نظر آنا چاہیئے اگر آنکھون سے نظر نہ
آئے بذریعہ دوربین وغیرہ آلات کے نظر آئے خلاصہ یہ ہے کہ اگر آسمان موجود ہے تو نظر
کیون نہین آتا باریک سے باریک چیزین جیسے حرارت اور ہوا دوربینون سے معلوم
ہوجاتی ہین مگر آسمان کا کہین پتہ نہ لگے اسلئے مان لینا پڑے گا کہ آسمان نہین ہے اگر یہی
دلیل ہے تو نہایت ہی کچی ہے اسلئے کہ ابھی انسانی معلومات کا خاتمہ نہین ہوچکا بلا تار
کے خبر پہونچانے کا ذریعہ موجود ہونے سے پہلے اسکا تصور کرنا جنون سے کم نہ تھا ہوائی جہازون
کے ذریعے سمندر کا سفر کرنا خبط کا مرتبہ رکھتا تھا مگر دیر آید درست آید یہ سب چیزین انسانی

استعمال میں آئین اور آتی جاتی ہیں ہم آپکو سنائے دیتے ہیں کہ عنقریب وہ دوربین خداوند تعالی انسان کو عطا فرمانے والا ہے جسکی وجہ سے آسمان کا جرم بخوبی ہر ایک شخص کو نظر آئیگا اوسوقت لوگ فیثا غورث کی روح پر ہزار ہزار لعنتیں کرتے نظر آئینگے لوگو اگر کسی چیز کا نظر نہ آنا اوسکے معدوم ہونے کی دلیل ہے تو ہزاروں اشیا جو زمین یا سمندر کی تہ مین یا پہاڑون کے اندر مخفی ہین اونکا بھی انکار کرنا لازم ہوگا نیز اگر شیشے کا گلوپ کسی روشن چراغ پر بہت دور کے فاصلہ پر رکھا جائے اب جو کوئی شخص دور سے دیکھیگا اوسے صرف چراغ ہی جلتا نظر آئیگا گلوپ کا شیشہ ہرگز کسی طرح نظر نہ آئیگا حالانکہ موجود ہے پس نظر نہ آنا انکار کی دلیل نہیں ہو سکتا وجہ یہ ہے کہ کسی چیز کے نظر آنیکے دو سبب ہوتے ہین یا اوس چیز کا جسم کثیف ہو مگر حد نگاہ سے قریب ہو یا بذریعہ دوربین قریب کر لیا جائے یا وہ چیز بذاتہ حد نظر سے دور ہو مگر بوجہ اپنی ذاتی روشنی کے حد نظر مین چلی آئے پس اگر کوئی چیز روشن بھی نہو اور نگاہ کی حد سے بھی منزلوں دور ہو انسانی قدرتی آنکھ وہان تک جا سکے نہ بذریعہ کسی آلہ کے نگاہ وہان تک پہونچ سکے ایسی چیز کس طرح نظر آسکتی ہے ابھی ہم نے شیشہ کے اندر چراغ مثال مین پیش کیا ہے کہ اگر شیشہ حد نظر سے دور ہوگا ہرگز رات کو نظر نہ آئیگا۔ چراغ بوجہ اپنی روشنی کے دور ہونے کے بعد بھی نگاہ سے قریب ہو کر نظر آجائیگا اسی طرح آسمان نگاہ سے دور بھی ہے کوئی آنکھ یا دوربین وہان تک کام نہیں دیسکتی اور نہ آسمان بذاتہ سورج چاند کی طرح روشن ہے جو لاکھوں میل دور ہونے کے بعد بھی سبکو نظر آئے آسمان ایک شیشے کی طرح صاف ہے اور نگاہ کی حد سے دور ہے اسلئے نظر نہیں آسکتا مگر نظر نہ آنا معدوم

ہونے کی دلیل نہین ہوسکتا پس فیثا غورث سے پہلے عقل اور نقل کا اجماع بدستور قایم رہا
اور آسمان کا وجود عقل اور نقل سے ثابت ہوا دوسرا سوال کہ جسم آگ کے کرہ سے کس طرح سالم
گزرا اور اسکا جواب بیشک خاکی جسم کا آگ کے کرے سے سالم گزرنا ظاہر نظر مین مشکل نظر آتا ہے
لیکن گہری نظر مین یہ اشکال بالکل لاشے اور کالعدم ہے کیونکہ آگ کا خواص اور اثر جلانے
اور بعضی دوسری چیزون کا آگ مین جا کر جلنے کا خاصہ ہے جسکو فعل انفعال یا تاثیر اور
اثر کہتے ہین ہمین اس مین کلام ہے کہ کسی چیز کے خواص اوس چیز سے جدا ہوسکتے ہین نہین
ہماری راے مین ہوسکتے ہین آگ کے دو خاصہ ہین ایک جلانا دوسرا روشن کرنا دوسری
اشیا مین جلنا اور روشن ہوجانا رکھا گیا ہے ممکن ہے کہ آگ ایک خواص کے ساتھہ پائی
جاۓ یعنی صرف روشنی باقی رہے مگر دوسرا خواص ندارد ہوجاۓ جیسے ولایتی باجا یا نی
پھول جہڑی یا دوسری آتشبازیان کہ اون مین آگ روشن ہی مگر جلا کسی چیز کو جلا نہین سکتی
یا روس وغیرہ کا ایجاد کردہ وہ کرتا یا زرعہ جسکے پہن لینے سے بندوق کی گولی ذرا بھی اثر نہین
کرسکتی اسی طرح بہت سے انسانی ایجاد ایسے ہین کہ جسکے ذریعہ سے آگ مین جلانے کی
قوت نہین رہتی بعضی چیزون مین سے جلنے کی طاقت یا اثر جاتا رہتا ہے مثلاً سمندل
کیڑا آگ مین پیدا ہوکر آگ کو آبحیات جانتا ہے نہ جلتا ہے نہ آگ سے مرتا ہے بلکہ آگ سے
جدا ہونا اوسکے لئے موت ہے یا گیس کے ہنڈون کی وہ ایک جالی دار سوتی کپڑا جسکا نام
انگریزی مین شاید مینٹل ہے جسپر ولایتی گھانس کا روغن سا ہے اوسکو بجلی یا گیس کے
روشن لیمپون مین لگایا جاتا ہے وہ کسیقدر تغیر کے بعد اوس تیز آگ مین قایم رہکر آگ کی روشنی

مین زیادہ ترقی بخشتا ہے روشنی کو زیادہ صاف اور روشن کرتا ہے پہر کیا یہ ناممکن ہے
کہ بحر الجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسد اطہر سے ایک پسینہ نکلے جو آپکو جلنے
سے باز رکھے اور حضور کی ذات سے کرہ نار مین آگ زیادہ روشن اور صاف ہوجائے
اور ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شعبدے باز آگ کے اندر گھس جاتے آگ اپنے اوپر ڈالتے
ہین ہر ایک صورت سے آگ کا استعمال کرتے ہین مگر نہ خود جلتے اور نہ اونکا کپڑا جلتا ہے
نہ معلوم کہ انکے شعبدے سے آگ مین قوت اور تاثیر نرہی یا اوس شخص مین سے اثر قبول
کرنے کا مادہ زائل ہوا جو کچھہ بھی ہو غرض آگ سے مس ہوا اور جسم خاکی نہ جلا پس بعض
بے عقلون کے نزدیک نبوت کا مرتبہ ایسا کم ہے کہ وہ نورانی تن کے کرے ناری تک
جانے سے انکار کر بیٹھے معاذ اللہ معاذ اللہ بعض محققین اہل یورپ کی باتین
کہ سورج مین مخلوق آباد ہے مگر ہنوز یہ نہین ثابت ہوا کہ وہ مخلوق کس عنصر سے پیدا کی گئی
ہے خالص آگ سے پیدا ہونا محض ایک وہم ہے پس ایسی سخت روشن اور گرم کرے
مین مخلوق کا زندہ رہنا عمر بسر کرنا خالق اکبر کے قدرت کا یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ چاہے
جس کسی بندہ یا مخلوق کو آگ کے کرہ سے سالم رکھے اور رکھ سکتا ہے ہماری آنکھون نے
بعض نباتات گھانس پھونس کو دیکھا ہے کہ عین جون اور جیٹھ کے مہینہ کی سخت لو
اور گرمی اور تیز دھوپ اور خشکی مین وہ گھانس نہایت سرسبز ہوتی ہے اور جسقدر آفتاب
کی تیزی زیادہ ہوگی وہ درخت زیادہ سرسبز ہوتے جائینگے مگر جسوقت بارش شروع ہوگی
یکایک وہ درخت جلکر سوکھ جائین گے مثلاً جواسا سیا ناسی وغیرہ وغیرہ گھانس انھیں

خاصہ کی موجود ہے بعضے درختون کو ہم نے سرکاری باغ مین خود دیکھا ہے کہ ان مین بجائے
پانی اکثر انکے نیچے آگ روشن کی جاتی ہے وہ آگ کی گرمی سے ہرے رہتے ہین اگر ذرا
آگ کی حرارت کم ہو جائے فوراً خشک ہو جاتے ہین پس کیون ناممکن ہے کہ جس طرح بعض
درخت سارے جہان کے درختون کے خلاف عقل کے خلاف سخت گرمی لو دھوپ
کی تیزی بھڑکتی آگ مین زندہ اور ہرے رہین اسی طرح تمام اجسام کے خلاف جسم اطہر
سید المرسلین قدرت الٰہی سے اوس ناری کرے مین بجائے سوختہ ہو جانے کے
حضور کی صحت زیادہ اچھی ہو گئی ہو آپکو اور اجسام پر کیون قیاس کیا جائے کار پاکان
قیاس از خود مگر گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر بعض معدنی اشیا آگ مین مطلق نہین جلتین
ابرک وغیرہ حالانکہ وہ باقاعدہ ان ہی عناصر سے مرکب ہین لیکن راز انکے نہ جلنے کا یہی
کہ جس کسی چیز مین اجزائے ارضیہ غالب ہو گئے وہ شے کبھی سوختہ نہو گی پس ہو سکتا ہے کہ
قدرت نے تھوڑی سی دیر کے لئے حضور کے جسم اطہر مین کچھ ایسی ہی تاثیر غالب الاثر
کر دی ہو جسکی وجہ سے آپ کرے ناری سے سالم گزر گئے ہون یہ سب کچھ عقلاً
ممکن ہے بعید نہین ہے تیسری وجہ انکار کی کہ زندہ انسان ہوا کے کرے سے گزر جانے
کے بعد بغیر سانس لئے کس طرح زندہ رہا اور اسکا جواب اگرچہ انسان کی ظاہری زندگی
سانسون پر مبنی ہے اور بغیر سانس لئے زندہ رہنا کسقدر دشوار ہے اس بنا پر جب کوئی انسان
اتنا بلند پرواز کرے کہ ہوا کا کرہ ختم ہو جائے تب کسی قدر زندگانی مین ضرور فرق آئیگا
لیکن سانس لینا زندگانی کے لئے شرط نہین ہے بہت سی نظیرین موجود ہین کہ انسان

زندہ ہے اور سانس نہین لیتا بہت سے باخدا صوفی چلہ کشی کے ایام مین حبس دم کرتے
ہین اور چوبیس ۲۴ گھنٹہ تک بلکہ اس سے بہت زیادہ قطعًا سانس نہین لیتے اور یہ مشق
بعض ہندو فقیرون جوگیون مین بہی دیکھی ہے پس وہ لوگ زندہ ہین اور سانس نہین لیتے
اور اگر اور زیادہ تشریح مطلوب ہے تو لیجئے بقاعدہ حکمت اور طب بھی سمجھہ لیجئے بچہ
کئی ماہ تک مان کے پیٹ مین زندہ رہتا ہے مگر سانس نہین لیتا اور کئی مھینے تک بچے
کی زندگی بے سانس گزرتی ہے اگر خدا نے حضور کو ایک رات ہوا کے کُرے سے اوپر لیجا کر بلا
سانس لئے زندہ رکہا اور حضور زندہ رہے تو کیا مشکل اور کونسا عقل کا خلاف لازم آیا
بعض مشاق سمندر کی تہ مین موتی نکالنے کیلئے کئی گھنٹے کا غوطہ لگاتے ہین اور وہ پانی
مین سانس نہین لیتے پہر وہ کس طرح زندہ رہتے ہین گو پانی مین ہوا موجود ہے مگر پانی
اسقدر ہوا کے ساتھ ملا ہوا ہے جس کی وجہ سے انسان پانی مین سانس نہین لے سکتا
پس جب غوطے خور صدف کی تلاش مین چند گھنٹے سانس نہ لے اور زندہ رہے اگر
جناب سید المرسلین گوہر معرفت الٰہی کی تلاش مین چند گھنٹے سانس نہ لین اور حضور زندہ
رہین تو کیا محال اور کونسا اشکال ہے پس یہ وجہ بھی معراج جسمانی کے انکار کے لئے ٹھیک
نہین ہو سکتی چوتھی وجہ انکار کی کہ جسم اطہر حضور کا اسقدر بلند کسطرح اڑا یہ مسلہ اگر اتے تیہورا
کے وقت مین پیش ہوتا تب البتہ کچھ باعث غور و تامل تہا مگر آج یورپ کی علمی ترقی تجربون
کی کثرت نے اس اعتراض کو محض لاشئے ثابت کردیا شروع شروع مین ہیلون غبارون
وغیرہ کے ذریعے پرواز کرنا آہنی پر لگا کر تھوڑا تھوڑا سا اڑنا تہا جو کسیقدر وقعت والا نہ سمجھا

جاتا تھا مگر یورپ کے ہوائی جہازون نے خوب ہوا مین سیر سفر کر کے قدرت الٰہی و تعلیم انسانی
کا مشاہدہ کرا دیا اب تجویزین پیش ہین کہ سمندر کے سفر ان ہی ہوائی جہازون سے کئے جائین
ہوائی اسٹیشن تیار ہون کیا جو آج ان طاقتون کا خالق ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت یہ طاقت والا خالق نہ تھا جو اسکی قدرت کاملہ مین تامل کر کے جسمانی معراج کا
انکار کیا گیا جو طاقت اور تدبیر آج کئی سو من کے وزن کو حسب منشا انسانی اطمینان کے
قابل سیکڑون فٹ بلند اڑاتی اور لیجاتی ہے کیا وہ قدرت اور طاقت پہلے سے خالق
اکبر مین نہ تھی ہان تھی اور ضرور تھی لیکن انسان کو جس چیز کا علم نہو گا جہانتک اوس کی
فہم رسائی نہ کرے گی وہ بیچارا انکار کے سوا کچھ نہین کرتا اب آپ اطمینان رکھین آسمان کے
قریب تک پہونچنے کی صورتین بھی پیدا ہوئی جاتی ہین وقت کے منتظر رہو فانتظروا انی
معکم من المنتظرین معراج شریف سے انکار کی پانچوین وجہ کہ اتنے عرصہ قلیل مین اتنے
دور کی سیر کیونکر ہو سکتی ہے پس یہ بھی کوئی وجہ انکار کی درست نہین ہے ہندوستان
مین پہلے سواری بہلی گاڑی تھی آج ریل گاڑیان اور بہ میل ٹرین گاڑی ہمارے سامنے
کیسی جلد جلد سفر طے کرنے والی موجود نیز امریکن نمائش مین بجلی کی گاڑی نے چند منٹون مین
سو میل طے کئے وغیرہ وغیرہ مشاہدے پہر ان آلات کا اور بھی ترقی کا کرنا ممکن ہی نہین
بلکہ موجود ہونا صاف یہ بتلا رہا ہے کہ ایک رات کے عرصہ مین ہزارون میل کا سفر کرنا ممکن
ہے عقلاً دشوار نہین ہے زمانہ سابق سے اجتک کچھ صدیون کے عرصہ مین کسقدر طاقتین
بوجھ کھینچنے والی انسان کو معلوم ہوئین پہلے صرف گدہے اونٹ بیلون سے کام لیا جاتا

تہا پہر پانی کے طاقت سے اڑایا گیا اسکے بعد بہاپ کی اسٹیم معلوم ہوئی پہر بجلی کی قوت کا پتہ لگا غرض زمانہ ابہی ترقی پر ہے انسانی معلومات آگے چلی جاتی ہے زمین کے ابخرات کے طاقت جو جہان بہر کے بہاری وزنی پہاڑون قلعون کو جنبش دیتی ہوئی کسقدر جلد سفر طے کرتی ہے ہوسکتا ہے کہ کسی زمانے مین خالق کائنات ایسی اور اسکی مثل اور طاقتین زبردست ہمین معلوم کرائے اور ہماری محکوم بنا کر ہماری خدمت کے لئے مہیا کردے پس ایسی ترقی کے زمانے مین ایسے تجربات کا مشاہدہ کرتے ہوئے اسبات کا انکار کرنا کہ حضور ایک رات مین کسطرح اسقدر دور دراز تشریف لے گئے درحقیقت دوپہر کیوقت اپنی آنکھین بند کرکے سورج کے انکار کرنے سے کم نہین ہے معراج سے انکار کی چھٹی وجہ کہ خدا کو کیا ضرورت تہی جو حضور کو آسمان پر بلاتا یہ ایک ایسی لغو اور بیکار وجہ ہے اس لئے کہ اگر کہا جائے کہ خدا کو اس مخلوق کے پیدا کرنے کی کیا ضرورت تہی خدا ضرورت سے پاک ہے ہان خدا کی کامون مین حکمت ضرور ہوتی ہے اگر کوئی کہے کہ اس منکر معراج کے پیدا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت ہے یا برطانیہ کے بادشاہ کو ہندوستان مین دربار کرنے کی کیا ضرورت تہے جو کام بادشاہ کرتے وہی کام دیسرائے کر سکتا تہا مگر بادشاہون کو ضرورت نہین ہوتی اونکے کامون مین حکمت ہوتی ہے اسیطرح اوس عالم الغیب کے کامون مین ضرورت کا سوال کرنا غلط در غلط مسلہ ہے مسلمانون معراج جسمانی کسی طرح بہی ناممکن نہین ہے مگر جسکو عقل سلیم ہی نہ ملی ہو وہ انکار کرے تو یہ انکار قابل توجہ نہوگا باقی معراج شریف کی حکمتین آئندہ معلوم ہونگی جو اہل فہم کے لئے کافی ہین اور جنکو خدا نے فہم وفراست عطا نہین فرمایا او نسے شکایت نہین

معراج شریف کے راز اور نکتے

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ معراج کا سال بارہوان سال تھا حضور کی نبوت کا سوال معراج بڑی سلطنت لازوال تھی جناب رسالتمآبؐ کے لئے اور بڑی دولت تھی حضور کی اُمت کے لئے نماز کی نعمت اس مین ملی جنت کی کنجی حضور کو اس مین عطا ہوئی اسی طرح ایسی ایسی ہزارہا نعمتین آپکو ملین پھر کس وجہ سے اسقدر زمانہ لگا اور کیون اس نعمت کے ملنے مین اتنی دیر ہوئی جواب معراج کے واقعہ کے بعد مکہ کے کافر آپ سے سخت عداوت اور دشمنی رکھنے لگے تھے اور اب کوئی دقیقہ حضور کے جھوٹا بنانے اور ستانے مین باقی نہ چھوڑا تھا معراج کے بعد سے ہجرت تک صرف ایک ہی سال کا زمانہ تھا مگر اذیت کے لحاظ سے ایک سال بارہ سال سے زیادہ سخت تھا خداے کریم علیم و خبیر نے نہ چاہا کہ اپنے رسولِ کریم کو زیادہ زمانے تک ایسی سخت بلا مین مبتلا رکھے اس لیے مکہ معظمہ کے قیام کی آخری حصے مین یہ نعمت عطا ہوئی اور عقلا بھی تاخیر ہونی مناسب تھی کیونکہ نفع رسانی کی نسبت تکلیف اور ضرر کو منع کرنا زیادہ بہتر ہے تاریخ الخمیس مین ہے کہ معراج کی تاریخ ستائیس رجب پیر کا دن تھا رجب کا مہینا اسلئے خاص ہوا کہ سال کا شروع یعنی ماہِ محرم شریف اس امتِ مرحومہ کے لئے شروع اسلام سے متبرک ہو چکا تھا اسکے بعد ذالحجہ کا مہینہ بھی نہایت مبارک تھا ٹھیک وسط سال مین کوئی مہینہ ایسا متبرک نہ تھا اسلئے رب العزت نے درمیان سال یعنی ماہِ رجب مین حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کا مرتبہ عطا فرماکر یہ سارا مہینہ جناب کی امت کے لئے مبارک بنایا اب یون خیال فرمایئے کہ قدرت الٰہی اور رحمت نامتناہی نے سال کے دوران کو تین

زبردست مہینوں پر تقسیم کیا اول سال میں ماہِ محرم الحرام کا مہینہ متبرک درمیان میں رجب المرجب اخیر میں حج کا مہینہ پھر ہر ایک حصے کے درمیان جو کچھ خالی رہا تھا اسکو بڑے بڑے رحمتوں کے مہینوں سے مالامال فرمایا ماہِ محرم اور رجب شریف کے درمیان ربیع الاول شریف کا مہینہ داخل کیا جو حضور والا سردار انبیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک کا مہینہ تھا ماہِ رجب سے ذالحجہ کے حصے میں شعبان المعظم اسکے بعد رمضان المبارک کو داخل فرما کر سارے برس کو حضور کی اُمت کے لئے ہر روز روز عید ہر رات کو شب برات بنا یا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم **سوال** معراج شریف کے لئے رات کیوں خاص ہوئی **جواب** کیونکہ معراج کی رات عطاے اسرار الٰہی کی رات تھی جو حضور اکرم کو عطا ہوئے اور پوشیدہ اسرار اور چھپے ہوئے راز عقل نقل کے اعتبار سے چھپا کر دئے جانے مناسب ہی نہیں بلکہ فرض تھے اس لئے رات کو معراج ہوئی دوسری بات یہ ہے کہ اس مرحومہ امت کیلئے سال بھر میں دو دن متبرک عطا ہو چکے تھے ایک جمعہ دوسرا ولادت باسعادت پیر کا دن مگر رات صرف ایک ہی مبارک تھی فقط شب قدر ربّ العزت نے اس امت کے لئے ایک اور کالی رات کو انتہا درجے نورانی فرما کر اس امت کو دی تاکہ دو بڑے عظیم الشان نشان رحمت الٰہی کے دن کو اور دو رات کو دیکر انکے ذرا ذرا سے اعمال کو نیکیوں کا پہاڑ بنا کر غیروں کے سامنے لیجائے شاید اس لئے حضور کا ارشاد ہے لیلھا کنہارہا میری شریعت کی رات دن کی برابر روشن اور متبرک ہے **نکتہ** وہ رات جس میں حضور لامع النور صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی وہ پیر کی رات تھی وجہ اسکی یہ ہے کہ مولے کو پیر کے دن کو جمعہ

کے دن کے ہم پلہ کرنا منظور تہا اور پیر کا دن نہایت کمزور دن تہا اس لئے قدرت
آلٰہی نے پیر کے دن کو اتنی اتنی بزرگیان عطا فرمائین حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
کی ولادت مبارک پیر کے دن حضور کو نبوت عطا ہوئی پیر کے دن ہجرت کا حکم ہوا
پیر کے دن وفات شریف جو در اصل آپکی امت کے لئے بڑے مرتبہ کا دن تہا وہ واقعہ
ہوا پیر کے دن جس دن کی رات معراج کے لئے مقرر فرمائی وہ پیر کا دن پس پیر کے دن
کو ایسی ایسی بزرگیان دیکر جمعہ کے قریب قریب پہونچا کر ایک ہفتہ مین پورے دو دن
بزرگ جناب کی امت کو مرحمت فرمائے تاکہ دو شفیع دن کے دو شفیع رات کے اور بشمار
مہینے ہر سال مین اس امت کے کالے اعمال کو نورانی فرماکر قیامت کے دن امت
کو نورٌ علی نور بناکر اغیار کے سامنے لائین نکتہ قیامت کا دن وہی جمعہ کا دن ہوگا جو بطفیل
جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اس امت کو ایک شفیع مل چکا ہے پس جمعہ تو
انکا ہی دن ہے جب انکے ہی دن مین قیامت آئی تب کیا غم ہے پس جمعہ کا دن اس
امت کا گواہ تہا مگر گواہ دو ہونے لازم ہین اس لئے گواہون کے نصاب پوری فرمانے
کے لئے دوسرا دن پیر کا بزرگ گواہ اس امت کو دیکر نجات اور مغفرت کا پورا سامان
کر دیا کیونکہ ننہے ننہے ذری ذری سے نیک عمل ان دنون کے برکت سے نیکیون کے پہاڑ
ہوجاتے ہین یہ اوسکا فضل ہے جسکو چاہے عطا کرے **سوال** معراج شریف کا واقعہ
مکہ معظمہ مین ہوا مدینہ طیبہ مین کیون نہوا **جواب** اگر مدینہ طیبہ مین ہوتا تو بارہ منزل
کی زمین جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے وہ حضور کے قدمون کے برکتون اور حضور کے

نور کی شعاعون سے محروم رہتی حضور کا فیض عام ہونے کے لئے مکہ سے معراج ہوئی دوسری
بات مدینہ طیبہ مین حضور پر ایمان لانے والے جناب کی باتون کو تسلیم کرنے والے لوگ بہت
آباد تھے اعتراض ہوسکتا تہا کہ اپنی جماعت مین جو چاہا کہدیا حضور کی جماعت نے تسلیم کرلیا
کوئی مخالف تسلیم کرتا تب بات تہی اس لئے حضور کے جہان دشمن اور مقابل کثرت سے
تہی وہین یہ واقعہ پیش آیا تاکہ دشمن اعتراض کرین اور پہر روشن نشان صداقت کے
دیکھکر عاجز اور ناچار ہوجاوین والفضل ما اقرت بہ الاعداء بات تو وہی ہے جسکو دشمن بہی
تسلیم کرے پہر ایسا ہی ہوا کہ جب جناب نے شب معراج کی صبح کو واقعہ معراج کا مکہ والون
کے سامنے بیان کیا تو ایک ایک قریشی کافر آپ کو جہوٹا کہتا حضور پر قہقہہ لگاتا اور
یہ کہتا تہا کہ آج تو محمد بن عبداللہ نے ایسا جہوٹ بولا ہے کہ جو بچے بچے کے نزدیک ثابت ہے
غرض بہت سے انکار اور مذاق کے بعد فیصلہ یہ ٹھہرا کہ اچہا اگر آپ بیت المقدس تک
ہو آئے ہین تب اوسکی عمارت کے نشانات مسجد کی ترکیب اور بیت مینارے اور برجون
کی تعداد بتائیے وہان واقعہ سچا تہا فورًا سب کچہ بتایا گیا حضور کی زبانی بیت المقدس کے
سچے نشانات سنکر کافر خاموش اور ناچار ہوے پس اس عجیب غیبی واقعہ کو مکہ کے کافر
منکرون نے بہی تسلیم کرلیا جو بات کہ مکہ مین حاصل ہوئی یہ بات مدینہ طیبہ مین حاصل نہوتی
سوال معراج شریف مین اول مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک حضور کی سیر واقع ہوئی
پہر بیت المقدس سے آسمانون تک خاص مکہ ہی سے حضور کو آسمان پر کیون نہ بلایا اسمین
کیا حکمت تہی **جواب** خدا کے کام حکمت کے ساتہہ ہوتے ہین آسمانون پر حضور کا تشریف

لیجانا بہت سے تعلیم یافتہ لوگون کے سمجھہ مین نہ آیا بھلا مکہ کے جاہل قریش کے ان پڑھ کس طرح سچ سمجھہ سکتے تہے لیکن جب پہلا حصہ معراج شریف کا زمین اور موجودہ دنیا مین واقع ہوا اور اس واقعہ کی تصدیق قریش کے جاہلون نے حضور سے بیت المقدس کی مسجد کے نشانات علامات برج اور کنگرے سیڑہیان اور صحن ساری مسجد کی صورت پوچھکر اپنا اطمینان کرلیا اور جان لیا کہ بیشک حضور آج رات کو بیت المقدس تک ضرور گئے پس جب موجودہ زمین کا معراج کامل طور سے ثابت ہوگیا پہر آسمانی معراج کے انکار کی کوئی وجہ باقی نہ رہی اس لئے کہ جو مشکلین ساری عقلون کو کسی نبی کے زمین سے آسمان پر چلے جانے کے تسلیم کرتے مین پیش آتی ہین اوسیکے قریب قریب ایسے زمانہ مین کہ جہان ریل ہو نہ موٹر کار کوئی طاقت بجلی کی ہو نہ کوئی تیز رفتار ہوائی جہاز ایک ہی رات مین تقریبًا ہزار میل جانا پہر واپس چلا آنا موجودہ زمین کی معراج تسلیم کرنے مین ذہنین سامنے آتی ہین مگر ایک محال یا مشکل کا حل یقین دلاتا ہے کہ اگر دوسری مشکل بات بہی واقع ہوجائے تو کچہ بعید نہوگا چونکہ مکہ معظمہ کے اکثر لوگ بیت المقدس کے سفر کو بار بار طے کرچکے تھے اس لئے اونہین جلد اس بات پر یقین ہوا کہ حضور ضرور ایک ہی رات مین بیت المقدس کی سیر کر آئے کیونکہ جناب نے کبہی بیت المقدس نہ دیکہا تہا بے دیکھے جو ساری باتین ٹہیک ٹہیک بتائی گئین یہ معراج کے واقعہ کے لئے پوری صداقت ہے لائق لوگون نے حضور کی صداقت اور حقانیت کے نشان معلوم کئے نالائقون نے جادو بتایا اور یہ کہا کہ محمد سحر کے زور سے بیت المقدس تک پہونچے پہر صورت وہان تک جانا چار و ناچار سبکو تسلیم کرنا پڑا

پھر دوسرے حصے یعنی آسمانی معراج کا انکار ضرور جہالت یا عناد پر مبنی ہونا چاہئے سوال آسمانی معراج مین کیا حکمت تھی جواب آسمان پر کروڑہا ملائک ایسے ہین جو کسی طرح زمین پر نہین آ سکتے تھے اور جناب سید المرسلین کی زیارت کے بے حد مشتاق تھے ہر روز حق تعالےٰ کی جناب مین دعا کرتے تھے کہ الٰہی ہمین بھی نبی اخر الزمان کی زیارت سے مشرف فرما دے حق تعالےٰ نے اونکی دعا قبول فرما کر حضور کو ساتون آسمان تک بلایا اور ملائک کو آپکی زیارت سے مشرف فرمایا اب جو شرف صدیق اکبر رضہ کو صحابیۃ کا حاصل ہے وہی ساتو ن آسمان کی فرشتون کو حاصل ہے نیز جس طرح حضور کے قدمون سے زمین کو مشرف فرمایا تہا اسیطرح آسمانون کو آپکی قدمون سے مشرف فرمایا میرے والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز نے اس موقعہ پر کیا اچھا فرمایا ہے ؎

جب سارے آسمان ہوئے زینۂ رسول کا	اللہ رے ایسے رتبہ عالی کو دیکھنا

معراجِ شریف کا واقعہ

بخاری شریف خصائص کبرے امام سیوطی رح مواہب لدنیہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے شمالی جانب حطیم جگہ مین اس طرح لیٹے تہے کہ حضور کا قلب مبارک جاگتا اور آنکھین خواب کی سوتی تہین ناگاہ حضرت جبرئیل علیہ السلام پچاس ہزار ملائک کے ساتھ تشریف لائے ملائکہ کی تسبیح سے حرم گونج گیا جبرئیل امین نے آپکو جگایا سینۂ مبارک کو جناب سید المرسلین علیہ السلام کے چاک فرمایا قلب مطہر کو حضور کے تین مرتبہ آب زمزم سے دھو کر لاکھون قسم کے انوار سے جو حضور رب العزت کی سرکار سے جناب کے لئے تحفے مین لائے تہے پُر فرمایا جسکی وجہ سے قلب

مبارک نہایت روشن ہوکر آفتاب سے زیادہ چمکنے لگا نکتہ مسلمانو جب معصوم نبی کو خدا
نے اپنی جناب مین بلاتے وقت تین بار قلب کو مکرر دہونے کی تکلیف دی جو قلب ازل
سے ابد تک پاک اور مطہر اور منور تہا بہلا پہر ہم گنہگارون ناپاکون کی نماز دلون کو
غیر اللہ کے تصور سے پاک کئے بغیر کس طرح قبول فرمائے گا نکتہ جس طرح حضور کا قلب تین
مرتبہ آب زمزم سے دہویا گیا اسیطرح آپکی امت پر نماز کے وقت تین تین مرتبہ وضو مین
اعضا کا دہونا فرض اور مستحب ہوا قلب مبارک کو دہوکر سینے مبارک مین حضور کے
ٹانکے لگا کر فوراً ہی ایک تیز رفتار جانور جسکا نام بُراق تہا سواری کے لئے حاضر کیا اور
خود راس پکڑ کر جبرئیل امین نے فرمایا حضرت اس بُراق کو اپنی سواری مین قبول اور مشرف
فرمایئے یہ سُنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ سوار ہونے کا کیا کہ بُراق نے کسیقدر تیزی
اور شوخی کی فوراً ہی حضرت جبرئیل نے بُراق کی گردن پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ بُراق تجھے شرم
نہین آتی آج تو کس عالیشان پیغمبر کی سواری مین شوخی کرتا ہے تجھے خبر نہین کہ آج جناب
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان تجھے اپنی سواری مین شرف بخشنے کا عزم فرماتے
ہین بُراق حضور کا نام نامی سُنکر اپنی شوخی پر نادم ہوکر غیرت سے پسینے مین ڈوب گیا۔

نصیحت ایک بے زبان جانور نے اپنی لاعلمی مین ذراسی دیر کے لئے حضور کی اطاعت
نہ کرنے سے کسقدر شرمندہ شرم سے پسینہ پسینہ ہوا افسوس ہمارے حال پر کہ ہم انسان پہر
مسلمان پہر حضور کی امت مین شامل جناب کی شفاعت کی امیدوار سُنکر کسقدر رات دن جناب

کرم سید معظم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے موہنہ موڑتے ہین اور پہر کبھی غیرت ہے نہ شرم
نہ حیا کبھی خوف سے آنسو نکلتے ہین نہ شرم سے پسینا آتا ہے مسلمانون جانور سے حیا شرم
غیرت کا سبق حاصل کرو جب براق کے کان ہین حضور کا نام پہونچا فوراً ہی گردن جھکا دی
اور کان ڈال کر کھڑا ہوا حضور اوسپر سوار ہوکر چلے تہوڑی دور جا کر جناب نے ملاحظ فرمایا
کہ ایک قوم کی قوم کہیتی کرتی ہے لیکن عجیب قسم کی وہ کہیتی ہے ادہر ہل چلایا اودہر سے
کہیت پختہ ہوکر تیار ہوا فوراً ہی کٹ کر غلہ کا ڈہیر ہوا یہ عجیب واقعہ ملاحظہ فرماکر حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہین یہ کھیتی کیسی ہے حضرت
جبرئیل نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے رستہ مین جی جان مال اسباب روپیہ پیسہ خرچ کرنے والے
ہین انکے ثواب اور نیک عملون کی ترقی کی صورت اور مثال آپکو دکھائی گئی ہے جو کچھ انہون
نے خدا کے راستے مین دیا تہا وہ بیج اور تخم بنکر آخرت کی زمین مین بویا گیا جب قبولیت
اور رحمت الٰہی کا پانی اوسے پہونچا فوراً ہی کھیتی کی طرح پیدا ہوکر خوب پہل لاکر اپنے مالکون
کو نفع پہونچایا اور آئندہ ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہیگا کبھی انکے کھیت ختم نہ ہون گے کیونکہ عمر
بہر ان لوگون کے ایسے ہی نیک عمل برابر جاری رہے تہے اور ہمیشہ باقی رہنے والے کام دنیا
مین یہ لوگ کرتے تہے یہ عجیب واقعہ حضور ملاحظہ فرماتے ہوے آگے چلے کچھ دور جا کر ملاحظہ کیا
کہ ایک بدنصیب قوم سخت تکلیف مین مبتلا ہے انہین زمین پر چت لٹا رکھا ہے اور انکے
سر ان کو بڑے بڑے وزنی پتھرون سے کچلا جاتا ہے ادہر سر کا کچلا ہوا اودہر فوراً ہی پہر
سالم ہوگیا پہر کچل دیا گیا بدستور یہی حالت چلی جاتی ہے اس حادثہ کو دیکھکر نہایت افسوس

گے ساتھہ حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون بے نصیب لوگ ہین انہے یہ سزا کیون دیجاتی ہے
جبرئیل نے عرض کیا کہ جناب یہ وہ لوگ ہین جو نماز کے وقت سوتے رہتے تھے نمازون کے
لئے سر تکیہ سے نہین اوٹھاتے تھے نکتہ نیند باعث تھی نماز کے لئے نہ اوٹھنے کی اور
نیند کا باعث دماغ تھا پس اصل مین اس جرم کا مرتکب دماغ تھا اس لئے آیۃ شریف کے
حکم کی مطابق من اساء فعلیھا خطا اوا ہی پکڑا جائیگا جو کرے گا وہی بہریگا اس لئے
بے نماز کے سر کو عذاب کیا گیا نعوذ باللہ من ذلک آنجناب یہ واقعہ خوفناک دیکھتے ہوے
آگے تشریف لیچلے کچہ تہوری دور چلکر ملاحظ کیا کہ کچہ لوگ ننگے ننگے کھڑے ہین صرف انکے
ستر اور شرمگاہ پر کچہ دھنجیان سی پڑی نظر آتی ہین اس حالت پر انکی کیفیت یہ ہے
کہ جنگل کی گھانس کانٹے پتھر انگارے سب کچہ کہائے جاتے ہین مگر پیٹ نہین بھرتا اس
حالت کو ملاحظہ فرما کر حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون ہین اور کس بدعملی کی انکو یہ سزا
دیگئی ہے عرض کیا کہ حضور یہ لوگ وہ ہین جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیا کرتے تھے زکوٰۃ بہی آپ ہی
کھا لیتے تھے نکتہ زکوٰۃ کا مال دیدینے کی چیز تھی انکے کہا لینے کی نہ تھی دنیا مین ان لوگون
نے نہ کھانے کی چیز کو کھایا خدا نے اوسکی سزا مین کنکر پتھر انگارے جو انکے کہانے کی چیز
نہ تھی انہین کہلائے سچ ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی حضور یہ غمناک حادثہ دیکھتے ہوئے
آگے چلے تب ایک اور عجیب واقعہ ملاحظ کیا کہ ایک جگہ کچہ عورتین مرد جمع ہین انکے
سامنے اچھا نفیس نہایت عمدہ پکا ہوا کہانا اور کھانے مین گوشت رکہا ہوا ہے دوسری طرف
کچا بدبودار گوشت ایک طرف پڑا ہے انہین حکم ہوتا ہے کہ یہ نفیس گوشت حلال طیب

کھانے کھاؤ مگر اوس بدنصیب گروہ نے وہ عمدہ کہانا چھوڑ کر اوس کچے سڑے ہوئے مردار گوشت کو کہانا شروع کیا حضور اکرم نے یہ حالت دیکھکر نہایت ان نالائقون کے ناجائز فعل پر نفرت کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہین اور یہ کیون ایسا کرتے ہین عرض کیا کہ حضرت یہ لوگ وہ ہین جنکے پاس نکاح کے علاقے موجود تہے ان مردون کے پاس حلال جائز بیویان اور ان عورتون کے پاس شرعی خاوند مگر ان خبیثون نے حلال کو چھوڑکر حرام کی طرف خیال کیا ان مردون نے رات بہر نکاحی عورتون کو ترستا چھوڑکر ناجائز عورتونکے پاس راتین گزار..ین اسی طرح ان ناپاک عورتون نے اپنی خاوند سے بے رغبت ہوکر غیرون سے رغبت رکھی حق تعالے نے انکے عمل کی یہ صورت جناب کو دکہائی حضور جب آگے چلے تب آپکو کہ ایک بڑا گڑھا خوفناک بھڑکتی ہوئی آگ سے بہرا ہوا کنوان نظر آیا جس وقت آگ کی لوئین کنوے سے باہر نکلتی ہین تب ننگے مرد عورت جلتے ہوئے اوس لو کے ساتہہ باہر آتے پہر اوسی کنوے مین واپس گر جاتے ہین جناب نے فرمایا کہ یہ لوگ کون ہین عرض کیا گیا کہ حضور یہ وہی زانی بدکار مرد عورتین ہین جنکو آپنے ابہی ملاحظہ کیا تہا وہ ان کے ناپاک خیال کی مثال جناب نے ملاحظہ فرمائی تہی اور یہ اونکے عذاب کی کیفیت آپ دیکھہ رہے ہین نعوذ باللہ جناب وہان سے استغفار پڑہتے ہوئے آگے چلے تہوڑے عرصہ کے بعد دیکہا کہ سر راہ ایک جھاڑ جھنکاڑ کانٹون دار درخت کھڑا ہے جو کوئی شخص اوسکے پاس سے گزرتا ہے فوراہی وہ درخت اوس گزرنے والے کے کپڑے اور سر کے بال نوچتا ہے حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ درخت کیسا ہے عرض کیا کہ جناب رہزن راستہ لوٹنے والون کی روح درخت کی صورت مین آپکے سامنے آئی ہے اسکے بعد کچھ دور

جاکر حضور نے ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص نہایت کمزور ناتوان ہے اوسنے
ایک بڑا گٹھا لکڑیون کا باندہ کر چاہتا ہے کہ اوس بہاری گٹھے کو سرپر اوٹھاے مگر گٹھا وزنی
ہونے کے سبب سے اوٹھ نہین سکتا جب اوس شخص سے وہ گٹھا نہ اوٹھا تو بجاے لکڑیون کے
کم کرنے کے لکڑیان زیادہ کرتا اور پہر اوٹھانا چاہتا ہے اور اسی طرح ہر دفعہ وزن زیادہ ہی کرتا
ہے جنابؐ نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون بے عقل شخص ہے عرض کیا کہ حضور یہ وہ خائین
شخص ہے کہ جو تہوڑی سی امانتون کا بوجہ اوٹھانہ سکتا تہا مگر پہر بہی امانتون کے زیادہ
کرنے کی کوشش کرتا تہا اخیر اسی حالت مین ہلاک ہوا اور یہی اسکی ہلاکت اور تباہی کا باعث
ہوا یہ واقعہ ملاحظہ فرماتے ہوئے حضور آگے چلے تب ایک واقعہ عجیب اور نظر آیا کہ بعضے لوگون
کے حلق چیرے جاتے اور اونکے موہنہ مین چہریان ماری جاتی ہین فرمایا کہ ان لوگون نے کیا قصور
کیا ہے عرض کیا گیا کہ حضور یہ فتنہ پرواز اور جہوٹے واعظ ہین جنکے وعظ سے مخلوق آلہی مین اختلاف
اور فساد پیدا ہوا تہا قیامت تک اسی طرح انکے موہنہ چیرے جاینگے نکنہ جس موہنہ سے فساد برپا
کیا مسلمانون کے اتفاق کو توڑا مخلوق مین نفاق ڈالا اسلام کے اتفاقی مسائل مین انقطاع
پیدا کیا وہ موہنہ اوسیطرح چیرا گیا ٹکڑے ٹکڑے ہوا جزائیئۃ سیئۃ مثلہا جیسا گناہ ویسی ہی سزا
ہونی مناسب ہے گناہ بہی تفرقہ ڈالنے کا تہا سزا بہی ویسا ہی ثابت موہنہ کا چیرا جانا مقرر
ہوا اس واقعہ کے بعد حضور نے یہ دیکہا کہ ایک میدان مین نہایت چہوٹا سوراخ ہے مگر اوس
ننہے سوراخ سے بڑے موٹے بیل باہر نکل کر پہر واپس سوراخ مین جانا چاہتے ہین لیکن جا نہین
سکتے فرمایا کہ جبرئیل یہ کیا واقعہ ہے عرض کیا کہ حضورؐ یہ مثال اوس شخص کی کہ جو جہوٹے موہنہ

سے بڑی بات نکالتا ہے ایک کلمہ جو ظاہر مین چھوٹا سا نظر آتا ہے مگر فساد اوسکا زیادہ ہوتا ہے
فساد کے خوف سے یہ شخص اس کلمہ کے کہنے سے نادم ہو کر واپس لینا چاہتا ہے مگر واپس نہین
لے سکتا سچ ہے ہونٹون نکلی کوٹھون چڑھی تشریح انسان کو اپنا پیٹ حکمت اور فضیلت سے
بھرنا مناسب تھا مگر افسوس بدخبرے اور جھوٹے لوگون نے اپنا پیٹ مر کہنے بیلون سے لبریز
کر لیا جس طرح زمین سے بیلون کا پیدا ہونا محال اور مشکل کام ہے ایسا ہی عقل کے نزدیک
انسان کے موبنہہ سے ایسی خراب فتنہ انگیز باتون کا نکلنا محال ہونا چاہیے لیکن یہ لوگ
سمجھتے نہین کہ ذرا ذرا سی باتون سے کیا فساد برپا ہوتا ہے اور چھوٹی سی بات مرکہنے
بیل کی طرح مخلوق کو مارتی اور اذیت دیتی ہے جب حضور کی سواری آگے چلی تب آپکو ایک
گروہ نظر آیا جنکے پیٹ برج کیطرح تھے اور شیشے کی طرح صاف پیٹ کے اندر سانپ بچھو پھرتے
دکھائی دیتے تھے جب کوئی ان مین سے اوٹھنا چاہتا ہے پیٹ کے بوجھ کے سبب سے فوراً گر پڑتا ہے
تھوڑی دیر مین ایک مہیب شکل کا گھوڑا انکے پیٹون کو کچلتا ہے جسکی وجہ سے یہ لوگ بہت
غل مچا کر روتے ہین فرمایا کہ جبرئیل یہ لوگ کون ہین عرض کیا کہ جناب یہ سود خوار ہین جو قیامت
تک اسی عذاب مین مبتلا رہکر قیامت مین اسی صورت سے اوٹھین گے تشریح سود خوار
شخص کی جسقدر سود لینے کے خیالات وسیع ہوتے ہین خدا نے اونکی نیت کے اندازے پر
اونکا پیٹ برج کی برابر بڑا کر دیا اور سود کا پیسہ جو اونسے کھایا وہ سانپ بچھو بنا کر اوسکے پیٹ
مین بھر الغوذ باللہ یہ واقعہ دیکھکر جناب افسوس کرتے ہوئے آگے تشریف لے گئے تھوڑی سی
دور جا کر ملاحظہ کیا کہ ایک گروہ انسانی ہے مگر موبنہہ اونکے اونٹون کے سے ہین اور ملائک

اونکے موںہہ چیر کر بڑے بڑے انگارے اونکے موںہہ مین ڈالتے ہین وہ انگارے اونکے حلق
سے اوتر کر فوراً پاخانے کے راستے سے باہر نکلتے ہین انگارون کے حلق سے اترتے اور پیٹ
سے باہر نکلتے وقت نہایت درد ہوتا ہے جسکی وجہ سے یہ لوگ چیخکر روتے ہین حضور نے
پوچھا کہ یہ کون ہین عرض کیا کہ یہ یتیمون کا مال کھانے والے ہین یا حضرت جو لوگ یتیمون کا
مال کھاتے ہین وہ انگارے کہاتے ہین یہ لوگ قیامت تک اسیطرح عذاب آلہی مین مبتلا
رہینگے ارشاد ہے کہ جب مین آگے چلا تب دیکہا کہ عورتون کا ایک گروہ ہے جسکو چھاتیون کے
بل اور پیرون کے بل اولٹا لٹکا کر آگ کے کوڑے مارے جاتے ہین حضور نے فرمایا کہ یہ کون
عورتین ہین عرض کیا کہ یا حضرت یہ وہ بدکار عورتین ہین جو حرام کے بچے جنکر اونہین قتل
کرتی تہین یہ حسرتناک واقعہ ملاحظہ فرماکر حضور کی سواری آگے چلی کچھہ دور چلکر ملاحظہ کیا
کہ چند آدمی ایک جگہ جمع ہین اور ایک شخص کو پکڑ رکہا ہے اور اوسکے پہلو کا گوشت کاٹکر
اوسے دیتے اور یہ کہتے ہین کہ اسے کہالے جس طرح تو دنیا مین اپنے بہائیون کا گوشت
کہاتا تہا آج اوسکی سزا مین تجھے اپنا گوشت کہانا پڑے گا جناب نے فرمایا کہ جبرئیل یہ شخص
کون ہے عرض کیا کہ غیبت کرنے والا ہے جسپر قیامت تک اسیطرح کا عذاب ہوتا رہیگا معاذ اللہ
من ذالک مسلمانون ہمارے آقا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام واقعات کو
ملاحظہ فرماتے ہوئے بیت المقدس کی جانب تشریف لے چلے یکایک ایک عورت لباس
فاخرہ پہنے ہوئے طلائی زیور سے آراستہ آپکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ مجھے حضور سے
کچھہ عرض کرنا ہے مگر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم معصوم تہے اسلئے غیر عورت کی جانب

اصلا توجہ نفرمائی جب سواری جناب کی آگے نکلی تب حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ جناب آپکو
معلوم ہے کہ یہ عورت کون تھی یا حضرت یہ دنیا تھی بڑی زینت اور اہتمام سے آج جناب کے
سامنے حاضر ہوئی تھی اگر آج حضور اس سے کلام فرماتے یا کچھ بھی اسکی طرف التفات کرتے
جناب کی ساری امت دنیا کے بندے ہوکر آخرت کو قطعاً چھوڑتے حضرت جبرئیل ابھی یہ کلام
نہ کر چکے تھے کہ آنحضرت کے سامنے سے ایک بڑھیا گزری پوچھا کہ جبرئیل یہ بڑھیا کون تھی عرض کیا
کہ جناب یہ بھی دنیا تھی مگر پہلی صورت دھوکا دینے کی تھی جب حضور نے التفات نفرمایا تب
اپنی اصلی شکل سے آپ کے سامنے آئی یا حضرت دنیا کی صورت یہ ہے تشریح جس طرح پہلے
مرتبہ مین جناب کے سامنے مصنوعی شکل بناکر حاضر ہوئی اسیطرح خاصان خدا کے سامنے آتی ہے
جب وہ اسکی طرف التفات نہین کرتے تب ناچار اپنی اصلی شکل دکھا کر اونکی نفرت زیادہ کرتی
ہے اور جو کم ہمت پست حوصلہ اسکی مصنوعی شکل پر فریفتہ ہوا وہ قطعاً لعنت مین گرفتار ہوا حکایت
ایک روایت مین ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام نے دنیا کو اس صورت مین دیکھا کہ مونہہ کی طرف
نہایت عمدہ اور مزین لباس پہنے ہوئے ہے مگر پشت کی جانب پھٹے پرانے کپڑے ہین ایک
ہاتھ جو ظاہر کھلا نظر آتا ہے وہ نہایت خوش رنگ حنا سے رنگین ہے اور جو ہاتھ کپڑون کے
اندر چھپا رکھا ہے وہ خون مین رنگین ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا یہ دورنگی کیسی
عرض کیا کہ جسنے میرا مونہہ دیکھا پشت نہین دیکھی وہ ہمیشہ میرا عاشق اور طالب رہتا ہے
اور جس بندے کو میری پشت نظر آئی وہ مجھپر لعنت کرتا ہوا بھاگتا ہے لیکن مین اپنے عاشق کو

شروع مین ظاہری زینت اور رنگین حنائی ہاتھ دکہاکر بیہوش کرتی ہون اوسکے بعد اونکا گلا
کاٹ کر دوسرا ہاتھ اُنکے خون سے رنگتی ہون ہمیشہ سے میرا یہی طرز عمل ہے جب اس غیبی واقعے
کے ملاحظ کے بعد حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے چلے تب آپکے سامنے ایک بڈہا آیا
اور جناب کو آپکی بائین جانب سے پکارا کہ یا محمد ذرا میری بات سُن لیجئے آنجناب نے اسکی طرف
بہی کچھ التفات نفرمایا تب داہنی طرف سے حضور کے کان مین آواز آئی کہ یا حضرت کچھ میری
سُن لیجئے آنحضرت نے اب بہی توجہ نفرمائی اور سیدہے چلے گئے کچھ دور جاکر حضرت جبرئیل
نے عرض کیا کہ جناب جس بڈھے نے جناب کو پہلے پکارا تہا وہ یہود کے دین کی روح تہی اور
دوسرا پکارنے والا نصرانی دین تہا اگر آج جناب کچہ بہی اُنکی طرف توجہ فرماتے تو اکثر حصہ
آپکی امت کا یہودی نصرانی ہوجاتا مگر الحمد للہ خدا نے حضور کو محفوظ رکہا جو حقیقت مین جناب
کی امت کی سلامتی کا باعث ہوا اس غیبی معائنہ کے بعد جب جناب کی سواری آگے چلی تب
ایک زبردست شخص کو دیکہا کہ جناب کی طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہوا چلا آتا ہے حضرت
جبرئیل نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ اعوذ پڑہ کر اسکی طرف پہونک دیجئے آپ کے پہونکتے ہی
وہ شعلے بجھ گئے اور وہ لعین غایب ہوا جبرئیل نے عرض کیا کہ حضرت یہ شیطان لعین تہا
آپکے خیال کو پریشان کرنا چاہتا تہا ان واقعات کے ملاحظ کے بعد جناب کی سواری ایک
کھجوروں والے میدان مین پہونچی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا حضور یہان آپ
اُتر کر دو رکعتیں پڑہین جب آنحضرت نماز پڑہ کر فارغ ہوئے تب جبرئیل امین نے کہا کہ آپ کو
معلوم ہے کہ کیا مقام ہے یہ یثرب ہے جو جناب کی ہجرت کی جگہ ہے جب مدینہ طیبہ سے چلکر

جناب مصر کی سرزمین پر پہونچے تو ایک جگہ سے نہایت خوشبو آئی فرمایا کہ یہ خوشبو کیسی
ہے عرض کیا گیا کہ حضرت فرعون کی دختر کی ایک مسلمان خادمہ تھی یہ اوسکی قبر سے خوشبو
آتی ہے پھر آگے جا کر چند مقام پر آپکو نمازیں پڑہوائین اور عرض کیا کہ یہ شہر مدین حضرت
شعیب کا شہر ہے یہ شجرہ موسیٰ علیہ السلام ہے یہ کوہ طور ہے یہ حضرت مسیح کی پیدائش کی جگہ ہے حضور
ان واقعات کو دیکھتے جگہ جگہ متبرک مقامات مین نمازین پڑہتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ
یکایک حضور کے کان مین ایک آواز آئی اے اللہ جو تو نے مجھسے وعدہ فرمایا ہے وہ جلدی
عطا فرما دے کیونکہ اب میرے اندر سامان عیش وآرام کا بہت کثرت سے موجود ہو چکا ہے اب
انکے برتنے والے بھیجدے ارشاد ہوا کہ خوش ہوجا ایک ایک مسلمان مرد مسلمان عورت
تیرے لئے ہے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون بولتا ہے اور کون جواب دیتا ہے عرض کیا کہ حضور یہ
جنت ہے جو خدا کی جناب اپنی اندر آنیوالے مسلمانون کو طلب کرتی ہے اور حضور رب العزت
وعدہ کرتا ہے کہ بہت جلد تجھے سارے مسلمان دئے جاینگے ساتھ ہی اسکے ایک بدبو آئی
اور آواز آئی الٰہی میرے اندر عذاب کے سامان بہت کچھ جمع ہو چکے ہین اب وہ کافر کہان ہین
جلد مجھے عطا کئے جائین ارشاد ہوا کہ جلدی نکر ایک ایک کافر مرد عورت تجھے دیا جائے گا
فرمایا کہ جبرئیل یہ کون ہے عرض کیا حضور یہ دوزخ کی آواز ہے جو خدا سے خدا کے دشمنون کو
طلب کرتی ہے وہان سے حکم ہوتا ہے کہ عنقریب وہ وقت آنیوالا ہے کہ ایک ایک کافر
تیرے اندر داخل کیا جائیگا حضور جنت دوزخ کا کلام انکا سوال وجواب سنکر آگے چلے تب ملاحظہ

کیا کہ ایک گروہ ہے جنکے موںہہ زبان اور ہونٹ لوہے کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہین حضور نے
پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین عرض کیا کہ یہ لوگ بادشاہون امیرون کے مخبر ہین جو رعایا کی طرف سے
جھوٹی خبرین پہونچا کر لوگون پر ظلم کراتے تھے حضور افسوس کرتے ہوئے آگے چلے تھوڑی دور جا کر
ملاحظہ کیا کہ کچھ لوگ گرفتار ہین اور ملایک اونکے جسم سے گوشت کے ٹکڑے کاٹتے اور انہین
کہانے کو دیتے ہین حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ جناب یہ لوگ غیبت کرنے والے ہین اب
قیامت تک یہ اپنا گوشت آپ کہاتے رہین گے فرماتے ہین کہ مینے اور ایک گروہ کو دیکہا
جنکا موںہہ سیاہ تہے آنکھین نیلی نیچے کا ہونٹ اونکا زمین پر پڑا گھسٹتا ہے اوپر کا ہونٹ سر پر
رکہا ہے پیپ لہو اونکے موںہہ سے جاری جسکی بو سے میدان سڑا جاتا ہے فرمایا کہ جبرئیل
یہ کون لوگ ہین عرض کیا کہ جناب یہ شراب خوار زناکار ہین فرماتے ہین کہ میرا گزر ایک اور
گروہ پر ہوا جنکے موںہہ سور کے سے تہے اونکی زبانین پشت کی جانب سے کھینچی گئی تھین اور
وہ سخت عذاب مین مبتلا تھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ یا حضرت یہ جھوٹی گواہی دینوالی قوم ہے
حضور نے فرمایا کہ پھر میرا گذر عورتون کے ایک گروہ پر ہوا جنکو آگ کے کپڑے پہنا کر آتشین
کوڑے مارے جاتے تہے ان کوڑون کی تکلیف سے یہ عورتین کتون کی طرح روتی اور غل
مچاتی تھین پوچھا کہ جبرئیل یہ عورتین کون ہین عرض کیا کہ میت پر بیان کرنے والیان
خاوند کو ستانے والیان عورتین ہین حضور فرماتے ہین کہ میرا گزر ایک اور قوم پر ہوا جنکے
موںہہ کالے تہے اونکے سینے پر آگ طبق رکھے تھے رال کے کپڑے پہنے ہوئے تہے جس مین
آگ بھڑکتی تھی ملایک اونکو آگ کے گرز مارتے تہے حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ حضور یہ

گانے بجانے والے لوگ ہین جو بے توبہ مر گئے تھے حضور فرماتے ہین کہ ایک گروہ مجھے نظر آیا
جو آگ مین جلایا جاتا تھا اور جل چکا اور پھر زندہ ہوا پوچھا کہ جبرئیل یہ کون ہین عرض کیا کہ حضور
یہ والدین کے نافرمان ہین جسطرح انھون نے مان باپ کو نافرمانی کر کے جلایا تھا اُسکے عذاب
مین قیامت تک جلتے رہین گے حضور فرماتے ہین کہ ایک جماعت کو مین نے دیکھا کہ ملایک
انھین چھریون سے ذبح کر رہے ہین انکے حلقون سے سیاہ نہایت بدبودار خون نکلتا ہے
یہ لوگ مر کر پھر اوسیوقت زندہ ہوتے اور پھر ذبح کیئے جاتے ہین اے جبرئیل یہ کون ہین عرض
کیا کہ جناب یہ قاتل خونی لوگ ہین جنہون نے ناحق خون کیئے تھے اب اوسکی سزا ہیں یہ ہمیشہ
ذبح ہوتے رہین گے حضور ارشاد کرتے ہین کہ مین نے ایک گروہ کو بڑے پہاڑ کی برابر دو
پتھرون کے نیچے پستے دیکھا فرمایا کہ یہ کون ہین عرض کیا کہ حضور یہ مغرور متکبر لوگ ہین انکا غرور
قیامت تک اسی طرح توڑا جائیگا یہ سب واقعات ملاحظہ فرماتے ہوئے آگے چلے کہ سامنے سے
بیت المقدس کا دروازہ نظر آیا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ کے دروازے پر
براق سے اُترے جبرئیل امین نے بُراق کو ایک پتھر سے باندھا اور جناب کو اپنے ساتھ مسجد اقصیٰ مین
لے گئے حضور فرماتے ہین کہ مسجد مین تمام لوگ پہلے سے جمع تھے سب سے اول جناب کی نظر
ایک درازقد خوبصورت بزرگ پر پڑی پوچھا کہ اے جبرئیل یہ بزرگ کون ہین عرض کیا کہ
حضور یہ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہین آپ انکو سلام کیجیے جناب نے حضرت
آدم کو سلام کیا حضرت آدم نے سلام کا جواب دیا پھر ایک اور بزرگ جنکا سر سفید چہرہ
نورانی اونکی صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک سے بہت ملتے تھے فرمایا

کہ جبرئیل یہ کون ہیں عرض کیا کہ یہ جناب کے دادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں ان کے
بعد آپ نے ایک شخص دراز قد کو ملاحظہ کیا سوال کیا کہ یہ کون ہیں عرض کیا گیا کہ یہ حضرت
موسیٰ کلیم اللہ ہیں انکے بعد حضرت عیسیٰ روح اللہ اور دیگر انبیاء کو ملاحظہ فرمایا اور انسے
ملاقات کی اتنے میں حضرت جبرئیل امین نے صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر اذان کہی
آپکی اذان سے دروازے آسمان کے کھلے اور ملایک نازل ہونے لگے یہان تک کہ
ساری مسجد سارا جنگل زمین سے آسمان تک بھر گیا ادہر حضرت جبرئیل نے تکبیر فرمائی
اودہر صفین درست ہوئین انبیاء اور فرشتے صفین باندہ کر کھڑے ہوئے مگر اسوقت
تک امام کی جگہ مصلے خالی تہا کسی کی یہ ہمت نہ تہی کہ مصلے پر چلا جائے ہر ایک پیغمبر کو
اسوقت نماز پڑھانے کی تمنا تہی لیکن ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء جسکا حصہ ہے
اوسیکو ملے گا نہ آدم صفی اللہ کو یہ مرتبہ ملا نہ ابراہیم خلیل اللہ کو نہ موسیٰ کلیم اللہ کو نہ عیسیٰ روح اللہ
کو اتنے مین حضرت جبرئیل صفون سے باہر آئے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر
فرمایا کہ اے امام الاولین والآخرین مصلے پر تشریف لیچلئے آپکا انتظار کرتے ہین کیا
آپ سے زیادہ افضل کوئی اور آئیگا مجھے قسم ہے رب العزت کی مین مشرق سے مغرب تک
جنوب سے شمال تک زمین سے آسمان تک اڑا ہون مگر آپ سے زیادہ افضل کسی کو
نہین پایا آجکی امامت کے قابل صرف آپ ہین یہ کہکر جناب کا ہاتھ پکڑ کر مصلے پر کھڑا کر دیا
حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوگانہ پڑھایا جب جناب نے سلام پھیرا تب حضرت جبرئیل
نے عرض کیا کہ یا سید المرسلین آپکو خبر ہے کہ اسوقت آپ کے پیچھے کون کون ہے فرمایا کہ مجھے

معلوم نہین عرض کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور سارے رسول اور ساتون آسمان کے ملائک اس نماز مین آپ کے پیچھے موجود ہین اسکے بعد تمام انبیاءؑ اپکو حلقے مین لیکر کھڑے ہوئے پھر سب سے اول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ کے طور پر کچھ فرمایا جسکے الفاظ یہ تھے کہ خدا کا شکر ہے جسنے مجھے خلت کا مرتبہ عطا کیا اور نمرود کی اگ کو مجھپر گلزار کیا میری نسل مین بکثرت انبیاء پیدا کئے انکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوے اور یہ فرمایا الحمد للہ حق تعالیٰ نے مجھے ہمکلامی کا مرتبہ عطا فرمایا فرعون کو میرے ہاتھ سے غارت بنی اسرائیل کو مصر مین آباد کیا اور بہت سے معجزے میرے ہاتھ سے دکھائے انکے بعد حضرت داود کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ الحمد للہ خدا نے مجھے بادشاہت دی مجھپر زبور نازل کئے لوھے کو میرے ہاتھ مین نرم کیا پہاڑ اور جنگل میرے لئے مسخر کئے اور مجھے حکمت کے فیصلے ناطق عطا کئے انکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام اوٹھے اور فرمایا کہ الحمد للہ خدا نے ہوا کو میرے لئے مسخر کیا انسان اور جنات اور چوپائے میرے تابع کئے مجھے جانورون کی بولیان تعلیم فرمائین اور بڑا ملک مجھے عطا کیا انکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوٹھے اور فرمایا کہ خدا نے مجھے اپنے حکم سے پیدا کیا اور مجھے سکھا دی توراۃ اور انجیل بغیر استاد کے مین مٹی کا جانور بنا کر اپنی پھونک سے زندہ بنا کر اڑاتا ہون اندھے مادر زاد کو چنگا کوڑہی کو اچھا مردے کو جلاتا ہون خدا کے حکم سے شیطان مجھسے دور رہتا ہے خدا نے مجھے آسمان پر زندہ اوٹھایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جناب محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء والمرسلین اوٹھے اور یہ فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر نے خدا کی تعریف بیان کی اب مین بھی بیان کرونگا الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اوس خدا کی جسنے مجھے سارے

جہان کے لئے رحمتہ بنا کر بھیجا سارے عالم کے لئے مجھ اکیلے کو رسول اور ہادی بنایا میرے اوپر
وہ قرآن مجید جو حق اور باطل میں پورے طور سے فرق کرتا ہے نازل کیا پھر اوس قرآن میں
ہر ایک اصول کو بیان فرمایا اوسنے میرا سینہ کھول دیا میری ساری بھول معاف کر دی میرے
ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھہ ملایا کوئی جگہ میرے ذکر سے خالی نہ چھوڑی مجکو سب سے اول نبوت عطا
کی سبکے بعد خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا مجھے رؤف الرحیم کا خطاب عطا کیا میری اُمت کو
ساری امتوں پر بزرگی دی میری ساری امت کو منصب نبوت یعنی مرتبہ امر بالمعروف کرنیکا
دیا انھیں دنیا میں سب سے پیچھے پیدا کیا آخرت میں سب سے اول بخشیگا جب
حضور نے اپنا خطبہ ختم کیا تب جد الانبیاء حضرت خلیل اللہ نے فیصلے کے طور پر یہ فرمایا کہ
اے گروہ انبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وہ وہ فضائل بیان کئے کہ بلاشک وہ
تمپر سب پر فضیلت لے گئے اور سب پر بڑھ گئے وجہ فیصلے کی یہ ہے کہ اکثر اگلے پیغمبروں کے
بیان میں وہ باتیں مذکور ہیں جو جلد فنا ہونے والی یا صرف جسم پر اثر ڈالنے والی تھیں
جیسے حضرت سلیمانؑ اور داودؑ کا بادشاہ ہونا جنات کا مسخر ہونا یا حضرت عیسیٰؑ کا مردونکو
جلانا اندھوں کو اچھا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب فانی معجزے ہیں مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سارے معجزے اور فضائل روحانی اور باقی رہنے والے ہیں نیز جناب نے اپنے
ساتھہ میں اپنی ساری امت کو بزرگی دلوائی دیگر انبیاء میں ایسا کوئی وصف نہیں ہے
پس نفع عام نفع خاص پر ضرور مقدم ہوتا ہے اسلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

صاف طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین فیصلہ دیا اور جناب کا سارے انبیاء پر فضل ہونا اعلان کے ساتھہ بیان کر دیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس معرکہ سے فارغ ہوئے فوراً آنحضرت کے سامنے دو برتن لائے گئے ایک مین دودھ دوسرے مین شراب تھی آنجناب نے شراب سے نفرت فرمائی اور دودھ کا برتن لیکر نوش کیا حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ آج آپکی نفرت سے شراب آپکی امت پر حرام کی جائیگی اور جناب نے جو دودھ کو پسند اور شراب کو ناپسند کیا پس آپ نے ہدایت اور اسلام کو اپنی امت کے لئے اختیار کیا اور گمراہی اور غباوت سے امت کو بچانے کے کوشش کی جب حضور یہان سے فارغ ہوکر چلے ایک گروہ حوران جنت کا آپکو ایک جگہ بیٹھا نظر آیا فرمایا کہ تم کون ہو عرض کیا کہ حوران جنت ہین بیویان پاک لوگون کی جنکے ایمان شرک سے محفوظ ہین جنکے عمل گناہون کے میل سے صاف ہین یہ سنکر حضور آگے چلے مسجد کے دروازے پر ایک زینہ جناب کو نظر آیا جسکے دونون طرف ملایک زمین سے آسمان تک صف بستہ موجود تھے ایک پٹری سونے کی دوسری سفید چاندیکی اسپر جواہرات کی مرصع کاری حضرت جبرئیل آپکو اوس سیڑہی سے لیکر اوپر چڑہے اور آسمان دنیا تک پہونچے پہلے آسمان کا دروازہ کہلوایا اوس دروازے کا نام باب الحفظہ ہے اس دروازہ کا داروغہ اسمٰعیل نامی فرشتہ ہے جو ستر ہزار ملایک پر افسر ہے اور ان ستر ہزار مین سے ہر ایک فرشتہ کے ماتحت ستر ستر ہزار ملایک اور ہین یہ فرشتہ آنحضرت کی ابتدائے پیدائیش سے آجتک آپکی زیارت کا مشتاق تھا جب حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا تو جواب آیا کہ کون دروازہ کھلواتا ہے فرمایا کہ مین ہون جبرئیل پوچھا کہ یہ

آپکے ساتھہ کون ہین حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ جناب محمد رسول اللہ نبی آخر الزمان ہین
آج حضور رب العزت ہین آپکو بلایا ہے حضور معراج کے لئے جاتے ہین فوراً داروغہ نے
دروازہ کہولا اور مرحبا مرحبا کہکر آپ سے بہایت ادب سے سارے آسمان کے فرشتون نے
ملاقات کی اور اسقدر خوش ہوئے کہ اللہ اکبر حضور فرماتے ہین کہ جب مین پہلے آسمان
پر پہونچا تب وہان ایک بزرگ دراز قد بیٹھے ہوئے ملے اُنکی داہنی طرف ایک دروازہ
تہا جس مین سے نہایت خوشبو آتی تہی بائین جانب دوسرا دروازہ تہا جس مین سے
بدبو آتی تہی اور کچھ باریک باریک سفید رنگ کے کپڑے اُنکی داہنی طرف تہے اور سیاہ چھوٹے
چھوٹے سے بہنگے اُنکی بائین طرف تہے جسوقت یہ بزرگ اپنی داہنی طرف دیکھتے خوش ہوتے
جب بائین جانب ملاحظہ فرماتے روتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جبرئیل یہ کون بزرگ ہین یہ دروازے کیسے ہین یہ کیون ہنستے اور کیون روتے ہین یہ
باریک سے سفید اور سیاہ جانور کیسے ہین عرض کیا کہ حضرت یہ بزرگ حضرت آدم علیہ السلام
ہین سفید سے جانور جو اُنکی داہنی طرف ہین یہ مسلمانون کی روحین ہین بائین جانب
سیاہ جانور کافرون کی روحین ہین اور داہنی طرف کا خوشبودار دروازہ جنت کا دروازہ
ہے بائین جانب کا بدبو دار دروازہ جہنم کا دروازہ ہے یہ دونون طرف اُنکی اولاد کی
روحین ہین جب آپ اہل جنت کی طرف دیکھتے ہین خوش ہوکر ہنستے ہین جب دوزخی
لوگون کی طرف دیکھتے ہین تب غمگین ہوکر روتے ہین آپ انکے پاس جاکر سلام علیک
کرین یہ سنکر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور حضرت آدم کو سلام کیا

آدم علیہ السلام نے آپ کے سلام کا جواب اس طور سے دیا علیک السلام مرحبا بالنبی الصالح
والابن الصالح فرزند صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہے اور آپ پر سلام ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم آسمان دنیا کے عجائبات ملاحظہ کرتے ہوے دوسرے آسمان پر پہونچے حضرت
جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین جبرئیل ہون یہ آپ کے ساتھ
کون ہین فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچھا کہ یہ کیون آتے ہین کیا انکو بلایا
کہا کہ ہان آج حضور کو خداوند تبارک وتعالے نے مقام عالی مین طلب فرمایا ہے
ملایک نے یہ سنکر بہت جلد دروازہ آسمان کا کہولا اور چارون طرف سے مرحبا کا غل مچا
ارشاد ہے کہ مین نے دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کو دیکھا
آنجناب نے دونون پیغمبرون سے ملاقات فرمائی دونون پیغمبرون نے مرحبا بالنبی الصالح
والاخ الصالح کی مبارک الفاظ سے آپکا خیر مقدم کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے آسمان
کی سیر فرماتے ہوے تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے ارشاد ہے کہ وہان پہونچکر حضرت
یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ میرے بھائی یوسف کی ایسی شکل ہے کہ جیسے
چودہوین رات کا چاند یوسف ایسے ہین جیسے چاند اور آپ کے مقابلہ مین جہان بھر کے
حسین ایسے ہین جیسے ستارے حضرت یوسف علیہ السلام نے آپکا خیر مقدم کیا اور مرحبا مرحبا
کا غل مچا اسکے بعد آپ تیسرے آسمان سے گزر کر چوتھے آسمان پر پہونچے یہان آپ نے
حضرت ادریس سے ملاقات فرمائی سلام علیک کے بعد فرمایا کہ ادریس مبارک ہو خدا نے تمکو
آسمان پر زندہ بلایا اور جیتے جی جنت مین پہونچایا عرض کیا کہ حضور مین نے ابھی جنت دیکھی بھی

نہین کیونکہ آجتک مین جس محل کے قریب جاتا ہون آواز آتی ہے کہ اے ادریس یہ محل
تیرا نہین ہے یہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک مسلمان شخص کا
محل ہے اے ادریس ان محلون مین کوئی شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
نہین آسکتا یا حضرت کاش مین بھی آپکی ہی امت مین ہوتا تو میرے لئے نہایت بہتر ہوتا۔
یہ سنکر آپ وہان سے چلکر پانچوین آسمان پر پہونچے دروازہ کھلوایا اوپر پہونچکر دیکھا کہ ایک
بزرگ بیٹھے کچھ وعظ و نصیحت فرما رہے ہین پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون بزرگ ہین عرض کیا
کہ یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہین اور انکے گردا گرد بنی اسرائیل کے بزرگ لوگ بیٹھے ہین
آپ اونکو کچھ نصائح بتاتے ہین حضور ہارون علیہ السلام سے ملاقات فرماتے ہوئے چھٹے
آسمان پر تشریف لے گئے دروازہ کھلوا کر اوپر گئے وہان ایک بزرگ کو بیٹھے دیکھا جب
حضور سلام کرتے ہوئے سامنے سے گزرے تب وہ بزرگ رونے لگے کہ بنی اسرائیل گمان
کرتے تھے کہ موسیٰ پیغمبر تمام جہان سے زیادہ بزرگ ہین مگر آج اونکا خیال غلط ثابت ہوا
لو دیکھو ایک فرزند میرے بعد نبی ہوکر کس عالی مقام تک پہونچایا گیا پھر اگر وہ تھا عالی
مقام تک تشریف لیجائین تو خیر انکی ساری امت بھی میری امت سے پہلے جنت مین
جائیگی یہ فرماکر وہ بزرگ روئے آنحضرت علیہ السلام نے پوچھا کہ جبرئیل یہ کون ہین عرض
کیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہین جبرئیل یہ کیون روتے ہین عرض کیا کہ صرف اس غم مین کہ آپکی
امت انکی امت سے زیادہ جنت مین جائیگی انکی دعا تھی کہ میری امت جنت مین زیادہ
جائے مگر اب وہ خیال انکا غلط ہوا اسلئے روتے ہین غایت نوح علیہ السلام کیسا رہے

نوسو برس کی کوشش موسی علیہ السلام کی سالہا سال کی کوشش الغرض ایک لاکھ چوبیس
ہزار انبیا کی سبکی مجموعی کوشش اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی چند روزہ
کوشش لاکھون مرتبہ زیادہ مقبول بارگاہ خداوندی ہے جسکی طرف قرآن مجید بہی اشارہ
کرتا ہے وکان فضل اللہ علیک کبیرا اے پیغمبر تمپر خدا کا بہت ہی بڑا فضل ہے حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم چھٹے آسمان سے سیر کرتے ہوئے ساتوین آسمان پر پہونچے حضور فرماتے
ہین کہ ساتوان آسمان اسقدر نورانی نور علی نور ہے کہ جسکو آنکہہ دیکہہ نہین سکتے وہان پہونچکر
ملاحظہ کیا کہ ایک بزرگ طلائی کرسی پر ایک مکان کی دیوار سے کمر لگائے بیٹھے ہین قریب
انکے ایک قوم نہایت گورے رنگ کی سفید لباس پہنے دوسری قوم آدہی جنکے موںہہ سفید اور
ادہے سیاہ آپ کے پاس بیٹھی ہے حضور اکرم کی صورت دیکہکر وہ میلے موںہہ والی لوگ اوٹھے اور
تین مرتبہ تین نہر دن مین غسل کیا ہر دفعہ کے غسل مین اونکی سیاہی کم ہوتی جاتی تہی تیسری
نہر مین نہانے سے بالکل اونکے چہرے صاف اور روشن ہوئے آنحضرت نے پوچھا کہ جبرئیل یہ
کیا مکان ہے یہ بزرگ جو کرسی پر بیٹھے ہین کون ہین یہ سفید رنگ والے کون یہ ادہے سفید
آدھے سیاہ موںہہ والے کون ہین یہ نہرین کیسی ہین عرض کیا کہ یہ مکان بیت المعمور آسمانی
کعبہ ہے یہ بزرگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین یہ سفید رنگ لوگ آپکی امت کے دیندار کامل
ایمان والے لوگ ہین اور یہ دوسرے وہ لوگ ہین جو اچہے اور برے عمل کرتے ہین نیکیون کی وجہ
سے آدہا موںہہ انکا سفید گناہون کی وجہ سے آدہا موںہہ سیاہ ہے جن نہر دن مین انہون نے غسل
کیا پہلی نہر کا نام رحمت آلہی دوسری کا نام مغفرت آلہی تیسری کا نام نہر طہور ہے گنہگار لوگ

ان نہروں میں غسل کرنے کے بعد گناہوں سے پاک ہوئے اور یہ سب کچھ آپکا طفیل ہے یا

حضرت یہ بیت المعمور آسمانوں کے فرشتوں کا کعبہ ہے ستر ہزار روز نئے فرشتے اس کی زیارت کو

آتے ہیں پھر قیامت تک ان فرشتوں کو انا نصیب نہوگا حضور اکرم یہ باتیں سنتے ہوے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں تشریف لائے اور آپکو سلام کیا حضرت ابراہیم نے

آپکے سلام کا جواب اور بہت سی مبارکیاں دیکر رخصت کیا حضور اکرم وہاں سے رخصت ہوکر بیت المعمور

مین داخل ہوے حق تعالے نے ایک فرشتہ بھیجا جسنے آسمانوں پر ایسے مقام عالی پر کھڑے

ہوکر آذان کہی جہاں آجتک کوئی مقرب سے مقرب فرشتہ نہ پہونچ سکتا تھا حضور کے طفیل

سے آپ کے موذن فرشتے کو خدا نے یہ مقام عالی مرحمت فرمایا نکتہ حضور کا موذن آسمانوں پر

نور سے بنا ہوا فرشتہ تھا دنیا میں سیاہ رنگ کا بلال حبشی تھے اللہ اکبر اس روحانی اور

نورانی قوت اور فیض کو حضور اکرم کے بلاحظہ کیا جائے کہ دنیا کے کالے موذن کو آسمانوں کے

نور علی نور فرشتے کے پاس کھینچکر لے گئے کیونکہ بلال شب معراج میں حضور کے ساتھ آسمانوں پر

موجود تھے سبحان اللہ کیا اجتماع ضدین ہوا ہے اوس فرشتے نے آذان شروع کی اللہ اکبر

اللہ اکبر حق تبارک وتعالے نے جواب میں فرمایا صدق عبدی انا اللہ الاکبر موذن سچا ہے

میں اللہ سب بڑوں سے بڑا ہوں پھر موذن فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا

رب العالمین نے سچا ہے موذن میرے سوا کوئی معبود نہیں موذن نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ

حق تعالے نے فرمایا بیشک میں نے اونہیں رسول بناکر بھیجا ہے میں نے ہی اونکو اپنا امین

بنایا میں نے اونکو سب پر برگزیدہ کیا شرافت اہل ایمان غور کریں کہ یہ کیا مبارک وقت ہے

بیت المعمور آسمانی کعبہ ہے موذن خدا کا مقرب فرشتہ اذان دیتا اور کہتا ہے کہ اشہد ان محمد رسول اللہ یعنی جناب محمد رسول اللہ خدا کے سچے رسول ہین پہر وہان جناب محمد رسول اللہ بہی بذات خاص تشریف رکھتے ہین آپ کے سامنے مؤذن کے جواب مین حق تعالے آنحضرت کی رسالت امانت دیانت کی تصدیق فرماتا ہے شاہد اور مشہود دونون ایک ہی جگہ جمع ہین سبحان اللہ سبحان اللہ پہر موذن فرشتے نے کہا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح چلو نماز کی طرف چلو بہلائی کی طرف آو رب العزت نے جواب دیا سچا ہے مؤذن مین نے ہی فرض کیا ہے نماز کو جو شخص اسکو ادا کرے گا وہ سارے گناہون سے پاک ہو گا پہر ارشاد ہوا کہ اے نبی آؤ چلئے نماز پڑہایئے حضور بیت المعمور مین داخل ہوئے سارے آسمان کے فرشتون نے آپ کے پیچہے نماز پڑہی اور تمام ملایک کو اپکی اقتدا اتباع کا شرف حاصل ہوا بشارت مسلمانون خوش ہو جاؤ اگر ہمارا خاتمہ ایمان پر خدا نے کر دیا تو ایک دن انشاء اللہ ہمارے لئے بہی ایسا ہی آئیگا جب ہم قبرون مین پڑے ہونگے اور نکرین فرشتے ہمارے سامنے ہونگے اور ہم اپنی زبان سے ربی اللہ و نبیی محمد رسول اللہ کہتے ہون گے تب حق تعالے بذات خاص فرمایگا صدق عبدی صدق عبدی میرا بندہ سچا ہے قبر مین پڑا ہوا سچ بول رہا ہے خداوند کریم یہ کلیمی مرتبہ ہر ایک مسلمان کو اور خاص اس عاجز محمد ابراہیم کو نصیب کرے آمین ثم آمین ثم آمین جب حضور بیت المعمور سے نماز پڑھا کر باہر تشریف لائے حق تبارک و تعالے شانہ نے آپکو تین خطاب امامت کے صلے مین عطا فرمائے یا محمد انک سید المرسلین امام المتقین وقائد الغر المحجلین اے نبی تم سارے نبیو اور رسولون کے سردار ہو اے نبی تم جہان بہر کے متقیون

متقی پرہیز گاروں کے امام ہوا سے بنی تم لوگوں کو جنت کی طرف لیکر چلنے والے ہو فرماتے
ہیں حضور کہ وہاں میرے سامنے سارے نبی پیش ہوئے کسی نبی کے ساتھ چالیس آدمی
مسلمان ہیں کسی کے ساتھ دس کسی کے ساتھ دو اور بہت سے ایسے پیغمبر نظر آئے جنکے
ساتھ ایک ہی مسلمان نہ تھا ساری عمر میں اونپر کوئی شخص بھی ایمان نہ لایا مرتبہ مسلمانون
یہ ایسی بات ہے کہ جب کہین کوئی بڑا بادشاہ آتا ہے تب ساری فوجین فوجون کے افسر بادشاہ
کے سامنے پیش ہوکر سلام کرتے ہین اسی طرح سارے انبیاء اور اونکی امتین حضور اکرم کے
سامنے پیش ہوئین کیا اچھے نصیب اس امت کے ہین جو نبیون کا سردار انکو نبی عطا ہوا
روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب سارے انبیا حضور کے سامنے سے گزر چکے تب ایک عظیم
الشان گروہ اہل اسلام کا آپ کے سامنے پیش ہوا فرمایا کہ یہ کون ہین عرض کیا گیا کہ یہ حضرت
موسیٰ اور اونکی امت ہے حضور انور کو موسیٰ علیہ السلام کی امت کی کثرت دیکھکر خیال ہوا کہ
شاید موسیٰ کی امت میری امت سے زیادہ جنت مین جائیگی اور اسوقت حضور انور کے دل مین
کچھ ملال بھی ہوا لیکن اوسیوقت وہ قوم آپکی نظرون سے غائب ہوکر ایک دوسری امت جو
پہلی امت سے ہزارہا مرتبہ زیادہ اور کثرت سے تھی آپ کے سامنے پیش ہوئی اور کہا گیا کہ اے
جناب آپ غم نہ کرین یہ آپکی امت آپ کے سامنے حاضر ہے جو تمام امتون سے زیادہ ہے علاوہ
اس موجودہ جماعت کے ایک اور جماعت آپکی امت کی ایسی ہے جن مین ستر ہزار بلا حساب بلا سوال
جنت مین جائینگے بعض رواتیون مین ہے کہ اون ستر ہزار مین ایک ایک کے ساتھ اور ستر
ستر ہزار بلا حساب بخشے جائینگے مثال جس طرح دنیا کے بادشاہ کا ملک دولت مال

سلطنت سے پیٹ نہین بہرتا اگر سات ولاتیین قبضے مین آ ئیگا تب آٹھوین ولایت کا
خیال کرے گا اسی طرح نبیون کا پیٹ امت کے مسلمانون سے نہین بہرتا جتنا بڑا نبی ہوگا
اوسیقدر اوسکی خواہش اور حرص امت کے لئے زیادہ ہوگی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا تو خطاب حریص علیکم بالمومنین روف رحیم قرآن مجید مین موجود ہے آپ جسقدر امت
کے اسلام لانیکی حرص کرین تہوڑی ہے حضور کی حرص اور دنیا کے بادشاہون کی حرص مین
زمین آسمان کا فرق ہے اور یہان یہ مثل صادق ہے کہان یہ کمینے کہان وہ جان افلاک
چہ نسبت خاک را بعالم پاک حضور اپنی امت کی کثرت دیکھکر خوش ہوئے اور سدرۃ المنتہی
کی جانب چلے فرماتے ہین کہ سدرۃ المنتہی عجیب شکل کا درخت ہے سونیکی ٹھنیان زمرد کے
پہل جیسے بڑے مٹکے چارون طرف سے ملا ئک نے اوسے گھیر رکھا ہے یکایک اوس درخت
پر تجلی ہوئی حضرت جبرئیل خوف الٰہی سے ایسے ناچیز ہوگئے جیسے پرانا بوریا اوس درخت کے
پتے پتے پر لاکھون فرشتے سنہری ٹڈون کی صورت کے بیٹھے نظر آتے تھے جب ہزارہا فرشتون
نے ایک اواز سے تسبیح الٰہی آدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوف سے کانپنے لگے جبرئیل امین
نے فرمایا اے محمد آگے آؤ ڈرو نہین آپکو کیا ڈر ہے آپکا نام عرش الٰہی پر لکھا ہوا ہے لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ توضیح جب آپکا اسم مبارک عرش الٰہی پر لکھا ہے تب ضرور ہے کہ کسی
بہی عرش الٰہی تک پہونچیگا اور ابہی عرش الٰہی لاکھون مقامات طے کرنے کے بعد آئیگا اے
حضرت ہنوز روز اول ہے ابہی سے ڈرنیکا کیا موقعہ ہے حضرت جبرئیل کی باتون سے آپ کے
دل کا ڈر کم ہوا اور آپ آگے چلے سدرۃ المنتہی کے طے کرنے کے بعد جب سرا پردا شہنشاہی نظر آیا

جبرئیل امین نے اپنا قدم پیچھے ہٹایا نبی کریم نے جبرئیل کو بلایا اور یہ فرمایا کہ کیا تم سا رفیق مجھے تنہا چھوڑتا ہے عرض کیا کہ یہ مقام عالی حضور کو خدا مبارک کرے جبرئیل کی مجال نہین جو بال برابر آگے چل سکے اگریک سر موے برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم

جبرئیل امین پیچھے ہٹے اور سراپردا شہنشاہی سے ایک فرشتہ نمودار ہوا آپ نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ تم اس فرشتے کو جانتے ہین عرض کیا کہ حضور جبرئیل نے آجتک اس فرشتے کو پہلے کبھی نہین دیکھا یہ کہتے ہوئے جبرئیل رہ گئے اور وہ سراپردے سے آنیوالا فرشتہ آپ کو اوٹھا کر لے چلا اور ستر ہزار پردے ظلمات کے طے کئے جن مین ہر ایک پردا پانسو برس کے رستے کا موٹا تہا ان ظلمانی پردون کے بعد یہ فرشتہ بہی غائب ہوا اور ایک زمردین تخت جسکا نام رفرف تہا جسکا نور سورج سے بدرجہا زیادہ تہا آیا اور حضور انور کو سوار کرلیا پھر خدا ہی کو معلوم ہے کہ کسقدر مقامات طے کرنے کے بعد عرش آلہی کے قریب پہونچایا حضور فرماتے ہین کہ عرش آلہی کے انوار طاقتِ بیان سے باہر ہین وہان پہونچنے کے بعد آنحضرت کو ہمکلامی رب العزت سے ہوئی جناب نے سجدہ کیا ارشاد ہوا اے محمد میرے لئے کیا تحفہ لائے عرض کیا التحیات للہ والصلوات والطیبات آلہی ساری عبادتین بدن کی ساری عبادتین مال کی ساری عبادتین دل اور زبان کی میری اور میری امت کے آج حضور کی نذر گزرانتا ہون اور یہی حضور کے لئے تحفہ لایا ہون حق تعالےٰ نے اسکی نذر کو قبول فرماکر ارشاد فرمایا کہ مانگو کیا مانگتے ہو عرض کیا آنحضرت ابراہیم خلیلاً آلہی تو نے حضرت ابراہیم کو مرتبہ خلت کا عطا کیا اپنا خلیل فرمایا مجھے اسکے بدلے کیا ملا ارشاد ہوا آنحضرت

خلیلا وحبیبا تمہے مرتبہ خلیل کا بھی دیا اور مرتبہ حبیب کا بھی عطا کیا اے محمد تو میرا خلیل بھی

ہے اور حبیب بھی ہے الٰھی تو نے موسی سے ہمکلامی فرمائی ارشاد ہوا کلمتہ فوق الطور

وکلمتک علی بساط النور موسیٰ سے طور پر کلام کیا اور تم سے عرش کے پاس اپنی حضور

مین کلام کیا الٰھی تو نے داؤد کو ملکِ عظیم عطا کیا لوہے کو اونکے ہات مین موم سا نرم کیا ارشاد

ہوا داؤد کو بڑا ملک دیا تم کو بڑی نبوت عطا کی اونکے ہات مین لوہا نرم کیا آپ کے لئے سخت

دلون کو نرم کیا الٰھی تو نے سلیمان کو بڑا ملک دیا ہوا تابع کی جنات کو مطیع کیا مجھے اسکے

بدلے کیا عطا ہوا ارشاد ہوا کہ تمہارا ذکر زمین سے آسمان تک بلند کیا آپ کو اپنے عرش

کے خزانون سے بڑا خزانہ سورت فاتحہ اور سورۃ بقر کا خاتمہ یعنی امن الرسول سے اخر تک

اور ایۃ الکرسی عطا کی الٰھی تو نے حضرت عیسیٰ کو تورات انجیل تعلیم فرمائی اونکو اندہون جذامیونکو

اچھا کرنا مُردون کو جلانا عطا کیا ارشاد ہوا کہ تم کو رحمت العالمین بنایا تمہاری امت کو

بہترین امت کیا آپکو شفاعت کا منصب دیا اپنی کتاب کو آپکی امت کے سینون مین لکھا

فاوحی الی عبدہ مااوحی ترجمہ خاص طور سے نازل فرمایا اللہ نے حضور کی طرف جو کچھ بھی

نازل فرمایا حق تعالےٰ نے اس مقام مین چند باتین آنحضرت سے بلا واسطہ ارشاد فرمائین

اول اے نبی ہمنے تمہاری اُمت کے گناہون کو دیکھا پھر سوائے بخشنے کے اور کچھ تمہاری

اُمت کے حق مین مناسب نجانا دوسرے حضور اکرم نے عرض کیا کہ الٰھی بروز قیامت میری

امت کا حساب میرے سپرد کیا جائے تاکہ غیر لوگ انکے عیبون پر مطلع ہون جواب ملا

کہ تم اپنی امت کے عیب دوسرون کو دکھانا نہین چاہتے مگر اے نبیؐ ہم اپنے بندون اور

تمہاری امت کے عیب تمکو بھی دکہانا نہین چاہتے تیسرے ارشاد ہوا کہ اے نبی اگر ہم
آپکی امت کو اپنے ہم کلامی سے مشرف کرنا نہ چاہتے تب قیامت کے دن اون سے حساب
مطلق نہ لیتے اونہین حساب کی تکلیف نہ دیتے اب قیامت کا حساب اون کے لئے باعث
رحمت کا ہوگا نہ سبب عذاب کا چوتھے اے نبی اگلی امتون نے میری نافرمانی کی مین نے
اونپر عذاب بہیجا کسیکو غرق کیا کسی پر پتھر برسائے کسیکو مسخ کیا مگر آپکی امت گناہ کریگی ہم
آپکے طفیل مین اونپر رحمت نازل کرینگے سچ ہے وما ارسلناک الا رحمتہ للعالمین جہان
بھر کے لئے حضور رحمت ہین پانچوین اے نبی آپکی امت مجمع مین میری اطاعت کریگی
اور خلوت مین میری نافرمانی مگر ہم اپنے کرم سے اونکے ظاہر پر نظر کرینگے اور اونکے باطن کے
گناہون کو بخشدین گے چھٹے مین اپنے بندونکی روزی کا ضامن ہون مگر آپکی اُمت میری
ضمانت پر اعتبار نہین کرتی ناحق روزیکی غم مین مُبتلا رہتی ہے اے نبی آپکی اُمت
لوگونکی شرم سے گناہ چھوڑتی ہے مگر میری شرم کچھ نہین کرتی اے نبی کیا میرے بندون کے
آنکھین ہین مین دیکھنے سُننے والا نہین ہون اونکو چاہئیے کہ وہ میری شرم کرین ساتوین
اے نبی ہم نے جنت آپکی امت کے لئیے دوزخ آپکی دشمنون کے لئے پیدا کی ہین آپکی امت
دوزخ مین جانے کی کوشش کرتی ہے جنت سے بہاگتی ہے اے نبی آپکی امت مجھسے
نفرت میرے غیرون سے رغبت مجھسے بُرائی میرے غیرون سے محبت اور دوستی کرتی ہے
اے نبی مین آپکی اُمت سے دو دنکی اکٹھی عبادت آج ایک ہی دن مین نہین طلب کرتا
پھر وہ مجھسے سالہاے سال کے روزے آج ہی ایک دن مین کیون طلب کرتے ہین اے نبی

ہین آپکی امت کے روزی ایک کی دوسرے کو نہین دیتا وہ میری عبادت میرے غیرونکو کیون
دیتے ہین اے نبی نعمتین ہین دون شکریہ غیرون کا کرین آے نبی ہین بندون کی شکایت ملایک
کے سامنے نہین کرتا وہ میرا شکوہ رات دن میرے غیرون سے کیون کرتے ہین یہ سب کچھ سُنکر
حضور نے عرض کیا کہ اے مولا پھر اب حضور میری گنہگار امت پر کچھ عذاب نازل کرین گے ارشاد
ہوا کہ جب تک وہ شرک نہ کرین گے ہم سکو بخشدینگے آے نبی سارے انبیاء کے لئے جنت حرام
ہے جب تک تم جنت ہین نہ چلے جاؤ اور ساری امتون پر جنت حرام ہے جب تک تمہاری امت
جنت ہین نہ جائے حضور فرماتے ہین کہ اوسوقت میری کان ہین قلم کے لکھنے کی آواز آئی ارشاد ہوا
کہ اے نبی ہمنے آسمان زمین کی پیدائش کے دن تم اور تمہاری اُمت پر پچاس وقت کی نمازین
فرض کی ہین اب تم بھی پڑہو اور اپنی اُمت کو حکم دو کہ وہ بھی ان نمازون کو ادا کرین اس قسم
کے حکم احکام جناب کو ملے اور بہت کچھ رحمتین برکتین حضور کو عطا ہوئین ارشاد ہوا السلام علیک
ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ آپ پر ہمارا سلام اور رحمتین برکتین نازل ہونگی حضور اکرم نے جواب
ہین عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین الٰہی آپکا سلام ہم پر اور جناب کے سارے
نیک صالحین بندون پر شفقت ہمارے شفیع اور شفیق نبی کریم علیہ السلام نے حق تعالےٰ
کا سلام اپنے اوپر جمع کے صیغہ سے لیا اور پھر نیک صالحین بندون کا الگ ذکر کیا اس جمع کے
صیغہ ہین حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کے گنہگار نا کارا لوگون کو اپنے دامن ہین چھپایا
اور اللہ تعالےٰ کے سلام کا مستحق بنایا ورنہ کہجا اللہ تعالےٰ کا سلام اور کہجا ہم گنہگار بھلا جب حضور
اکرم نے ہمین ایسے خاص وقت ہین فراموش نکیا عین وفات مبارک کے وقت آپ ہمین

نہ بھولے تب قیامت مین کس طرح بہولین گے ضرور آپ اپنی امت کے گنہگارون کی شفاعت
فرماکر بخشوائینگے ؎ چہ غم دیوار امت راکہ دارد چون تو پشتیبان ؛ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد
نوح کشتیبان ؛ اوسوقت حضور معلی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محو تجلیات آلہی تھے
آپ کو کچھ خبر نہ ہوئی اور اوسی طرح پچاس نمازون کا حکم لیکر چلے آئے مگر چھٹے آسمان پر واپس
آتے ہوئے حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی حضرت موسی نے پوچھا کہ یا حضرت کہیئے کیا کیا
حکم احکام ملے آپ نے فرمایا کہ پچاس وقت کی نمازین ایکدن رات مین پڑہنے کے لئے ارشاد
ہوا ہے عرض کیا کہ یا حضرت جلدی واپس جایئے اور معاف کرایئے بھلا ایکدن مین پچاس
نمازین کس طرح ادا ہونگی بنی اسرائیل سے دو نمازین ادا نہین ہوئین آپ کی اُمت سے
پچاس کسطرح پڑھی جاینگی یہ سُن کراتو حضور کو بھی خیال آیا اور خود واپس ہوکر وہین پہنچے کہ
جہان پہلی نمازین فرض ہوئی تہین نکتہ کیا موسیٰ ہمارے پیغمبر سے زیادہ سمجہ رکھتے تھے جو آپکو
خیال آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً خیال نہ آیا جواب جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور حضرت موسی کی اوس وقت ایسی حالت تہی کہ حضور اکرم محو دیدار و تجلی الٰہی تھے
جو ہر ایک طرح سے عقل ہوش کو فنا کردیتی ہے اور موسی اوسوقت اس قرب اور تجلی سے دور اور محجوب
تھے اور عالم ہوش مین تھے بھلا دیدار حقیقی کا تو کہنا کیا ہے فانی عشق فانی وصال فانی
محبوب کے دیدار کی طلب مین دیکھ لو عورت سی نازک چیز دیدار یوسفؑ مین ایسی غافل ہوئین
کہ بجائے ترکاری کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور خبر نہ ہوئی بھلا دیدار کی لذت سے الگ کوئی بڑا
مرد سے مرد اپنا ہاتھ کاٹ کر دکھلائے فرہاد نے کوہستان کھود مارے شیرین کا دیدار دیکھکر

ادہم فقیر نے شاہ بلخ کی لڑکی کے جمال کو دیکھکر سمندر خالی کرنے پر کمر باندھ لی الغرض یہ سارے
شاق سے شاق محنت گے پہاڑون کا سر پر اُٹھا لینا دیدار محبوب کے وقت آسان ہو جاتا ہے
اسی طرح جب نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم دیدار الٰہی کو دیکھ رہے تھے اللہ اکبر اوس
دیدار کے وقت پچاس تو پچاس اگر پچاس ہزار نمازین بھی مولے فرض کرتے تو آنحضرت سب کے
سب منظور فرماتے کیا پچاس نمازین فرہاد کی کوہ کنی سے بھی زیادہ شاق کام تھا کیا شیرین
کا حُسن حُسن مولے سے بھی زیادہ بڑھا ہوا تھا کہ فرہاد شیرین کے حُسن کو دیکھکر پہاڑ توڑنے پر
طیار ہو جائے اور توڑ ڈالے اور جناب رسول اکرم مولے کے دیدار کو دیکھکر پچاس نمازون کے
پڑہنے سے انکار کر دیتے ہرگز ہرگز نہین یہی وجہ تھی کہ حضور پچاس کے پچاس نمازین قبول
اور منظور کر کے چلے آئے جب حضرت موسٰی کے پاس آئے اور اثر اوس تجلی کا کم ہوا ادہر موسٰی
پر شریعت کا اثر طاری تھا موسی نے آپ پر وہی اثر ڈالا تو آپ بھی سمجھ گئے کہ مین اوسوقت
محو تجلی تھا ساری امت تو محو تجلی نہ ہوگی وہ کسطرح یہ مشکل کام کریگی فوراً واپس گئے ایک سفید
نور جو ابر کیصورت مین تھا اوس نے آپکو اپنے اندر لیا تب آپ نے سجدہ کیا اور امت کی آسانی
نمازون کی معافی کے لیئے عرض کیا ارشاد ہوا کہ جاؤ پانچ نمازین معاف کین حضور وہ پانچ نمازین
معاف کرواکے خوش ہوگئے اور پینتالیس نمازین منظور کر لین اور یہی خیال ہوا کہ ایسے محبوب
کے لیئے پینتالیس نمازین پڑہنا کیا حقیقت رکھتا ہے مگر پھر حضرت موسی نے عرض کیا کہ جناب
پینتالیس نمازین بہت ہین پھر حضوری مین حاضر ہوئے الغرض پانچ دفعہ کی شفاعت سے
پینتالیس نمازین معاف پانچ باقی رہین اور ساتھ ہی یہ ارشاد ہوا ما یبدل القول لدیّ وما

انا بظلام للعبید اے نبی کریم نہ ہماری بات بدلی جاتی ہے اور نہ ہم کسی پر ظلم کرنا یا زیادہ مشقت
ڈالنا پسند کرتے ہین تم اور تمہاری امت پانچ نمازین پڑہین ہم پانچ کو ہی پچاس لکھتے رہینگے
پڑہنے مین پانچ ثواب مین پچاس پانچ پڑھو پچاس لکھواؤ ایک کے دس پاؤ پھر بھی پڑہنے سے
جی چراؤ تو تمہاری کم نصیبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شاد و خوش ہو کر واپس آئے
پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا حضرت کچہ اور کم کراؤ بنی اسرائیل سے دو نمازین
ادا نہ ہوئین آپکی امت سے پانچ کیونکر ادا ہونگی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ موسیٰ اب تو مجھے حضوری مین جاتے ہوئے نہایت شرم آتی ہے موسی پچاس کی پانچ رہین اور
کہانتک کم ہونگی یہہ سن کر حضرت موسیٰ بھی خاموش ہوئے اور حکم الٰہی پانچ نمازون کا قایم اور
محکم ہو گیا نکتہ پانچ دفعہ کی سفارش سے پانچ نمازین باقی رہین پینتالیس معاف ہوئین ہر دفعہ
آنحضرت کو دیدار الٰہی اور مولے سے ہمکلام ہونا نصیب ہوتا تہا یہ پانچ دفعہ مین معافی ہوئی اگر
اللہ چاہتا تو ایک دفعہ مین معاف کر دیتا یہ پانچ کی خصوصیت کیا تہی اس مین یہ اشارہ ہے کہ جب
پانچ دفعہ کی حضوری جو نمازین معاف اور کم کرانے کے لئے ہتی وہ ایسی چیز تہی کہ پانچون دفعہ دیدار
الٰہی اور ہمکلامی میسر ہوئے تو خیال کرو کہ جو لوگ پانچ دفعہ مسجدون مین نماز پڑہنے نماز قایم کرنے
کے لیے حاضر ہون گے انہین دیدار الٰہی اور ہمکلامی کس طرح نہ مرحمت ہوگی اس لئے حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جب بندہ نماز کی نیت باندھتا ہے تو رب العالمین سامنے تشریف لاتے ہین جب
کوئی محروم القسمت نمازی نماز کے اندر اپنی نگاہ دوسری طرف لیجاتا ہے تو وہ مولے فرماتا ہے کہ
بندے ہم تیرے سامنے ہین تو ہمین نہین دیکھتا۔ کیا کوئی شے ہم سے بھی زیادہ خوبصورت اور

جبھی تجھے نظر آگئے جو ہمین چھوڑ کر اُودہر چلا گیا ادھر آ و ہمین نہ چھوڑو ہمارا چھوڑ نیوالا فلاح
نہین پاتا نکتہ پینتالیس کیون معاف ہوئین پانچ کیون باقی رہین چار باقی رہتین یا چھ باقی
رہتین پانچ کے عدد کی کیا خصوصیت ہے جواب جنت کے دروازے پر اور نیز کلام مقدس مین
یہ قانون لکھا ہوا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا جو شخص ایک نیکی کرکے لائیگا وہ ایک کی
دس پائیگا وہان ازل مین نمازین پچاس تہین اور بات ازل کی بدلی ہی نہین جاتی رحمت
کے تقاضہ آپکی شفاعت سے محنت مین تخفیف ہوئی۔ ظاہرداری پڑھنے مین پانچ مگر لکھنے
مین وہی پچاس حکم مین پانچ ثواب مین پچاس تو گویا وہ پچاس کی پچاس قائم رہین۔ دوسری
وجہ پانچ اور پچاس مین علم حساب مین صرف ایک صفر یعنی نقطہ کا فرق ہے اور دہلی کے محاورہ
مین نقطہ کو نکتہ بہی کہتے ہین پہر مولے کے نکتہ نوازی کی صفت بہی مشہور تہی وہ صفت یہان
ظاہر ہوئی ایک نقطہ اوٹھالیا ہزارون نمازی ہوکر جنتی ہوگئے اگر یہ نقطہ نہ اُٹھایا جاتا تو ہزارون
مین ایک یا دو نمازی ہوتے پہر جو حکم کی تعمیل نہ کرتا وہی دوزخی ہوتا۔ مولے کے نکتہ نوازی کی صفت
نے ظہور کیا ایک نقطہ اوٹھالیا اور ہزارون کو بخشدیا بڑا بہاری بوجہ لوگون کی گردنون سے
اُٹھہ گیا جب یہ نمازون کا عمل ارحم الرحمین کی حضوری مین پہنچا پہر وہی رحمت کا نقطہ ملا کر
پانچ کو پچاس بنا یا وہی نقطہ وبال جان تہا وہی نقطہ راحت جان ہوگیا حکم ہوا کہ اے نبی
جنت کی سیر کرو اور دوزخ کو بہی دیکہو آنحضرت بموجب حکم الہی جنت مین تشریف لے گئے
فرماتے ہین کہ جنت کی چار دیواری سونیکی ہے جنت کا دروازہ چالیس برس کے رستہ
کا چوڑا ہے جنت کے دروازے پر لکھا ہے کہ خیرات کا دس گونا ثواب ہے اور قرض

دینے کا اٹھارہ گونا ثواب ہے حضور نے فرمایا کہ جبرئیل اسکا کیا سبب ہے عرض کیا
کہ سائل تو کبھی بلا ضرورت بھی مانگتا ہے اور دینے والا دیتا ہے اور قرض نہیں طلب کرتا
مگر سخت ضرورت والا اسلیئے قرض کا زیادہ ثواب ہے حضور نے فرمایا کہ جنت میں
موتی کے خیمے ہیں جنت کی زمین کی مٹی مشک خالص کی ہے فرماتے ہیں کہ جنت
میں ایک موتی کا قبہ دیکھا جسکے اندر سے جنت کی چاروں نہریں دودھ شراب شہد
پانی کی جاری ہیں فرمایا کہ جبرئیل یہ نہریں کہاں سے آتی ہیں عرض کیا اس
قبے سے نکلتی ہیں جب حضور کے لیئے وہ قبا کھولا گیا تب آپ نے ملاحظہ کیا کہ قبے کے
چاروں ستونوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے اور بسم اللہ کے نقش سے چار نہریں
اس طرح جاری ہیں کہ بسم اللہ کی میم سے پانی کی نہر لفظ اللہ سے دودھ کی نہر رحمان
کی میم سے شراب طہور کی نہر رحیم کی میم سے پانی کی نہر ارشاد ہوا کہ جو شخص بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھے گا وہ ان نہروں سے پیئے گا حضور نے جنت میں ایک عظیم الشان
محل دیکھکر پوچھا کہ یہ محل کس کے لیئے ہے عرض کیا ہے کہ جو کسی نابینا کا ہات پکڑکر ساتھ
قدم رستہ چلا ئیگا حق تعالے یہ محل اوس مسلمان کو عطا کرے گا حضور فرماتے ہیں کہ
مین نے جنت میں سرخ یاقوت کا محل دیکھا جسکے نیچے نہر جاری نہر کے کنارے
ایک حور موتھ دہو رہی تھی فرمایا کہ یہ محل کسکا ہے عرض کیا یہ عمرؓ بن الخطاب کا محل ہے
ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے عمر کی غیرت اور حیا یاد آئی اسلیئے میں عمر کے محلوں میں
داخل نہ ہوا اسی طرح حضور اکرم عجائبات جنت کے ملاحظ فرماتے ہوئے جنت سے

باہر تشریف لائے جبرئیل امین نے عرض کیا کہ حضور جہنم کی بھی سیر کریں گے فرمایا
کہ ہاں یہ فرماتے ہی دوزخ کی طرف سے پردا اوٹھا یا گیا العظمتہ اللہ وہ عذاب
وہ بلا وہ مصیبت وہ آفت خچر کی برابر بچھو اونٹون کی برابر سانپ معاذ اللہ معاذ اللہ
ہر قسم قسم کے عذاب کی حالت دیکھتے ہوئے حضور نے پہاڑون کی برابر لوہے کی چکیان
دیکھیں فرمایا کہ جبرئیل کیا خدا کے دشمن یہان چکیان پیسین گے عرض کیا کہ
حضور دوزخی چکیان نہ پیسین گے بلکہ خود دوزخی لوگ ان چکیون مین پسین گے
اللہم حفظنا عن عذاب النار اور بہت سی باتین جہنم کی ملاحظہ فرما کر حضور نے آسمانون
سے بیت المقدس کی زمین پر نزول فرمایا براق پر سوار ہوکر مکہ معظمہ کی جانب
روانہ ہوئے ان ایام مین عرب کے قافلے مکہ معظمہ سے بیت المقدس گئے وہان سے
تجارت کا مال فروخت کر کے واپس آرہے تھے رُوحاء مقام پر جناب کو ایک قافلہ ملا
جنکا ایک اونٹ کھویا گیا تھا وہ لوگ اونٹ کی تلاش مین جنگل جنگل پہرتے تھے
حضور براق سے اترے انکے خیمہ مین گئے خیمہ خالی تھا حضور نے وہان پانی نوش
فرما کر سوار ہوکر آگے چلے دوسری جگہ اور ایک قافلہ اہل عرب کا ملا آپکی سواری کی
رفتار کی شدت سے ایک اونٹ ڈر کر بھاگا دوسرا اونٹ گر پڑا جب سواری
جناب کی تنعیم مین پہونچی ملاحظہ کیا کہ ایک خاکی رنگ کا اونٹ قافلے کے آگے ہے
اور قافلہ عنقریب داخل مکہ ہوا چاہتا ہے یہ سب واقعات دیکھکر جناب صبح صادق
کے وقت مکہ معظمہ مین بی بی ام ہانی کے گہر مین تشریف لائی فرمایا کہ ام ہانی آج رات کو

ہم بیت المقدس گئے وہان ہزار ہا انبیاء سے ملاقات کی اور پہر صبح کو فجر کی نماز مکہ مین پڑہی بی بی ام ہانیؓ نے عرض کیا کہ حضور آپ کو خدا کی قسم قریش سے اس واقعہ کا ذکر نہ کرنا وہ کم بخت آپکی شان مین گستاخی آپ کے کلام کی تکذیب کرین گے ام ہانی نے آپ کا چادر اپکڑا اور باہر جانے سے روکا لیکن حضور نے چادرے کو جھٹکے سے چھڑا یا جسکی وجہ سے جناب کا سینہ مبارک کہل گیا فرماتے ہین ام ہانی کہ جناب کے قلب مبارک سے ایسا نور چمکا جسکی چمک سے آنکھین بند ہوتین اور قریب تہا کہ آنکھین جاتی رہتین کہتی ہین کہ مجھسے ٹھہرا نگیا فوراً سجدے مین گر ی اس عرصہ مین حضور نے مکان سے باہر آکر قریش کے مجمع مین معراج کا واقعہ بیان کیا قریش نے آپ کی تکذیب کی جناب کو جھٹلایا مگر جناب ابو بکر نے آپ کی تصدیق فرمائی بعض قریش نے کہا کہ اگر آپ سچے ہین تو کچہ علامتین رستے کی اور حالات بیت المقدس کی عمارت کے بیان کرین جناب نے فرمایا تمہارے چند قافلے مجھے رستے مین ملے مگر ایک قافلہ تنعیم مین تہا جو عصر کے قریب مکہ مین داخل ہو جائیگا قریشی رستے پر جا بیٹھے اتفاق سے اوس قافلہ مین کچہ حرج ہوا اوسکے آنے مین دیر ہوئی جناب نے حضور رب العزت مین دعا فرمائی حق تعالےٰ نے سورج کو غروب ہونے سے ٹہیرا یا قریب ایک گھنٹے کے سورج ٹہیرا رہا اور قافلہ مکہ مین داخل ہوا کفار نے کہا کہ یہ محمد کا جادو ہے بعضون نے کہا کہ اچھا اگر حضور بیت المقدس ہو آئے ہین تو مسجد کا نقشہ بیان کیجئے منارے کتنے برج کتنے در کتنے محرابین کتنے ممبر کیسا انکھا ہے

فرمایا کہ مین رات کو گیا رات ہی کو واپس آیا لیکن میرا خدا مجھے یہ باتین بھی بتائیگا
حضرت جبرئیل بیت المقدس کو لیکر آپ کے سامنے حاضر ہوے حضور خاص بیت المقدس
کو دیکھتے جاتے اور کفار مکہ کے سوالات کا جواب فرماتے جاتے تھے جب سب کچھ
ٹھیک ٹھیک بتا دیا چارون طرف سے آوازین آئین کہ یہ محمد کا جادو ہے سحر ہے
سحر ہے کسی نے آپکے پیچھے سر مبارک پر مٹی ماری کسی نے کچھ کہا ناچار حضور غمگین
ہو کر مکان پر چلے آئے خلاصہ یہ ہے کہ جناب کی ہر ایک عورت مرد بڈھے جوان نے صرف مکہ
سے بیت المقدس تک ایک رات مین جانا پھر واپس مکے آجانا عقل کے خلاف جانکر انکار کیا
حضور کو جھٹلایا مگر صد آفرین ہے جناب ابوبکرؓ کو جسوقت جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے
بیت المقدس جانا آپکے سامنے بیان کیا تو ابوبکر نے اسکی تصدیق کرنے مین تامل کیا جناب نے
فرمایا کیا تم بھی کفار کی طرح انکار کروگے عرض کیا کہ حضور نہین یہ آپ کیا ذراسی بات کی مجھسے تصدیق
کرانے مین اپ کوئی بڑی بات فرماکر مجھسے تصدیق چاہین اور وہ بڑی بات یہ ہو کہ آپ صرف
بیت المقدس نہین گئے بلکہ ساتون آسمان کی بھی سیر فرمائی یہ پورا واقعہ بیان کرے
تا کہ ابوبکر نہایت زور سے اوسکی تصدیق کرے فرمایا کہ بات تو یہی ہے مگر مین ڈر کے
مارے ظاہر نہ کرتا تھا کہ شاید تم بھی انکار کرو عرض کیا کہ معاذ اللہ مین ہرگز انکار نکرونگا
جو کچھ جناب فرمائینگے فوراً منظور کرونگا کیونکہ جب مین آپکے فرمانے سے حضرت جبرئیل کا آسمان
سے دنیا مین ایکدن مین دس دس مرتبہ آنا تسلیم کرتا ہون اگر آپ ایکرات مین آسمان پر گئے تو کونسا
بعید امر ہے جسکا مین انکار کرون جو خدا جبرئیل کو آسمان سے زمین پر لاتا ہو وہی خدا محمد کو زمین سے آسمان پر لیگیا

چوتھا وعظ ہجرت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ

ترجمہ اے نبی جب مشورے اور تدبیرین کرتے تھے مکہ کے کافر آپ کے محبوس اور بند کرنے یا نکالدینے یا قتل کردینے کی اور اللہ اسباب پیدا کرتا تہا اونکے ہلاک کرنے کے اور اللہ اچھا تدبیر کرنے والا ہے یعنے اے نبی کافر تمہاری اذیت اور قتل کا سامان اور تدبیرین کرتے اور اللہ اونکے قتل کا ارادہ کرتا تہا پہر خدا ہی غالب رہا اور اوسیکا حکم نافذ ہوا تہوڑے ہی سے عرصہ مین سارے دشمن ہلاک ہوئے اور حضور کا بول بالا ہوا یہ آیت شریفہ مدینہ طیبہ مین نازل ہوئی تہی اور واقعہ ہجرت کا مکہ مین تہا اتنے عرصہ کے بعد یہ احسان اور نعمت آپکو اسلیئے یاد دلائی گئی تاکہ مدینہ کے منافق اور یہودی لوگ جان لین کہ حضور کی اذیت کے لیئے ہماری خفیہ تدبیرین باعث ہونگی ہماری ہلاکت کا اور مدینہ مین رسول کے دشمنون کا وہی انجام ہوگا جو مکہ مین ہوا حدیث شریف مین آیا ہے القران ہو الدواء قرآن مجید سارے مرضون کا علاج اور ہر ایک بیماری کی دوا ہے اس مبارک ایت کا خواص یہ ہے کہ اگر کوئی مظلوم کسی ظالم کے پنجے مین گرفتار ہو یا ناحق کسی مقدمہ مین پہنس گیا ہو یا شہر یا محلے یا گاؤن کے لوگ دشمن

ہوے ہوں گاؤں سے نکال لینے کا فکر کرتے ہوں یا کوئی اور آفت ناگہانی آن پڑی ہو اس مبارک ایت کو سات ہزار مرتبے روزانہ سات دن تک ٹھیک دوپہر کے وقت پڑھنا قطعی طور پر نجات اور رہائی حکم الٰہی سے بخشتا ہے تشریح ٹھیک بارہ بجے اس عمل کو شروع کیا جاوے پھر چاہے جتنی دیر میں پورا ہو پورا کیا جائے کوئی حرج نہ ہوگا۔

ہجرت مبارک کے راز اور نکتے

پہلا نکتہ خدا نے حضور سے وطن کیوں چھڑایا ہر ایک انسان کی طبیعت وطن اور پیدایش کی جگہ سے زیادہ مانوس ہوتی ہے حب الوطن مشہور بات ہے حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر وطن کا ایک گڑھا بھی انسان کے نزدیک بڑے بڑے خوش نما ملکوں سے زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے پھر وطن بھی خانہ کعبہ رب جلیل کا گھر جسکی تعمیر کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اور حضرت اسمٰعیل جہان بھر کا عبادت خانہ عبادت الٰہی بجالانے کی جگہ سے ادنے مسلمان کو بہت محبت اور انس و الفت ہوتی ہے پھر مقابلے اسکے سید العابدین سردار مرسلین کو عبادت خانہ سے کیا کچھ عشق ہوگا اور ہونا چاہیئے اسی لئے ہجرت کے وقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روتے جاتے اور مڑ مڑ کر کعبہ کو دیکھتے اور یہ کہتے تھے کہ اے کعبہ تو ساری جہان سے زیادہ مجھے محبوب اور پیارا ہے اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ساری عمر میں ایک دم کے لیے بھی تجھ سے جدا نہ ہوتا جب حضور کی محبت کی کعبہ کے ساتھ یہ حالت تھی ادھر حضور کو خدا نے اپنی محبت اور مرضی کے لئے خاص کر لیا تھا اور حضور

کے دل مین سوائے اپنے عشق اور محبت کے کسی دوسری شے کے محبت نام کو باقی رکھنا
نہین پسند فرماتا تھا اسلئے حضور کو آپ کے محبوب کعبہ سے چھڑایا اور کعبہ سے جناب کو
ہجرت کا حکم دیا کیونکہ ایک دل مین دو عشق ایک قلب دو محبوب نہین سما سکتے ما جعل اللہ
الرجل من قلبین فی جوفہ ترجمہ ایک سینہ ایک دل مین خدا نے دو دل نہین بنائے دو چیزون
کی محبت دو معشوقون کا خیال ایک دل مین قایم نہین رہ سکتا ایک کی جانب میلان
زیادہ ایک کی طرف کم ہونا لازمی بات ہے ایک کا باقی رہنا دوسرے کا فنا ہونا ضروری امر ہے
اس لئے فانی کی محبت کو فنا کیا گیا یعنے کعبہ کے محبت کو حضور سے چھڑایا اور یہان سے ہجرت
کا حکم دیا چنانچہ اس راز کو سردار اولین و آخرین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات مبارک
کے وقت اپنی زبان مبارک سے کھولا تھا لو کنت اتخذت خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلاً ولکنی
اتخذت اللہ خلیلا یعنی اگر مین سوائے اللہ کے کسی کو دوست دلی بناتا تو ابوبکر کو بناتا مگر مین نے
سب تعلق قطع کر کے صرف ایک اللہ کو اپنا دوست اور محبوب بنا لیا اس حدیث نے صاف
ظاہر کر دیا کہ لوگون تمہارے مبارک رسول نے تمامی سارے علاقون سارے محبوبون اور
دوستون سے کنارہ کشی اختیار فرما کر صرف ایک محبوب حقیقی کو اپنا محبوب بنا لیا ہے ابتدا مین
حضور نے کعبہ کو چھوڑا آخر مین صدیق سے شخص کی محبت کو چھوڑا ایک مولی کی محبت کے رشتے کو کامل
طور سے جوڑا ما سوا اللہ کے سبکو دل سے فنا کیا اور ایک باقی کا ساتھ لیا مولف اے لوگون
عشق حقیقی کے پہلی سیڑھی ترک وطن ترک احباب ہے خدائے پاک کے محبت کے ساتھ کسی
دوسرے کی محبت رکھنی ضدین کا جمع کرنا ہے اور یہ تمام عاقلون کے نزدیک سخت محال

اور اشکال ہے دو بادشاہ در یک اقلیم نہ گنجند کا مضمون ہے دوسرا نکتہ عزت اور وجاہت انسان مین دو طرح کی ہوتی ہے ایک اپنی ذاتی دوسری خاندانی اپنے بزرگون باپ دادا قوم خاندان کی وجہ سے یا مال کے سبب سے وطن کی قدامت کے سبب سے ذاتی وجاہت اصلی عزت ہے اور ہر خاندان کی وجہ سے بزرگون کے سبب سے یا مال کے یا وطن کے سبب سے جو عزت ہوگی وہ عارضی اور بے اعتبار ہے کیونکہ مانگی ہوی ہے غیر شخص یا دوسری چیز کے سبب سے حاصل ہوئی ہے رب جلیل کو اپنے حبیب پاک کو اصلی اور ذاتی وجاہت اور عزت عطا فرمانی منظور تھی اس لئے سارے سامان عارضی وجاہت کے ندارد کر دئے ایک نہایت غریب مفلس خاندان مین جناب کو پیدا کیا خود حضور کو ساری عمر نبی فقیر بنا کر رکھا والدین کا حضور کے ایسے وقت مین انتقال ہوا کہ آپ نے دونون مین سے کسی ایک کو بھی نہ دیکھا چچا ابو طالب کے پاس حضور نے وقت مبارک کو پورا کیا آپکی قوم اسلام کی وجہ سے سخت دشمن مقابل بنی وطن کی عزت کو ہجرت کا حکم دیکر مٹایا آپ سے وطن چھوڑایا محض غیر وطن جسکی آب وہوا بھی سخت خراب طاعون اور بخار کا مسکن تھا وہ حضور کو رہنے کو دیا اس مین خدا کو یہی ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ محمد کا جلال اور نور آفتاب کی مانند ہے آفتاب کو چاند ستارون کے نور کی کیا ضرورت کسی روشن چراغ کی کیا حاجت تھی جو آپکو کسی قسم کی روشنی یا کسی غیر کی عزت سے عزت دیتا آپ تو خود وہ تھے جنکی شان یہ تھی وصلی اللہ علی نور کز وشد نورہا پیدا زمین در عشق او ساکن فلک در حب او شیدا تیسرا نکتہ کہ مکہ معظمہ خدا کی طرف سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی برکت سے متبرک ہو چکا تھا اور سارے جہان سے زیادہ اوسکی تعظیم توقیر خدا کی طرف سے

مقرر ہو چکی تھی اگر سید المرسلین علیہ السلام بھی اسی جگہ فروکش رہتے زیادہ ترکوئی نئی بات
پیدا نہ ہوتی جناب سید المرسلین علیہ السلام کی کوئی وجاہت اور بزرگی ظاہر نہ ہوتی خدا نے
آپکو بدتر سے بدتر زمین کی طرف جسکا جاہلیتہ مین یثرب نام تھا جو قسم قسم کے وبا ڈنکا گھر
جس کی آبادی نہایت پریشان جسکی رعایا حد درجے کی مفلس محتاج تھی ہجرت کا حکم دیکر
اوس بدتر زمین کو افضل اور نہایت متبرک بنایا جناب کی دعا تھی آلہی ابراہیم خلیل اللہ نے
مکہ کے لئیے برکت کی دعا فرمائی ہین مدینہ کے لئیے برکت کی دعا کرتا ہون آلہی اسکی زمین سے
وبا کو نکال دے اسکے باغات زراعت مین برکت عطا کر اس بستی کی اہل ایمان کے دلون مین
محبت دے اب حضور کی دعا اور جناب کے قدمون کا طفیل ہے جو مدینہ طیبہ اکثر باتون مین
مکہ پر فوقیت رکھتا ہے آج سے نہین سیکڑون برس سے ائمہ مجتہدین مین اسبات کا اختلاف
ہے کہ مکہ معظمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ بعض کے نزدیک مکہ افضل ہے بعض کے نزدیک مدینہ منورہ
افضل ہے فقیر کے نزدیک عابدون کے لئیے مکہ افضل اور عاشقون کے لئے مدینہ طیبہ بہتر اور
افضل ہے قدر این می نشناسی بخدا تا نہ چشی اکثر مجتہدین اور فقہائے کاملین کا اسی بات
پر اتفاق ہے کہ قبر شریف کی وہ مبارک زمین جو حضور کے نورانی جسد مطہر سے متصل یا قریب
ہے وہ بیت المقدس اور مکہ معظمہ سے افضل ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ بیت المقدس یا کعبہ کو
دیگر انبیاء علیہم السلام کی سبب سے شرف اور بزرگی حاصل ہوئی اور مدینہ طیبہ کو جناب سید المرسلین
کے سبب سے عزت ملی پس جیسا حضور اکرم کا مرتبہ سب انبیاء پر زائد ہے اسی طرح مدینہ کا
رتبہ ساری بستیون پر فوق ہونا چاہئے مکہ معظمہ پہلے ہی سے اچھا تھا پھر اچھے کو اچھا بنانا

تحصیل حاصل اور فضول بات ہے بُرے کو اچھا اور پھر اچھوں سے اچھا بنانا یہ بڑا کمال اور یہ طفیل ہے محض حضور اکرم کا۔

ہجرت کا واقعہ

جب خدا کی فضل سے چمکارے توحید کے جگہ جگہ سے چمکتے ہوئے نظر آنے اور نعرے لا الہ الا اللہ کے کعبہ کے اس پاس سُننے جانے لگے مکہ کے بچوں اور غلاموں عورتوں میں سلام کا اثر توقع سے زیادہ پیدا ہونے لگا مکہ کے سارے کافر نہایت بے چین ہو کر تڑپتے انگاروں پر لوٹتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہلاکت کی بجد کوشش کرنے لگے لیکن جسے خدا رکھے اوسے کون چکھے کفار کے سارے منصوبے بیکار اور غلط ہوئے کوئی تدبیر ایسی نہ بن پڑی جسکے سبب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی دعوت کرنے سے باز رہتے ناچار بڑے بڑے کفار پرانے گنہگاروں نے پوشیدہ طور سے ایک مکان میں جمع ہو کر مکان کا دروازہ بند کیا لیکن یہ یقینی بات ہے کہ حق کا راضی رحمان بُری بات کا ساتھی شیطان ہوتا ہے ابلیس لعین نے اس موقعہ کو غنیمت جانا فوراً ہی ایک بزرگ شخص کی صورت بنا کر آیا اور دروازہ پر آواز دی کہ لوگوں دروازہ کھولو ابو جہل نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے اور کیوں آئے ہو شیطان لعین نے کہا کہ میں ایک ضعیف بڈھا پُرانا نہایت تجربے کار ہوں شہر نجد سے آیا اور تمہارے اس مبارک مشورہ میں شریک ہو کر سعادت حاصل کرنی چاہتا ہوں (فائدہ اوسی دن سے محاورے عرب میں ہر مکار عیار دھوکے باز کو شیخ مجدی کے لقب سے

یاد کرتے ہین) مکہ کے سارے بروں کا نچوڑ پھر اوس مین شقی ازلی ابلیس لعین کا شامل ہونا زہر ہلاہل کو مات کرتا تھا جب مجلس آراستہ ہوئی کفار مکہ نے باہم قسمین کھائین کہ آج کوئی شخص اسے دینے مین کمی نہ کرے (تعجب) اے خدا کیا یہ نالائق لوگ حضور پر لوز الوقاسم جنت کے تقسیم فرمانے والے کی شان عالی مین توہین کرنے اور جناب کے ذات عالی کو تکلیف پہونچانے کے لئے باہم قسمین کھاتے اور عہد و پیمان کرتے اور یہ کہتے ہین کہ لوگو آج ہم مین سے کوئی شخص محمد بن عبد اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بابت برائی اذیت ہلاکت موت و شہادت کی راے دینے مین کوتاہی نہ کرے ادہر یہ تیاریاں ہوتین ادہر رؤف و رحیم جناب رسول کریم یہ خبر سنکر فرماتے اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون اے مولا میری قوم کو ہدایت فرمادے راہ رست دکہادے کیونکہ یہ لوگ ناسمجھ ہین جانتے نہین جب کفار مکہ کے باہم عہد و پیمان ہو چکے تب ہر ایک شخص اپنی اپنی راے پیش کرنے اور اپنی گور انگارے بھرنے لگا ایک کافر ابو البختری نامی بولا کہ اس شخص (یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) کو ایک تنگ تاریک مکان مین بند کیا جائے صرف ایک چھوٹا سا روشن دان باقی رکھا جائے اوسی روشن دان سے روز کچھ قدر قلیل کھانا دانہ دیا جاے چند روز کے بعد بے مارے آپ مر جائیگا (اعاذہ اللہ روحی فداہ) شیطان یعنی شیخ نجدی اس راے پر سخت معترض ہو کر بولا بئس ماقلت یا ابا البختری اے ابو البختری تیری راے نہایت ناقص ہے اے لوگو تمہین معلوم نہین یہ (یعنی رسول اکرم) وہ شخص ہے کہ اگر اسے سات قفلون مین بند کر کے رکھو گے تو بھی اسکی خوشبو ما-

نکل آئیگی اور پہران کے مان نے والے اوس بو کو پا کر مکان کو توڑین اور اپنے امام کو نکال کر لیجا ئینگے لوگون کیا میرا یہ اعتراض ٹہیک نہین ہے تمام مجلس سے مرحبا آفرین کے نعرے بلند ہوئے عمرو بن ہشام نامی کافر نے کہا کہ اچھا اگر وہ راے ناپسند ہے تو یہ کیا جاے کہ انکو (یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو) ایک اونٹ کے کمر پر رسیون سے باندہ کر اوس اونٹ کو ملک حجاز سے باہر نکالا جائے اسصورت مین مکہ کے لوگ نہایت آرام سے ہو جائینگے اور نہایت سہولت سے پیچہا چھوٹ جائیگا لعین نے سنکر کہا کہ یہ راے پہلی راے سے بہی زیادہ خراب اور بری ہے کیونکہ تم نہین جانتے کہ محمد بن عبد اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کا شیرین کلام عالی اخلاق ایسا دلون کو مسخر کرنے والا ہے کہ چند روز مین ہزارون معتقد مرید آپ کے ساتھ ہون گے اور ایک دن مکہ پر چڑھائی ہو کر بچہ بچہ تمہارا قتل کیا جائیگا اے لوگو یہ راے بہی غلط ہے اگر کوئی اور رائے ہو تو پیش کرو یہ سنکر ابو جہل نے کہا کہ میری ایک راے ہے اگر شیخ نجدی اور حاضرین مجلس پسند اور منظور کرین وہ یہ ہے کہ اسوقت مکہ مین پندرہ بیس خاندان ہین جو محمد بن عبد اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے سخت نالان ہین صرف ایک بنی ہاشم کا خاندان اونکا طرفدار ورنہ سب گہرانے اون سے بیزار ہین سوائے بنی ہاشم کے ھر ایک گہرانے سے ایک ایک جوان ہتیارون سے مسلح لیا جاے اور وہ سب کے سب رات کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گہر مین کود کر سب کے سب دفعتہ وار کرین اور آپکو شہید کر کے اپنے گہر چلے جائین جب صبح کو بنی ہاشم کو خبر ہوگی تب ایک گہر اتنی قومون اسقدر گہرانون سے کہان تک لڑے گا آخر لاچار ہو کر خون بہا (یعنی سوا اونٹ) لیکر فیصلہ ہو جائیگا

(مؤلف) واللہ تم باللہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روحی فداہ کے جسم اطہر کے ایک قطرہ کے خون بہانے میں عرش سے فرش تک سارا جہان بھی اگر دیا جائے تو بھی کافی نہ ہوگا پھر کہاں سو اونٹ ناپاک اور کہاں وہ جان افلاک چہ نسبت خاک را بعالم پاک ابوجہل کی یہ رائے شیخ نجدی اور ساری مجلس نے پسند کی اور یہی بات مقرر ہو کر مجلس برخاست ہوئی ادہر حضرت جبرئیل یہیں تشریف لائے اور ساری کیفیت بیان فرمائی کہ کفار قریش مشورہ کرتے تھے کہ حضرت کو کسی مکان میں بند کریں یا جلا وطن کر دیں یا قتل کریں یہ خبر سنکر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے عرض کیا کہ آج کی رات آپ اپنے بستر پر نہ سوئیں بلکہ یہاں سے ہجرت کریں اور آپ کے ساتھ ابوبکر ہجرت کرینگے یہ سنکر آپ خوش ہوے اور حضرت ابوبکر سے اونکے مکان پر جا کر سارا حال بیان کیا جناب صدیق اکبر ایک عرصہ سے اپنی اور حضور کی ہجرت کا سامان طیار کر چکے تھے اور وجہ اسکی یہ تھی کہ حضرت ابوبکر نے ہجرت سے پہلے خواب دیکھا تھا جس میں خدا نے ابوبکر پر سارے حالات ظاہر کر دئے تھے (صدیق اکبر کا خواب) تاریخ الخمیس چودہویں رات کا چاند آسمان سے اتر کر مکہ معظمہ کی زمین پر نازل ہوا سارا مکہ کا میدان اسکے نور سے روشن ہوا پھر وہ چاند زمین سے آسمان پر گیا پھر دوبارہ وہاں سے اتر کر بجاے مکہ معظمہ کے مدینہ منورہ کی زمین پر نازل ہوا اور بہت سے ستارے بھی چاند کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ کی زمین پر اترے پھر وہ چاند نہایت روشن اور چمک کے ساتھ مدینہ سے مکہ معظمہ واپس آیا اور وہ ستارے بھی چاند کے ساتھ مدینہ سے مکہ آئے اسکے بعد دوبارہ

وہ چاند اپنے ستارون کو ساتھ لیکر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ واپس آیا اور بی بی عائشہ کے حجرہ مین داخل ہوا حجرے کی زمین شق ہوئی وہ ماہتاب اوس زمین مین چھپ گیا خواب کی تعبیر مین جناب صدیق اکبر کو حضرت یوسف صدیق اللہ کے مانند نہایت ملکہ تھا آپ نے اپنے خواب کی خود ہی تعبیر فرمائی کہ وہ چودھوین رات کا چاند جناب سید المرسلین ہین کہ سب سے پہلے اس چاند نے مکہ کی زمین کو نور نبوت سے روشن کیا پھر وہ چاند حرم سے نکل کر آسمان پر گیا یعنی جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین آسمان پر گئے وہان سے اوتر کر مدینہ جاینگے یعنی آپ مکہ معظمہ سے ہجرت کرینگے یہ ستارے جو آپ کے ساتھ تھے یہ حضور کے صحابی ہین جو آپ کے ساتھ مکہ سے مدینے ہجرت کرینگے دوسری مرتبہ وہ چاند معہ ستارون کے مکہ معظمہ آئیگا مطلب یہ ہے کہ ایک دن مکہ معظمہ فتح اور مکہ مین اسلام کا غلبہ ہوگا اسکے بعد وہ چاند کا معہ ستارون کے پھر واپس مدینہ تشریف لائیگا عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین داخل ہونا اسکا یہ مطلب ہے کہ حضور بیمار ہوکر عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین قیام پذیر ہونگے اسکے بعد حجرہ کی زمین پھٹ کر چاند کا اوس مین غروب فرمانا اسکا یہ مطلب ہے کہ آپ انتقال فرماکر اوسی حجرہ مین مدفون ہونگے جس طرح خدا نے ابوبکر کو دکھایا تھا وہ سب کچھ اوسی طرح پورا ہوا خدا نے اس خواب مین ابتداے نبوت سے انتہا تک کے سارے واقعات دکھائے تھے جسکے سبب صدیق اکبر کو معلوم ہوچکا تھا کہ ایک دن ضرور ایسا ہونا ہے کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ترک وطن فرماینگے اور مکہ سے مدینہ ہجرت کرجائینگے اسی بنیاد پر صدیق نبیؐ کے پرانے رفیق سفر کا سامان طیار کرکے عرصے سے ہجرت کے منتظر تھے جب ان نابکاران

مکہ نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے شہید کرنے کا عزم کیا اوسیوقت حضرت روح الامین
تشریف لائے اور سارے مشوروں کا خلاصہ بیان کیا اور یہ فرمایا کہ آج رات کو حضور پر حملہ
ہوگا آج جناب رات کے وقت یہاں سے ہجرت کرین اور اپنے بچھونے پر اپنی جگہ حضرت علی کو
سلائیں اور ابوبکر کو اپنے ساتھہ لیجائیں یہ حکم سنکر جناب اکرم اوسیوقت عین دوپہر کے وقت
ابوبکر صدیق کے مکان کی طرف تشریف لے چلے کسی نے ابوبکر سے کہا کہ آج ٹھیک دوپہر کو وقت
حضرت تمہارے گھر چلے آتے ہین صدیق اکبر یہ سنکر گھبرائے اور فرمایا کہ خدا خیر کرے یہ بے وقت
تشریف لانا خالی از علت نہین اتنے مین جناب بھی تشریف لے آئے اور یہ فرمایا کہ اے ابوبکر
ایک راز کی بات ہے اگر تمہارے گھر مین کوئی غیر شخص ہو تو اوسے ہٹا دو عرض کیا کہ حضرت
اسوقت میرے گھر مین میری اہلیہ ہے یا حضور کی اہلیہ تیسری آپکی سالی ہین اور کوئی غیر نہین
یہ سنکر جناب نے ارشاد کیا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل امین آنکر مجھے ہجرت کا حکم دیگئے ہین ابوبکر
صدیق نے عرض کیا کہ حضور اگر اجازت ہو تو غلام بھی جناب کی رکابین پکڑ کر ساتھہ چلے فرمایا
کہ ابوبکر یہ تم کیون کہتے ہو تمہارے ساتھہ لیجانے کا حکم عرش الٰہی سے آیا ہے یہ بشارت سنکر
ابوبکر صدیق شوق مین آکر رونے اور یہ عرض کرنے لگے کہ یا حضرت مین نے چھہ مہینہ پہلے سے
سارا سامان سفر کا تیار کر لیا ہے جسوقت جناب فرمائین مین حاضر کرون حضور نے فرمایا کہ مجھے
ابھی حکم ثانی کا انتظار ہے حکم آتے ہی نکل چلین گے یہ فرما کر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ابوبکر کے مکان سے نکلکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تشریف لائے اور یہ فرمایا
کہ اے علی ہم آج رات کو مکہ سے ہجرت کرینگے تم ہماری جگہ ہمارے بستر پر لیٹ جانا تاکہ کفار

تمکو میری جگہ لیٹا دیکھکر یہ سمجھینگے کہ محمد ابھی لیٹے ہین جب تک مین گہرسے دور نہ چلا جاؤن تم میرا
چادر اوڑھے لیٹے رہنا اے علی جسوقت تک تم میرا چادر اوڑہے رہوگے کوئی تکلیف تمہین نہ
پہونچے گی حضرت علی نے آپکی جگہ آپ کے بستر پر سونا نہایت خوشی سے منظور کیا یہ واقعہ
اندہیری راتون کا تہا جب رات ہوئی اور خوب اندہیرا ہوا کافر تلوارین لیکر حضور کے مکان
کے چارون طرف جمع ہوئے اور ہر طرف سے جناب کے مکان کا حصار کر لیا انتظار یہ تہا
کہ جب آپ سوجائینگے اوسوقت گہر مین گہسکر آپ کو شہید کرین ابھی انتظار مین کافر کہڑے
آپس مین باتین کرتے تہے کہ دیکہو یہ شخص کیسی جہوٹی باتین کرتا اور کہتا ہے کہ اے مکے والون
اگر تم میری اطاعت کرو اور مسلمان ہوجاؤ تو خداوند کریم تمہین دنیا مین عرب اور عجم کا بادشاہ
بنائیگا اور آخرت مین ایسے ایسے میوے کے باغ عطا کریگا جنکے پھلون کا ایک دانہ سارے
جہان کے لئے کافی ہے اور اگر میری اطاعت نہ کروگے آخرت مین ہمیشہ بھڑکتی آگ مین
جلتے رہوگے اور دنیا مین لعنت کے چھری سے ذبح کئے جاؤگے کافرون کی یہ باتین سنکر
حضور بستر پر لیٹے ہوئے فرماتے تہے کہ اے نادانون مین نے جو کچہ تم سے کہا سچ کہا اور ہمیشہ یہی
کہونگا لیکن اے ابوجہل تو ضرور ایمان سے محروم رہکر جہنم مین جائیگا ہمیشہ اوسی آگ مین
جلایا جائیگا کافر گھڑی گھڑی آپکی باتون کا مذاق اڑاتے قہقہے لگاتے تہے لیکن وہ
سب کچہ آپکا فرمان نہ تھا بلکہ رب العالمین کا ارشاد عالی تہا وما ینطق عن الھوی حضور
کوئی فقرہ بغیر حکم نہ فرماتے جو کچہ آپ سے اللہ کہلواتا وہی کہتے تھے چند ہی روز مین یہ سب
کچہ ظہور مین آیا انجناب کی باتین ماننے والے عرب اور عجم کے مالک روم شام کے بادشاہ ہوئے

نہ ماننے والے کس ذلت اور خواری سے بدر وغیرہ کے میدان جنگ مین مرکر جہنم واصل ہوئے
ٹھیک آدھی رات کے وقت حکم ہوا کہ حضرت اُٹھیے اب سونے کا وقت نہین ہے آنحضرت نے
فرمایا کہ جبرئیل چارون طرف کافر جمع ہین مین کس طرح جا سکتا ہون عرض کیا کہ سورت یٰسین
شریف کی آیت مین انا جعلنا فی اعناقهم اغلالا فهی الی الاذقان فهم مقمحون وجعلنا من بین
ایدیهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون یعنی ہمنے ان کفار کی گردنون مین اسقدر
طوق ڈالا ہے جسکی وجہ سے وہ گردن نہین اوٹھا سکتے اور ہمنے ان کافرون کو دیوار دن
کے اندر گھیر دیا یہ کچھ دیکھہ نہین سکتے پڑھیے اور تھوڑی سی خاک پر دم کرکے ان کافرون کی
طرف پھینک دیجیے حضور نے تھوڑی سی خاک پر یہ مبارک آیتین پڑھ کر دم کرکے کافرون
کی طرف پھینکدی ایک مٹھی خاک ستر آدمیون کے موہنون سرون آنکھون مین بھری مگر عجب
طرفہ یہ تھا کہ بجاے تکلیف ہونے کے سب کو غفلت کی نیند آئی خدا نے سبکو اندھا کیا اور اپنے
رسول کو سب کے سامنے سے سلامت نکال کرلے گیا حکمت خدا نے یہان عجیب معجزہ آپکے
ہاتھ سے ظاہر کیا اول ایک قدر قلیل مٹھی بھر خاک کا ستر سے زیادہ کافرون کے موہنہ سر
آنکھین ناک کانون مین بھر نا دوسرے حضور نے خاک ایک جانب پھینکی تھی اور کافر حضور
کے مکان کے چارون طرف احاطہ کئے کھڑے تھے خاک پھینکی گئی ایک طرف قدرت الٰہی
سے پہونچگئی چارون طرف تیسرے جب کسی کی آنکھون مین خاک یا تنکا گرتا ہے تب سخت
بے چینی کے سبب ذرا نیند نہین آتی مگر یہان قدرت نے خلاف عادت یہ کام کیا کہ جنکی آنکھون
مین خاک پڑی انھین آرام کی نیند آئی سبحان اللہ غور کرو مسلمانون خدا نے وہ رحمت والے

پیغمبر ہمیں عطا فرمائے جنکے غصہ بھرے ہاتھ سے اگر خاک بہی کسی دشمن کی آنکھون مین
ڈالی گئی وہ بھی راحت اور آرام کا سبب بنی بہلا خیال کرو کہ جب مسلمان کے لئے آپ نے اپنے
ان مبارک ہاتون سے مغفرت کی دعا کی ہوا سکے کیسے کچہ مرتبے ہون گے سبحان اللہ خاک پڑتے
ہی سارے کافر سو گئے اونکے ساتہہ شیطان بہی سویا جیکے سب غافل ہوئے حضور اکرم سبکے
سامنے گہر سے نکلے حضرت علی آپکی چادر مبارک اوڑہکر آپکی جگہ لیٹ گئے امام غزالی نے لکھا ہے
کہ حق تعالے نے حضرت جبرئیل اور میکائیل سے فرمایا ہمنے تمہے باہم بہائی بہائی بنایا اور
ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی اب کونسا تم مین سے اپنی عمر کم اور بہائی کی عمر زیادہ ہونی
چاہتا ہے دونو فرشتون نے اپنی ہی عمر کی زیادتی چاہی حکم ہوا کہ آج تم علی بن ابی طالب کی
برابری نہ کرسکے جبکہ علی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہم بہائی تہے دیکہو علی نے
اپنی جان اپنے بہائی پر نثار کردی اب تم جاؤ اور علی کی حفاظت کرو حضرت جبرئیل اور
میکائیل آترے اور حضرت علی کی سرہانے کھڑے ہوکر رات بہر حفاظت کرتے رہے اور
یہ کہتے رہے کہ واہ واہ اے علی حق تعالے تمہارا ذکر ملائک مین فرمارہا ہے کہ دیکہو جان نثار
بندے ایسے ہوتے ہین آدہر آنحضرت گہر سے نکل کر ابو بکر کے مکان پر پہونچکر آپ کو ساتہہ
لیکر غار ثور کی طرف روانہ ہوئے ادہر سے ایک کافر بہاگا ہوا آیا اور یہ کہا کہ لوگو تم کس کے
انتظار مین یہان کھڑے ہو محمد بن عبد اللہ ابو بکر کے مکان سے ہوتے ہوئے جنگل کی جانب
گئے اور تمہارے مونہہ پر خاک ڈالگئے یہ بات سنکر جو کافر اپنا مونہہ اور سر دیکھتا ہے خاک مین
بہرا ہوا پاتا ہے ابو جہل نے کہا کہ یہ بات جہوٹی ہے دیکہو محمد وہ چادر اوڑہے سوتے ہین جب

کفار مین باہم اختلاف ہوا سب کے سب تلوارین لیکر ایکدم حضور کے مکان مین کود ے
ان کی آہٹ سے حضرت علیؓ نے اوٹھکر فرمایا کہ لوگون یہ مداخلت بیجا کیسی ہے تم کسطرح
مکان مین بلا اجازت چلے آئے ابوجہل لعین نے کہا کہ محمد کہان ہین علیؓ نے جواب دیا کہ مین
انکا محافظ نگہبان نہین ہون اونکا نگہبان اللہ ہے وہ آپ کو جہان چاہا لے گیا لوگون کیا
تم بنی ہاشم کی تلوار سے ناواقف ہو جو اسطرح بیخوف ہوکر گھر مین چلے آئے بہت جلد باہر نکل
جاؤ ورنہ یہ تلوار ہوگی اور تمہاری گردنین ایک ہی زندہ نہ جائیگا مکہ والون کو حضرت علیؓ
سے کوئی تعلق نہ تہا جب آنحضرت کو وہان نہ دیکہا تب گھبرائے ہوے وہان سے نکلکر چارون
طرف تلاش کیا مگر کہین نہ پایا رات مشکل سے کاٹی علی الصباح بڑے بڑے قائف راہ کہوجی
لوگون کو جمع کیا اور آپ کی تلاش مین جنگل کی طرف نکلے اوسطرف ابوبکر صدیق آپکو لیکر غار ثور
مین پہونچے رستے کی کیفیت یہ ہوئی کہ جس وقت حضور ثور پہاڑ کے قریب پہونچے جناب صدیق
اکبر نے آپکو اپنے کندہے پر سوار کیا اور نقش قدم حضور کا زمین سے اوٹھاکر اپنی پشت پر
رکھ لیا غار کے موہنہ پر پہونچکر حضور کو غار کے باہر چھوڑا خود اندہیرے تنگ اور تاریک غار مین
کالی رات مین بچھوؤن کے گھر مین گھس کر ہاتون سے غار کی زمین صاف کی جسقدر سوراخ
نظر آئے سب مین اپنے کپڑے پھاڑ کر رکھے اور سارے سوراخون کو بند کیا صرف ایک سوراخ
باقی رہا اور کپڑا ختم ہوا اوس مین اپنے پیر کی ایڑی رکھکر اور حضور کو اندر بلاکر عرض کیا کہ
آپ میرے زانون پر سر رکھکر سو جائیں کیونکہ آپ ساری رات جاگتے اور تکلیف سے رستہ
چلتے رہے ہین جب آفتاب نبوت نے غار مین آرام فرمایا اوسوقت خدا کے حکم سے ایک درخت

ببول کا بہت دور کی فاصلہ سے آیا اور غار کے موہنہ پر چہایا ادہر مکڑی آئی اوسنے غار کے
موہنہ اور سارے ببول کے درخت پر بہت جلد جالا پورا کر رستہ بند کیا اس طرح سے رات ہی
رات مین جنگلی کبوتر کو حکم ہوا اوسنے غار کے موتہہ پر گہونسلا بنا کر انڈے دیئے اشارات عقلمندون
کو اشارہ بھی کافی ہوتا ہے مگر نادان قتل ہوجانے کے بعد ہی نہین سمجہتا غار کے موہنہ پر ببول کے
درخت کا آنا کفار کو نصیحت کرنا مقصود تہا کہ لوگون غار والون کو تکلیف دینا یا غار کے اندر جانا
اپنے لئے کانٹے بونا عذاب کا سامان پیدا کرنا ہے ہوشیار ہوجاؤ کانٹون بہرا رستہ ہے مکڑی
کا جالا پورنا اعلان تہا کہ مکہ والون تمہارا اسرار مگر ہمارے سامنے ایک مکڑی کے جالے سے
زیادہ کمزور ہے دیکہو ہماری مکڑی کے جالے کو تم نہین توڑ سکتے کبوتر کا انڈے دینا اس مین اعلان
تہا کہ تم اس نبی کو شہید نہین کر سکتے انکی نسل انکی اولاد انکی امت انکی تابعدار ہمیشہ اور ہر جگہ
شہرون جنگلون مین پرندون کی مانند باقی رہینگے شہر اور جنگل انسے آباد ہون گے کبوترونکا انڈے
دینا حضور کے بقائے نسل کی طرف اشارہ تہا حضور غار مین صدیق اکبر کے زانو پر سر رکھکر سوگئے
ایک زہریلے سانپ نے ابوبکر کے پیر کی ایڑی مین کاٹا جسکی وجہ سے صدیق اکبر کو سخت تکلیف
ہوئی تکلیف سے روتے مگر زانون کو حرکت نہ دیتے مبادا آپکی آنکہ کہل جائے اور آپکو تکلیف ہو
میری جان نکل جائے بلا سے مگر جان جہان کو کسی طرح اذیت نہ ہوجائے واہ رے عشق واہ رے
محبت تیرا کیا کہنا ہے ابوبکر کی جان سخت بیچین تہی مگر حرکت نہ تہی تکلیف کی وجہ سے آپ کے
آنکہون سے آنسو نکل کر حضور انور کے چہرہ مبارک پر گرے حضور کی آنکہ کہلی فرمایا کہ ابوبکر تمہین
کچہ تکلیف ہے عرض کیا کہ کوئی زہریلا سانپ مجہے کاٹتا ہے جناب نے فرمایا کہ وہ پیر میرے پاس

لائے حضور نے اوس سانپ کے کاٹے پر دم کیا فوراً زہر اور ساری تکلیف دور ہوئی اس تکلیف کے سبب سے ابوبکرؓ کو پیاس لگی عرض کیا کہ جناب مجھے پیاس بہت سخت لگی ہوئی ہے فرمایا کہ غار کے دوسرے کنارے پر جا کر دیکھو خدا نے تمہارے لئے پانی بھیجا ہے جب ابوبکرؓ غار ثور کی دوسری جانب پہونچے تب وہان دودہ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ سرد شہد سے زیادہ شیرین پانی بہتا ہوا ملا جسکے پیتے ہی ساری پیاس بجھ گئی عرض کیا کہ جناب یہ پانی کہان سے آیا تھا فرمایا کہ رب العالمین نے تمہارے لئے جنت سے بھیجا تھا ہجرت کی رات غار کے واقعات یہ تھے اودہر صبح کو کافرون کا مجمع جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین باہر نکلا پیرون کے نقش کو دیکھتے ہوئے غار ثور تک پہونچے کھوجیون نے کہا کہ بس آگے ایک پیر کا نقش ہے دوسرا نقش قدم غائب ہے ابوبکر کا نقش یہ ہے محمد کا نقش قدم غائب ہے ہمارے نزدیک سوائے اس غار کے اور کہین نہین گئے اسی غار مین تلاش کرو یہ سنکر کفار مکہ بولے کہ تم بیوقوف ہوئے بھلا غار کے اندر کوئی کس طرح جا سکتا ہے غار کے موہنہ پر ببول کا درخت مانع موجود ہے بالفرض اگر کوئی کسی طرح چلا بھی جائے تو یہ جالا مکڑی کا کس طرح ثابت رہ سکتا ہے اور پھر یہ وحشی جنگلی کبوتر جو اب اطمینان سے انڈے لئے بیٹھے ہین یہ کسطرح یہان رہ سکتے ہین پس یہ خیال غلط ہے کہ محمد یہان چھپے بیٹھے ہین یہان کوئی ہرگز نہین ہے اس قیل وقال اور جھگڑے کے وقت جناب صدیق اکبر نے عرض کیا کہ جناب اگر یہ کافر غار مین موہنہ ڈالکر ذرا بھی غور سے خیال کرین تو ہمین دیکھ لین گے حضور نے فرمایا ماظنک باثنین اللہ ثالثہما اے ابوبکر تم کیا خیال کرتے ہو اُن دو شخصون کی نسبت جنکا تیسرا ساتھی اور محافظ خود رب العالمین ہو نہ گھبراؤ خدا نے

ان سب کو اندھا کر دیا ہے یہ کسی طرح ہمین نہین دیکھ سکتے کیا قدرت ہے ایک مکڑی کے سبب
حضور کو کفار کی آنکھون سے چھپا لیا ایک مچھر نے نمرود سے بادشاہ کا کام تمام کیا کبھی اوسکی
سرکار مین مچھر سپہ سالاری کرتا ہے کبھی مکڑی حق کے پیارون کی پردہ داری رازداری کرتی ہے
ہرچند کفار نے کوشش کی مگر کہین حضور کا پتہ نہ لگا مجبور ہو کر وہان سے واپس مکہ مین آئے
مگر یہ لغضب ابوجہل کو چین نہ تھا ایک منادی کرنے والیکو بلا کر منادی کرائی کہ جو کوئی محمد کو لائیگا
یا اونکا پتہ بتائیگا سو اونٹ انعام پائیگا یہ سنکر بہت سے نفسانی طمع مین آنکر حضور کی تلاش
مین پھرنے لگے لیکن کسی کو کہین پتہ نہ لگا تین روز تک حضور برابر غار مین رونق افروز رہے
چوتھے دن ابوبکر صدیق کا غلام دو اونٹ لایا اور حضور کو مع حضرت ابوبکر کے سوار کر کے تری
کے رستے سے مدینہ لیکر چلا ایک اونٹ پر حضور اکرم اور ابوبکر سوار دوسرے پر عامر بن فہیرہ ابوبکر
صدیق کا غلام سوار ہو کر مدینہ کا رستا لیا پہلی منزل مین دوپہر کیوقت ایک سایہ دار جگہ مین
حضور کو ٹھہرا کر جناب صدیق کچھ جنگل کی طرف نکلے مبادا کوئی دشمن ساتھ لگا چلا آتا ہو مگر
کوئی نظر نہ آیا صرف ایک غلام کو بکریان چراتے دیکھکر اوسے حضور اکرم کے پاس لائے جناب نے
چرواہے سے فرمایا کہ تیری بکریون مین دودھ ہے عرض کیا میرے سارے ریوڑ مین ایک بھی بکری
دودھ کی نہین فرمایا کہ دودھ پیدا کرنا مولے کے اختیار مین ہے تو بے دودھ کی بکری ہمارے سامنے
لا وہ گڈریا ایک بیمار دبلی سی بکری حضور کے پاس لایا آنحضرت نے اپنا دست شفا اوس بیمار
بکری کی پشت پر رکھا فوراً وہ بکری تندرست ہوئی اوسیوقت اوسکے تھنون سے دودھ ٹپکنے لگا
کئی برتن اوسکے دودھ سے بھرے تو حضور نے پیا پھر ابوبکر صدیق نے پیا اوس چرواہے کو بلایا

عامر بن فہیرۃ غلام کو دیا اس عجیب واقعہ کو دیکھکر چرواہا حیران ہوکر پوچھتا تھا کہ آپ کون ہین
حضور نے فرمایا کہ اگر تو کسی سے نکہے تب مین بتاؤن محمد بن عبداللہ خدا کا رسول مین ہی ہون
عرض کیا جنکو مکے والے صابی کہتے ہین فرمایا کہ وہ ایسا ہی خیال کرتے ہین عرض کیا کہ یا حضرت
وہ کچھ ہی کہین مگر مین گواہی دیتا ہون کہ آپ خدا کے رسول ہین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کیونکہ مردونکو
جلانا بیمارونکو تندرست کرنا سوکہے چشمونکو جاری کرنا نبیونکے سوا دوسرونکا کام نہین ہے لطیفہ جبکہ حضور دہوپ کی گرمی
سے بچکر ٹہیرے تہے خود دہوپ کی گرمی سے بچے .... مگر ایک شخص کو جہنم کی گرمی
سے بچایا کافر کو مسلمان بنایا واللہ کیا فیض ہے درفیض محمد ہے آئے جسکا جی چاہے تہوڑی
دیر مین صدیق اکبر نے عرض کیا کہ حضور چلنے کا وقت ہوگیا حضور سوار ہوکر تہوڑی دور چلے
تہے کہ مکہ سے سراقہ بن مالک آپکی تلاش مین ابوجہل کے اشتہار کے موافق سو اونٹون کی
طمع مین آپ کے قریب آن پہونچا جسوقت ابوبکر صدیق نے اس دشمن کو آتے دیکھا بے چین ہوکر
رونے لگے حضور نے رونے کا سبب پوچہا عرض کیا کہ سراقہ بن مالک آپکی ایذا رسانی کے لیئے
چلا آتا ہے اور بہت ہی قریب پہونچ گیا ہے فرمایا کہ ابوبکر کیا اپنے جان کے غم مین روتے ہو
عرض کیا کہ سو جانین ہون تو بہی حضور پر نثار کردون مجہسے لاکہون پیدا ہوجاینگی حضرت
مین تو حضور کی جان کے غم مین روتا ہون جسکا ثانی پیدا نہوا حضور نے سراقہ کے حق مین بددعا
فرمائی اوسیوقت معہ گہوڑے سراقہ نصف قد زمین مین دہنس گیا گہبراکر غل مچایا کہ حضور
معاف کیجیئے مین تہ دل سے آپ کا دوست ہوا حضور نے عرض کیا کہ مولے اگر سراقہ سچا ہے
تو اسے نجات دے فوراً گہوڑا زمین سے باہر نکل آیا سراقہ نے گہوڑے سے اوترکر بچے کو ہنکر

عرض کیا کہ حضور نے مجھپر بڑا احسان فرمایا مین اسکے شکریہ مین کچہ حضور کی نذر کرنا چاہتا فرمایا
کہ مجھے ضرورت نہین ہے عرض کیا کہ مین جان گیا کہ ایکدن جناب مکے پر غالب آئینگے حضور مجھے
ایک امان نامہ تحریر فرمادین جسدن آپ غالب آئین مجھے امن ملے فرمایا کہ ابوبکر امان نامہ لکھدو
پھر فرمایا کہ اے سراقہ ایکدن ایسا ہی ہوگا کہ کسرے شاہ فارس کے ہاتھون کی کنگن جو جواہرات
کے نبے ہوتے ہین تیرے ہاتھہ مین پہنائے جائینگے اس قسم کی پیشین گوئی کے طور پر فرماکر سراقہ کو رخصت
کیا اور خود مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے دوسرے منزل مین جناب کا قیام ام معبد نامی
عورت کے مکان پر ہوا جب نماز کا وقت آیا حضور نے پانی طلب فرمایا وضو کیا وضو کی جگہ
پر ایکدرخت عظیم الشان عجیب اوصاف والا پیدا ہوا جسکے پھل ورس گہاس کی رنگت کے تہے
جنکا ذائقہ شہد سے زیادہ شیرین جسکی خوشبو عنبر سی تہی جس بیمار نے کہایا تندرست ہوا جس
بھوکے نے چکہا اسکا پیٹ بھرا جس پیاسے نے موہنہ پر رکہا سیراب ہوا اس درخت کا نام شجرۃ المبارکہ
مشہور ہوا چند سال تک برابر اس درخت کی یہی حالت رہی ایکدن صبح کیوقت اوس درخت
کے سارے پتے گر گئے اور درخت سوکہہ گیا اس واقعہ کو دیکھکر لوگون کو سخت حیرانی اور غم ہوا کوئی سبب
بظاہر درخت کے خشک ہوجانے کا معلوم نہ ہوا چند روز کے بعد خبر آئی کہ آنسرورعالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے وفات فرمائی یہ درخت ہی آپکی ذات کے طفیل سے ہرا تہا اسلئے وفات کے بعد خشک
ہوا حضور نماز سے فارغ ہوکر بیٹھے ام معبد صاحب خانہ ایک بکری جسکے کبھی دودہ پیدا ہی
نہوا تہا ذبح کرانے اور مہمانون کے لئے کہانا طیار کرانے لائین حضور نے جب بکری کو چہوا فورًا
اوسکے تہنون سے دودہ ٹپکنے لگا گہر والون نے آپکا معجزہ جان کر بطور تبرک اوسکا دودہ

نکالا ایک برتن جو اونٹنی کے دودہ سے بہرتا تہا بہر گیا پہر دوسرا برتن پہر بڑے بڑے تین برتن دودہ سے بہرے اور بارہ سال تک برابر اسی طرح وہ بکری دودہ دیتی رہی ام معبد نے دوسری بکری ذبح کرائی اور بہت جلد گوشت اوبال کر حضور کے سامنے لائین آپ کے ساتھیون نے کہایا آپ نے کہایا ام معبد کے گہر والون نے کہایا آس پاس کے گہرون نے کہایا مگر جتنا وہ گوشت تہا اوتنا ہی رہا کم نہ ہوا ان معجزات کو دیکہکر ام معبد اور انکے خاوند مشرف باسلام ہوے اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہا نتیجہ جسکے ہاتہون نے ناکارہ جانورون مین دودہ کی نہرین چلادین وہ ذات مسلمانون کے دلون مین کسقدر نور کی نہرین جاری کریگی جس مقدس ذات کی برکت سے قلیل گوشت کثیر ہوا اونکی محبت اور پیروی تہوڑے عملون کو بہت کیون نکریگی یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ اسیطرح برکتون کا مینہ برساتے معجزات دکہاتے مدینہ کی طرف مکہ سے ہجرت کئے چلے جاتے تہے اہل مکہ کو آپ کے اسطرف جانے کی مطلق خبر نہ تہی ایکدن زمین آسمان کے درمیان سے ہاتف نے پکارا جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ٭ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ٭ ہما نزلا بالہدی ثم اہتدت ٭ فقد فاز من امسی رفیق محمد اللہ جزاے خیر عطا فرماے اون دونو رفیقون کو جو مکہ سے چلکر ام معبد کے خیمہ تک پہونچے جس ہدایت کے ساتہہ وہ وہان اترے اوسی ہدایت کی طرف ام معبد کو بہی لگا لیا پس بامراد ہے وہ شخص جو محمدؐ کا دوست ہوکر رہے پورا ایک قصیدہ ہاتف نے آپکے واقعات کا پڑہا تب مکے والون کو علم ہوا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس رستے سے مدینہ جاینگے جب جنابؐ مدینہ طیبہ کے قریب پہونچے ایک شخص بریدہ نامی ستر جوان ساتہہ لئے حضور کے شہید کرنے ابوجہل سے سو اونٹ لینے کی

عرض سے رستے میں ملا جناب نے پوچھا کہ بھائی تمہارا نام کیا ہے عرض کیا کہ بریدہ حضور
نے فرمایا کہ انشا اللہ کام ٹھنڈا ہے پھر فرمایا کہ قوم اور قبیلہ تمہارا کیا ہے عرض کیا کہ اسلم
حضور نے فرمایا کہ کام سلامت رہی کا ہے پھر فرمایا کہ اسلم دو ہیں تم کون سے اسلم قبیلہ سے
ہو عرض کیا بنو سہم سے فرمایا کہ نیک قرعہ نکلا ہے جب حضور اوسکا نام نشان دریافت
کر چکے تب بریدہ نے عرض کیا کہ آپ کون ہیں فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب رسول اللہ
ہوں یہ سنکر جو بریدہ کا فرتھا حضور کے قتل کے لئے آیا تھا جناب کے اخلاق دیکھکر فوراً کلمہ
شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ مع ستر اپنی قوم والونکے پڑھا اور مسلمان
ہوا اور عرض کیا حضور آپ مدینہ اسطرح نہ داخل ہوں بلکہ آپ کے ساتھ جھنڈا علم اور نشان سرداری
ہونا لازم ہے اپنے عمامہ کو اتار کر اپنے برچھے پر لگایا اور نشان سرداری ہاتھ میں لیکر حضور کے
آگے آگے روانہ ہوا عنایت بریدہ آئے تھے حضور کو شہید کرنے وہاں خود شکار ہوئے کیسے دشمن
تھے اب کیسے دوست ہوئے اسی شان و شوکت کے ساتھ حضور مدینہ طیبہ پہونچے اہل مدینہ آپکے
آنے کی خبر سنکر سینکڑوں آدمی آپکے لینے اور استقبال کرنے کو رستے پر آنکر کھڑے ہوتے تھے کئی
دن کے انتظار کے بعد حضور وہاں پہونچے بخاری شریف کی روایت ہے کہ جناب کی صورت مبارک
دیکھکر مدینہ کے لوگ یہ رجز پڑھتے تھے طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع ٭ وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع واہ واہ قسمت کی خوبی آج مدینہ کی گھاٹیوں سے نبوت کے چاند نے طلوع فرمایا
اسکا شکر ہمارے اوپر قیامت تک واجب اور لازم رہیگا یعنی آج خدا نے وہ نعمت عظمی عطا
فرمائی ہے کہ جسکا شکریہ کبھی ادا نہ ہوسکے گا عمر ختم ہوجائے گی مگر شکریہ پورا نہ ہوگا حضور کے

تشریف لانے کی خوشی مین ہر ایک مرد عورت بڈھا جوان لڑکے بچے مست اور محو تہے آج
کوئی اہل مدینہ کی خوشی کا نقشہ کھینچ نہ سکتا تہا اہل مکہ کا آپکی جانب یہ خیال اور چند منزلون
کے فاصلہ پر مدینہ کی کیفیت حضرت عیسی علیہ السلام کا مقولہ مشہور ہے کہ نبی وطن مین بیقدر رہیگا
مشاہدہ کے لحاظ سے بہی درست ہے کہ لعل بدخشانی اپنے کان مین کوئی عزت نہین پاتا کان
سے باہر نکل کر بادشاہون کا زیور شہنشاہون کے سر کے تاج کا عزت دینے والا ہوتا ہے
اسی عزت اور وقار کے ساتہہ حضور مدینہ منورہ کے قریب پہونچکر تین میل ورے ٹہیرکر مسجد قبا کی
بنیاد ڈالی کچہ دن یہان قیام فرماکر مدینہ منورہ مین داخل ہوئے آج اہل مدینہ کا شوق اور
کوشش جانین اشتیاق سے نکلی جاتی ہین ہر شخص یہ تمنا کرتا اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ الٰہی
آج اپنے رسول کو میرے گہر مین لاکر آباد کر جناب کی سواری کو بہت سو لوگ انصاری لپٹ گئے
ہر ایک شخص آنجناب کی سواری کو اپنی جانب کھینچتا تہا اس کشمکش اور کوشش کو دیکہکر حضور
نے فرمایا کہ میری سواری کو خدا کی طرف سے حکم ہو چکا ہے اسے چہوڑدو یہ خود جہان حکم ہوگا وہان
پہونچکر ٹہیر جائیگی لوگون نے آپکی سواری کو چہوڑدیا مگر خدا کی جناب مین دعائین کرتے تہے کہ الٰہی
یہ دارین کی سلطنت دولت بادشاہت ہمین نصیب ہو یکایک آپکی سواری حضرت ابوایوب
انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہونچکر بیٹھ گئے ہرچند لوگون نے سواری کو وہان سے
چلانا چاہا مگر نہ چلی حضور سواری سے اُترے اور یہ فرمایا کہ یہی جائے حیات ہماری یہی جائے
وفات یہی جائے بعث ہے حشر اور نشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا وہ دن اور آجکا دن آفتاب
نبوت اسی جگہ تشریف رکہتے ہین اور عشاق اور زائرین کی آنکھین اور دل روضہ مبارک

کی جاالیونہین ہی جگہ اُلجھکر ہیجاتے ہین آن نلث یا ریحا الصبا یوما الی ارض الحرم ؛ بلغ سلامی روضۃ
فیہا النبی المتحرم ؛ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کیوقت سراقۃ بن مالک سے فرما گئے
تہے کہ ایکدن شاہ فارس کے ہاتون کی کنگن تیرے ہاتھوںین پہنائے جائینگے جب زمانہ حضرت
امیرالمومنین عمرؓ بن الخطاب کی خلافت کا ہوا اور فارس کا ملک مسلمانون کے ہاتھ لگا غنیمت
کے مال ہین شاہ فارس کے ہاتھ کے جواہرات کے کنگن اور کمر کی تلوار آئی اوسیوقت جناب
امیرالمومنینؓ نے سراقہ کو بلا کر وہ کنگن سراقہ کے ہاتھ مین پہنائی اور تلوار کمر سے باندہی اور
یہ کہا کہ سراقہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھاؤ اور یہ کہو کہ آلہی تیرا شکر ہے کہ اونٹ چرانے
والے کو فارس کے بادشاہ کے ہاتھ کے کنگن پہنائے فارس کے بادشاہ سے لئے اور گنوار کو دئے
اس کے بعد وہ کنگن سراقہ کو دیدئے کیونکہ حضور کی وصیت ہی جو آج بائیس تیئیس سال کے بعد
پوری ہوئی نتیجہ اسقدر کثیر مال ایک اعرابی کو حضور کی وصیت کے سبب حضرت عمر نے دیدیا
کسطرح ہو سکتا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مال باغ فدک وغیرہ کی چند کہجورین اگر حضرت
فاطمہ کا حق ہوتا اور آپ نہ دیتے ہم اہل سنت اسبات کے تسلیم کرنے کو تیار نہین ہین سبحان ربک
رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۔

پانچوان وعظ اخلاق مبارک کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ط ترجمہ اے نبی آپ کا بڑا وسیع خلق ہے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ بعضے لوگون نے بی بی عائشہ صدیقہ کی خدمت مین حاضر ہوکر
عرض کیا کہ ام المومنین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارک کا حال بیان کیجیے
فرمایا کہ لوگون تمنے قرآن مجید پڑھا ہے عرض کیا کہ ہان پڑھا ہے فرمایا کہ یہ سارا قرآن
آپ کا اخلاق ہے یعنی جو کچھ خدا کی مرضی ہے اور قرآن کا حکم ہے وہی آپکا عمل درآمد
تہا وہی آپ کی عادت تہی شفا شریف مین حدیث ہے بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہین
کہ حضور اکرم کو کبھی اپنی ذات کے لئے غصہ نہین آیا اور نہ کبھی حضور نے اپنے نفس کا کسی سے
بدلا لیا جب آپکو غصہ آیا خدا کے مرضی کے خلاف کامون پر یا شریعت کی حق تلفی کرنے پر آپکو
غصہ آیا **تشریح** صاحب اخلاق اور خلقِ والا ہونے کے لئے بہت سے نیک خصلتون
کی ضرورت ہے منجملہ اونکے دو باتین نہایت ضروری ہین ایک حلم دوسرے سخاوت
بغیر ان دو خصلتون کے اخلاق کی تکمیل نہ ہوگی یہ دونون باتین حضور اکرم مین کمال
درجہ تہین سخاوت حضور کی مشہور ہے حضور کے حلم کا مختصر سا یہان ذکر کیا جاتا ہے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حلم کا بیان

بنوت کے بعد حضور تین سال تک خفیہ طور سے بنوت کا اعلان کرتے رہے چوتھے سال حکم آیا

فاصدع بما تومر حکم الٰہی کا اعلان اپنی نبوت کا اظہار کیجئے اس ایت کے نازل ہونے کے
بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الاعلان کلمہ طیبہ کا اعلان کرنا شروع کر دیا بعض
وقت آپ مکہ معظمہ کے بازار میں اسلام کی دعوت کے لئے تشریف لے جاتے دو کان دو کان کھڑے
ہو کر فرماتے واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیا ایک اللہ کی عبادت کرو بت پرستی چھوڑ دو ابولہب
انکا رشتہ کا چچا آپ کے پیچھے پھرتا جس جگہ آپ کھڑے ہو کر کلمہ کی طرف بلاتے وہیں ایک
پتھر جناب کی پشت مبارک پر مارتا اور بلند آواز سے کہتا کہ لوگوں اس جادوگر دیوانہ
کی بات ہر گز نہ ماننا دیکھو بزرگوں کی بات کا چھوڑنا سخت عیب ہے مکہ معظمہ کے سارے
بازار میں برابر اپکو پتھر مارتا پھرتا تھا حضور اکرم بہت سے پتھر کھاتے مگر کبھی موڑ کر نہ دیکھتے
کہ کس دشمن نے یہ پتھر مارا جب حضور واپس آتے پیروں سے موزے نکالتے وہ موزے پانی کی ڈول
کی طرح حضور کے جسد مبارک کے خون سے بھرے ہوئے ہوتے پنڈلیاں اور پشت مبارک
زخمی ہوتے تشریح اللہ اکبر حضور اکرم کو امت سے کیا خاص تعلق تھا پہلے اسلام کی دعوت
کرتے مسلمان بناتے ہوئے جسم مبارک سے خون بہایا جب وہ لوگ مسلمان ہوئے ساری ساری رات
اُن گنہگاروں کے غم میں انسو بہائے پہلے امت کی غم میں جسم مبارک میں خون باقی نہ رہا پھر روتے
روتے انسوں باقی نہ رہے حضور کے یہ اخلاق تھے امت کا حضور کے ساتھ یہ سلوک تھا۔
ببین تفاوت رہ از کجا تا بکجا ایک دن حضور کعبہ کے پاس نماز پڑھتے تھے عقبہ بن ابی معیط
نے حضور کے گلے میں چادر ڈالکر پھانسی لگائی اور چادر کو دونوں طرف سے کھینچنا
شروع کیا اس صدمہ سے حضور کا سانس گھٹ گیا اور انکھیں باہر نکل ائیں حضرت

ابو بکر جو اسوقت یہان موجود تھے دوڑے اور یہ کہا کہ ظالمون کیا جہنم سے نجات دلوانے والیکو
پھانسی دیتے ہو اپنے بخشوانے والے کو قتل کرتے ہو جو اللہ کو ایک کہے اوسے اذیت دیتے ہو
اون ظالمون نے حضور اکرم کو چھوڑ کر ابو بکر صدیق رض کو اسقدر مارا کہ جناب کے سر کے بال اکھڑ کر
گر گئے اور آپ بیدم ہوے سانس آنا بند ہوا آپ کے گھر والے آپ کو مردہ کی طرح اوٹھا کر
گھر لے گئے پورے تین روز تک ابو بکر بیہوش رہے لوگون کو یقین تھا کہ ابو بکر مر جائینگے
چوتھے روز آپ کے ہونٹون مین حرکت معلوم ہوئی آپ نے ذرہ ذرہ آنکھین کھولین لوگون
نے عرض کیا کہ اے ابو بکر آپکا مزاج کسطرح ہے چار دن بیہوش رہکر جب ہوش آیا تو
سب سے پہلے یہ سوال کیا کہ لوگون مجھے یہ بتاؤ کہ میرے رسول کیسے ہین حضور کا مزاج
کس طرح ہے مین نے جناب کو کفار کے گھیرے مین گھرے ہوے دیکھا تھا عرض کیا کہ حضور
بہت اچھی طرح ہین فرمایا میرے دل کو چین نہین آتا جس طرح بنے مجھے حضور کی زیارت کرادو
جب تک مین اپنی آنکھون سے آپ کو زندہ سلامت نہ دیکھہ لون گا تندرست نہ ہون گا
عرض کیا کہ آپ کی حالت بہت نازک ہے آپ کو وہان تک جانے مین سخت تکلیف ہو گی
فرمایا کیا مردہ کو روح سے ملنے مین تکلیف ہو گی یا بیمار کو آب حیات تک پہونچنے مین اذیت
ہو گی اگر میری زندگی چاہتے ہو تو مجھے اسیوقت حضور اکرم کی زیارت کراؤ ناچار آپ کے گھر والون
نے آپ کو گود مین اوٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت تک لے گئے حضور اکرم
نے آپکی یہ حالت دیکھکر بہت افسوس ظاہر کیا حضور رونے لگے ابو بکر رض نے آپ کی صورت
دیکھکر فرمایا کہ لوگون بس ابو بکر اب تندرست اور اچھا ہو گیا فرق حضرت ابو بکر کو حضور

اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روحانی عشق تہا اور زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام سے جسمانی
عشق تہا جب زلیخا کی آبرو پر آن بنی اور زلیخا کے عشق کا حال زلیخا کے خاوند عزیز مصر کو معلوم
ہوا فوراً زلیخا نے حضرت یوسف کو متہم کیا جیل مین بہیجنے کا مشورہ دیا مگر دیکھو سچا عشق
حضرت ابوبکر کا تہا کہ حضور کے عشق مین جان دینے کو طیار تہے اور انجام کار رسول کے
عشق مین جان دی کافرون کی عقل پر پردہ تہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کے
گلہ سے پہانسی نکالنے کے لئے تشریف لائے تہے اور کافر اوسکے بدلہ مین حضور کے گلہ مبارک
مین پہانسی ڈالتے تہے واللہ کیا حضور کا اخلاق تہا پہانسی کہاتے اور پہانسی دینیوالون
کو پہانسی کے بدلہ دعائے خیر دیتے ایک دن حضور کعبہ کے سامنے نماز پڑہتے تہے کفار نے
آپکی کمر پر اونٹ کی اوجڑھی اونٹ کا خون اور گوبر لا کر رکھدیا جب آپ سجدہ سے نہ اوٹھ سکے
کفار نے بہت قہقہہ لگائے خوش ہوئے کیا قدرت الٰہی ہے کہ کعبہ خدا کا گہر ہو ابراہیم ع
خلیل اللہ کا تعمیر کیا ہوا مکان ہو یہان پتہر پرستی بت پرستی کو نہایت تعظیم اور وقعت کی نگاہ
سے دیکہا جائے اور حبیب خدا کا پیارا رسول اپنے اللہ کو سجدہ کرنے نماز پڑہنے آئے اون پر
نجاست ڈالی جاے یہ بری گت کی جائے نعوذ باللہ من ذالک ایک دن عقبہ کافر نے حضور
کے چہرہ انور پر تہوکا حق تعالےٰ نے وہ تہوک عقبہ کے مونہہ پر انگارہ بنا کر واپس کیا جسکے
سبب عقبہ کے مونہہ پر زخم ہوا مرتے مرتے اوس کافر کے مونہہ پر اوس انگارہ کا نشان باقی
رہا ایک دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے میدان مین تشریف لے گئے وہان ابوجہل اور
اوسکے غلام اور دوست بہی موجود تہے حضور نے ابوجہل کو اسلام کی دعوت دی اسلام کی

طرف بلایا لعین نے حضور کو گالیان دین آپکو برا کہا سر مبارک حضور کا زخمی کیا آپکی گردن
پر پیر رکھکر کھڑا ہوا اور سخت تکلیفین دین حضور نہایت غمگین ہوکر روتے ہوے اپنے گھر واپس
آے اس واقعہ کو حضرت حمزہؓ کی خادمہ دیکھ رہی تھی اوسنے حضرت حمزہ کی بیوی سے آنکر سارا
حال بیان کیا حضور کی چچی حضرت حمزہؓ کی اصلیہ کو بہت رنج ہوا جب حضرت حمزہ باہر سے
گھر مین آے بیوی کو غمگین پاکر پوچھا کہ غم کا کیا سبب ہے بیوی نے کہا کہ آج ہمارے یتیم
فرزند محمد بن عبد اللہ کو ابوجہل نے ایسا مارا ہے کہ دشمن کا بھی دیکھنے سے کلیجہ پھٹ نا تھا
یہ سنکر حضرت حمزہؓ کو بہت غصہ آیا کھانا چھوڑکر حرم شریف مین پہونچکر ابوجہل کو ایسا مارا کہ اوسکا
سر پھٹ گیا اور یہ فرمایا کہ کیا تو نے محمدؐ کو لاوارث سمجھ لیا ہے خبردار ہوجا کہ حمزہ بھی
اوسکا حمایتی ہے ابوجہل کو حضرت حمزہؓ مارپیٹ کر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین حاضر ہوئے دیکھا کہ جناب نہایت خاموش آنکھون مین آنسو بھرے بیٹھے ہین عرض
کیا کہ آج آپ یا حضرت اسطرح کیون بیٹھے ہین فرمایا کہ اے حمزہؓ نہ پوچھو اوسکا حال جس کے
والدین اوسے چھوڑ گئے دادا بھی انتقال کر گئے اوسکی قوم اوسکی جانی دشمن ہوئی گھر گھر اوسکے
قتل کرنے اذیت دینے کا انتظام ہو رہا ہو یہ سنکر حضرت حمزہ نے فرمایا کہ حضور آپ غم نہ کرین
جس مردود ابوجہل نے آپکا ایک جگہ سے سر مبارک زخمی کیا تھا مین نے اسکے بدلے تو جگہ
سے اوسکا سر پھوڑا ہے اب آپ سر اوٹھائین خوش ہوجائین آپکا دشمن ذلیل ہوا یہ سنکر حضور
نے فرمایا کہ اے چچا میرا دل اس بات سے خوش نہ ہوا حضرت حمزہ نے کہا کہ حضور آپ وہ
بات فرمائین کہ جس سے آپکا دل خوش ہو مین وہی کرون گا حضور نے فرمایا کہ یہ مار پیٹ

آپ کچھ بھی نہ کرتے میرا بدلہ کسی سے نہ لیتے بلکہ اسکے بدلہ مین آپ مسلمان ہوتے لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پڑھتے ہین اوسوقت خوش ہوتا یہ سنکر حضرت حمزہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کلمہ پڑھا مسلمان ہوئے اور حضور کے ساتھ اسلام کی مددگاری مین احد کی لڑائی مین شہید
ہوکر سید الشہدا کا لقب پایا سبحان اللہ کیا وسیع اخلاق تھے کہ اپنی تکلیف کے بدلہ مین دشمن
کو تکلیف دینا آپکو پسند نہ تھا بلکہ کافر کا مسلمان ہونا آپکو اچھا معلوم ہوتا تھا دوزخ سے
نکالکر جنت مین لیجانا آپکو خوش کرتا تھا سچ ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اے
نبی آپکو سارے جہان کے لئے رحمت بنایا ہے جب حضور کا شہرہ زیادہ ہوا ابوجہل لعین نے
آپ کے شہید کرنے کی یہ تدبیر نکالی کہ اپنے گھر مین ایک کنوان کھودکر اوسپر کچی لکڑیان پاٹ کر
فرش بچھایا خود لب فرش بیمار بنکر پڑا جب حضور اکرم نے ابوجہل کی بیماری کی خبر سنی آپ
بیمار پرسی کے لئے ابوجہل کے مکان پر تشریف لے گئے سبحان اللہ کیا اخلاق ہین دوستان را
کجا کنی محروم ؛ تو کہ با دشمنان نظر داری ؛ ہم مسلمان امت کے گنہگارون کو آپ کیون
بھولین گے ہرگز نہین جب حضور اوس کنوے کے قریب پہونچے فوراً حضرت جبرئیل تشریف لائے
اور حضور کو آگے جانے سے روکا اور حقیقت حال بیان کی حضور ابوجہل کے مکان سے واپس
ہوے ابوجہل لعین نے جو مکر سے بیمار بن کر پڑا تھا جب حضور کو واپس جاتے دیکھا گھبرا کر آپکو
بلانے کے لئے دوڑا اوس گھبراہٹ مین اوسے کنوان یاد نرہا فوراً اپنے کھودے ہوئے کنوے مین
خود گرا اور چاہ کندہ را چاہ درپیش کا مقولہ صادق ہوا ابوجہل کے گھروالے دوڑے رسیان
کنوے مین ڈالین جو رسی ڈالتے وہی چھوٹی ہوجاتی یا ٹوٹ جاتی جب یہ واقعہ ابوجہل نے

دیکھا کنوے کے اندر سے غل مچا کر بولا کہ ہین اس کنوے سے کسیطرح نہ نکل سکون گا جب تک محمد بن عبد اللہ آنکر مجھے یہان سے نہ نکالینگے لوگون نے حضور اکرم کی خدمت مین حاضر ہو کر سارا حال بیان کیا وہ مبارک نبی مجسم اخلاق سنتے ہی ابوجہل کے مکان پر تشریف لائے اور کنوے کے موہنہ پر کہڑے ہوکر فرمایا کہ اگر مین تجھے اس کنوے سے نکالون تو تو اسلام قبول کرلے گا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے گا ابوجہل نے کہا ضرور مین مسلمان ہوجاؤن گا کسیطرح آپ مجھے یہان سے باہر نکالین جس کنوے مین بڑی بڑی رسیان چھوٹی پڑتی تہین یا ٹوٹ جاتی نہین وہان حضور نے اپنا دست کرم کنوے مین ڈالکر ابوجہل کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا لوگون یہ وہ نبی ہین جو ہزارہا میل گہرے دوزخ کے کنوؤن سے امت کے ہزارون گنہگارون کو کھینچ کر باہر لائینگے اس مبارک ذات کے لئے یہ حقیر سا کنوان کیا چیز تہا جب حضور اکرم نے ابوجہل کو باہر نکالا فرمایا کہ اب اپنا وعدہ وفا کرو کلمہ پہڑو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو لعین شقی ازلی نے اپنا موہنہ پہیر کر یہ کہا کہ مجھے آج معلوم ہوا کہ آپ پورے جادوگر ہین سچ ہے یہ کافرون مین سے تہا جنکے دلون پر خدا نے شقاوت کی مہر لگائی تہی یہ کسیطرح بہی مسلمان نہین ہوسکتا تہا جنگ احد مین عتبہ بن ابی وقاص کافر نے تیر مار کر حضور اکرم کا دانت شہید کیا ہونٹ زخمی ہوا عبد اللہ بن شہاب کافر نے چہرہ مبارک پر تیر مار کر چہرہ انور کو لہولہان کیا ابن قمیہ کافر نے سر مبارک پر پتہر مارا جسکے سبب دو کڑیان لوہے کی خود کی آپ کے سر مبارک مین گہس گئین ایک کافر نے آپ کے داہنے ہاتہ پر تلوار ماری ابن قمیہ کافر نے غل مچایا کہ مسلمانون بہاگ جاؤ تمہارے محمد شہید ہوئے اسی موقعہ

چہرہ مبارک سے خون جاری تہا حضرت علی خون کو دہوتے تہے مگر کسی طرح خون نکلنا بند نہوتا تہا ناچار بوریا جلا کر زخم مین بہرا جب خون بند ہوا صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حضرت نوح علیہ السلام نے زخمی ہوکر قوم پر بددعا کی کہ الہی ایک بہی کافر زمین پر زندہ نہ چہوڑ اگر آپ بہی کافرون پر بددعا فرمائین تو اچہا ہے سُنکر حضور نے فرمایا کہ مین بنی بددعا کرنے والا قوم پر لعنت اور عذاب مانگنے والا نہین ہون بلکہ مین بنی امن اور رحمت والا بناکر بہیجا گیا ہون اللہم اہد قومی فانہم لایعلمون اے اللہ میرے کافر امت کو مسلمان کردے میرے تکلیف پہونچانے والون کو اسلام کی دولت سے مالامال کردے جنت مین پہونچادے سبحان اللہ کیا عالی اخلاق کیا رحمت والا مزاج ہے اپنا خون ہو مگر قاتلون کے لئے جنت اور مغفرت کی دعائین کی جائین نہ ایسا کہین سُنا نہ دیکہا اللہ اکبر قاتل کا قصور معاف کرنا بہی بڑا رتبہ ہے مگر یہان بجائے معاف کرنے کے قاتلون کیلئے دعای خیر کرنا یہ اور بڑا مرتبہ ہے حضور غزوۂ ذات رقاع کے سفر سے واپس آتے تہے رستہ مین ایک جگہ دوپہر کیوقت آرام کرنے کے لئے لشکر ٹہیرا صحابہ کرام ایک جگہ سائے دار درخت کے نیچے ٹہیرے حضور اکرم نے دوسری جگہ تنہا درخت کے سایہ مین آرام فرمایا جب لوگ غافل ہوکر سوگئے بعضے کافرون نے موقعہ پاکر غورث بن حارث کافر پہلوان کو کچہ طمع دیکر بہیجا اور یہ کہا کہ یہ موقع غنیمت ہے وہ دیکہو حضور تنہا پڑے سوتے ہین اگر اسوقت آپکو شہید کیا جائے تو سارا قصہ پاک ہوجائے غورث کافر تلوار لیکر آپ کے شہید کرنے کے لئے آیا قریب آنکر چاہتا تہا کہ حضور کے حلقون مبارک پر تلوار ماری کراتنے مین جناب کی آنکہہ کہلی غورث کافر نے کہا کہ حضور اسوقت آپکو میری تلوار

سے کون بچائیگا حضور نے ہنس کر فرمایا کہ جو ہمیشہ بچاتا ہے وہی اللہ آج بھی تیرے ہاتھ
سے بچائے گا اوسی وقت حضرت جبرئیل آئے اور ایک ہاتھ غورث کافر کے مارا تلوار اوسکے
ہاتھ سے گری حضور اکرم اوٹھے اور وہ تلوار ہاتھ مین لیکر فرمایا کہ بہلا اب تجھے میرے ہاتھ سے
کون بچائیگا غورث نے کہا کہ آپکا اخلاق مجھے بچائیگا حضور نے معًا ہی اوسکا قصور معاف
کیا اور تلوار غورث کو واپس دی جب غورث اپنی قوم مین پہونچا حضور کے اخلاق عالی کا
ذکر کیا کہ مین نے ایسا باحیا بامروت باخیر با اخلاق بزرگ شخص آجتک نہین دیکھا سبحان اللہ
حضور جب خیبر کی لڑائی مین تشریف لے گئے اور خیبر فتح ہوا ایک یہودی عورت نے گوشت مین
زہر ملا کر آپ کے لئیے پکا کر لائی آپ نے اوس عورت کی دل جوئی کے خیال سے وہ کہانا نوش فرمانا
شروع کیا ایک نوالہ کھایا تھا کہ اوس گوشت سے آواز آئی کہ یا رسول اللہ میرے اندر زہر
ملا ہوا ہے آپ مجھے نوش نہ فرماءین حضور نے ہاتھ کھینچا اور اوس عورت سے فرمایا کہ کیا تونے
اس گوشت مین زہر ملایا ہے عورت نے کہا کہ آپکو کس نے بتایا کہ اس مین زہر ہے فرمایا کہ مجھے
خود اس گوشت نے خبر دی ہے عورت نے عرض کیا کہ ہان حضور مجھہ سے خطا ہوئی آنجناب نے
اوس یہودیہ کے اقرار کے بعد اوسکا جرم معاف کیا اور پوچھا کہ یہ تونے کیون کیا یہودیہ نے
عرض کیا کہ اس خیال سے کہ اگر آپ سچے نبی ہونگے تب آپکو کچھہ ضرر نہ ہوگا اور اگر آپ سچے
نہین ہین تو ہمارا پیچھا اسان چھوٹ جائیگا حضور نے اس زہر دینے والی کو چھوڑ دیا اسکا گناہ
معاف فرمایا حالانکہ ساری عمر وفات تک وہ زہر ہمیشہ آپکو تکلیف دیتا رہا اور ہمیشہ حضور کو
کمر مبارک پر پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی رہی اور وفات مبارک کے وقت بہی فرماتے تھے

کہ اسوقت وہ زہر میرے شہ رگ کو کاٹ رہا ہے ہائے زہر کھا کر اپنی شہ رگ کٹوادی مگر قاتل کا ناخن تک بھی نہ کاٹا واہ رے عالی اخلاق جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ حدیبیہ سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ پہونچے سارے یہودی جمع ہوکر لبید بن اعصم جادوگر کے پاس گئے اور یہ کہا کہ محمدؐ نے ہمین سخت تنگ کیا ہے اگر تو محمدؐ پر جادو کردے تو ہم تجھے بہت سا مال دین لبید جادوگر نے آپکی برتی ہوئی کنگھی اور سر مبارک کے اترے ہوئے بال منگائے اور ان بالون مین جادو کی چند گرہ لگائین پھر کھجور کے گابہ مین رکھکر ایک پرانے کنوے کی تہ مین ایک بھاری پتھر کے نیچے اس جادو کے پتلہ کو دبا یا اس سحر کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہوئی کہ دین کے کامون مین آپ بدستور تندرست اور ہوشیار تھے مگر دنیاوی معاملات مین جناب کے مزاج مین بھول پیدا ہوئی تھی حضور کھانا نہ کھاتے اور فرماتے کہ مین نے کھالیا پانی نہین پیا اور خیال کرتے کہ پی لیا اسیطرح اکثر دنیا کے متعلق کامون مین حضور کے مزاج مین نسیان پیدا ہوا تھا چالیس دن تک جناب اسی تکلیف مین مُبتلا رہے ایک دن حضور نے جناب باری مین اپنی شفا کے لئے دعا فرمائی جب حضور رات کو سوئے خواب مین دیکھا کہ دو شخص آسمان سے اُترکر آے ایک حضور کے سرہانے دوسرا پیر دن کی جانب کھڑا ہوا ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ حضور کا مزاج کسطرح ہے دوسرے نے جواب دیا کہ آپ پر جادو ہوا ہے کس نے جادو کیا جواب دیا کہ لبید بن اعصم یہودی نے کس چیز پر جادو کیا ہے جواب دیا کہ حضور کے سر مبارک کی بال اور پرانی کنگھی اور کھجور کے گابہ پر وہ کس جگہ چھپا کر رکھا ہے جواب دیا کہ ذی اروان نامی کنوے مین یہ خواب دیکھکر حضور اوٹھے اور بی بی عائشہ سے فرمایا

کہ آج رب العالمین نے ہمارے مرض کے متعلق شافی بیان کر دیا چند صحابہ کو ساتھہ لیکر
حضور ذی اروان کنوی پر ہوئے تھے غوطہ خورون کو اندر اتارا غوطہ خور کنوے کی تہ مین سے ایک بڑی
وزنی پتہر کے نیچے سے وہ جادو کا پتلہ نکالکر لایا جس مین حضور کے سر مبارک کے بال تہے
ایک کنگہی تہی کہجور کے پایہ مین رکہی ہوئی گابہہ تانت سے بندہا ہوا گیارہ گرہ اوسمین
لگی ہوئی تہین ہرچند اونہین کہولا نہ کہلین اسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام دو سورتین
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس لیکر نازل ہوئے حضور نے یہ سورتین پڑہین
ہر آیت کے ساتھہ خود بخود ایک گرہ کہل جاتی تہی ادہر گرہ کہلتی ادہر حضور کے مزاج مین صحت
کے آثار پیدا ہوتے جب جناب تندرست ہوئے لوگون نے عرض کیا کہ اس جادوگر کو سزا دینی
چاہئے فرمایا کہ نہین مطلب آرام سے تہا خدا نے مجہے شفا دی آرام بخشا مین اپنا بدلا نہ لونگا
پس حضور نے ایسے جانی دشمن کا جرم معاف کیا سبحان اللہ عبد اللہ ابن اُبی منافقون کا سردار
حضور کا دشمن تہا کسقدر جناب کی توہین کرتا جناب کے شہید کرنے کا فکر رکہتا تہا اسی نے مسجد
ضرار مدینہ مین بنوائی بظاہر یہ مسجد تہی اندر خانہ کمین گاہ تہی روم کے نصرانی بادشاہ سے فوج
کا دستہ لاکر یہان رکہا جاتا جورات کے وقت موقعہ پاکر حضور اور حضور کے اہل بیت کو شہید کرتا
حق تعالے نے وحی بہیجکر اس کی اصلیت سے حضور کو واقف فرماکر اس مسجد کو منہدم کرایا اور
جڑ بنیاد سے اکہڑوا کر پہنکوایا اس منافق نے کئی مرتبہ سفر کے موقعہ پر اندہیری راتون مین آپ پر
حملہ کرنے کا انتظام کیا حضور کی آبرو پر حملہ کیا بی بی عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا کو
تہمت لگائی چالیس روز تک حضور کو کیسا کچہ غمگین رکہا حق تعالے نے سورت نور کا ایک

رکوع بی بی عفیفہ معصومہ کی عصمت کے ثبوت مین نازل فرما کر ہمیشہ کیلئے عصمت کو قائم کیا
ایسے جانی دشمن کے ساتھہ ایسے عالی اخلاق برتنا اگر عقلاً ناممکن نہین تو دشوار تو ضرور ہے
جب یہ منافق عبداللہ بن ابی بیمار ہوا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اسکی بیمار پرسی فرمانے تشریف
لے گئے فرمایا کہ عبداللہ تو سچا خالص مسلمان ہوجا منافق نے کہا کہ فلان فلان شخص آپ کے
صحابی خالص اور سچے مسلمان ہوئے پھر کیا وہ موت سے بچگئے ہین خالص مسلمان ہو کر
موت سے بچ جاؤنگا یہ سنکر حضور وہان سے مایوس ہو کر چلے آئے جب یہ منافق مرگیا اسکا
بیٹا بڑا نجیبہ مسلمان تہا حضور کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے باپ کا انتقال
ہوا یہ سنکر حضور نے اپنا کرتا پیرہن شریف اوتہین دیا اور یہ کہا کہ یہ سب سے نیچے کفن مین
اپنے باپ کو پہنا دینا اور جب جنازہ طیار ہو مجھے بلانا ابن ابی منافق کو کفن سے نیچے وہ
متبرک کرتا پہنایا گیا جب جنازہ تیار ہوا حضور کو اطلاع کی گئی حضور اقدس اوس دشمن منافق
کے جنازہ کی نماز پڑہنے کھڑے ہوے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ منافق کے جنازہ کی نماز
پڑہینگے حضور آپ کو خدا نے منع کیا اور فرمادیا ہے کہ اگر آپ ستر مرتبے منافقون کے لئے دعا
کرینگے مگر ہم او نہین نہ بخشینگے حضور اکرم نے فرمایا کہ اے عمر اللہ تعالے نے مجھے قطعی ممانعت
نہین کی ہے اگر میری ستر دفعہ کی دعا اللہ تعالی قبول نہ کریگا تو مین ستر سے بہی سے زیادہ
دعا کرونگا تب شاید میری دعا قبول ہو کر یہ مردہ بخشا جائے اے عمر اگر مجھے یہ معلوم ہو جاے
کہ یہ منافق ستر دفعہ سے زیادہ دعا کرنے سے بخشا جائیگا تب مین ضرور ستر سے زیادہ مغفرت
کی دعا مین کر کے اسے بخشواونگا حضور نے اس دشمن کے جنازہ کی نماز پڑہی جب اسے

دفن کیا اور قبر مین لٹایا فرمایا کہ اسے قبر سے نکالو منافق کا جنازہ قبر کے پٹاؤ کرنے سے
پہلے قبر سے نکالا گیا حضور اکرم نے اپنے دشمن کے جنازہ کو اپنی گود مین لٹایا اپنے شفا
بھری مونہہ سے آبحیات لعاب مبارک اپنے مونہہ سے اوس منافق کے مونہہ مین ڈالا اور
ایک دوسرا کرتا بطور تبرک اوس منافق کو اوڑہا کر قبر مین دفن کیا تشریح منافق کافر
مشرک کی کسیطرح بخشش نہ ہوگی حضور نے فرمایا کہ میری نماز میرے تبرکات نے اوس منافق کو
کوئی نفع نہ پہونچایا وہ سارے تبرکات اوس منافق سے جدا کئے گئے اور چہین لئے گئے
پہر اسکی قبر مین آگ بھڑکائی گئی معاذ اللہ من ذالک لیکن انسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق کا اندازہ کرو جب دشمنون منافقون کے ساتھہ شفقت کا یہ معاملہ تہا تب ریقون
دوستون کے ساتہہ کیا معاملہ ہوگا حضور کے اس اخلاق کو دیکہکر ایک ہزار آدمی قبیلہ خزرج
کے مسلمان ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
گاڑہے کی موٹی چادر اوڑہے ہوئے تہے ایک گنوار اعرابی آیا اور حضور کے چادرہ کو زور سے
پکڑ کر گستاخی سے جھٹکا مارا جسکی وجہ سے آپکو سخت اذیت ہوئی بعضے روایتون مین ہے
کہ آپ زمین پر گرے اور چادرہ کا کنارہ گردن مبارک مین اتر ا اس بے ادبی کے ساتہہ گنوار نے
کہا کہ یہ دونون میرے اونٹ بیت المال کے غلہ سے بہر دے یہ بیت المال نہ تیرا ہے نہ تیرے
باپ کا یہ سنکر حضور نے فرمایا کہ فی الحقیقت یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ کا بلکہ یہ مال اللہ کا
ہے اور مین اللہ کا بندہ ہون فرمایا کہ اے زمیندار مین تجہہ سے اپنا بدلا لون اعرابی نے کہا کہ
نہین فرمایا کہ کیون عرض کیا آپ ہمیشہ برائی کا بدلا بہلائی سے دیا کرتے ہین یہ سنکر حضور نے

تبسم فرمایا اور حکم دیا کہ ایک اونٹ اس اعرابی کا غلہ سے دوسرا کھجوروں سے بھردو بی بی
عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے کبھی حضور کو حضور کی ذات پر ظلم کرنیوالے سے بدلا لیتے نہین دیکھا
ایک دفعہ ایک یہودی جسکا کچھ قرضہ حضور پر آتا تھا اپنے قرض کا تقاضہ کرنے آیا اور جناب کا
چادرہ پکڑکر حضور کو اپنے پاس بیٹھا یا صبح سے ظہر تک آپکو پکڑے رہا جب ظہر کی نماز کا
وقت آیا تب جناب اوس یہودی سے اجازت لیکر جماعت سے نماز پڑہی پہر عصر تک
وہ یہودی آپکو پکڑے رہا اور سخت سخت کلمے کہتا رہا کہ آپ بڑے نادہند ہین آپ پرایا مال
دینا نہین جانتے یہ سب کچھ حضور سنتے اور تبسم فرماتے رہے حضرت عمر کو اوس یہودی کی باتون
پر غصہ آیا حضور نے منع کیا اور فرمایا کہ عمر ان لصاحب الحق مقالا اس یہودی کا ہمپر قرضہ
آتا ہے یہ جو چاہے کہہ سکتا ہے اے عمر رضہ تجھے یہ مناسب تہا کہ تو یہودی کی جانب داری
کرتا عمر تو مجھے نصیحت کرتا کہ حضور اس بیچارہ کا قرض جلد ادا کردیجئے نہ یہ کہ تو اولٹا اس قرض خواہ
کو دہمکاتا ہے یہ تمہین لائق نہ تہا اب تم سب ہٹ جاؤ مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو یہ سنکر سب
لوگ ہٹ گئے دوسرے دن کی صبح تک اوس یہودی نے آپ کو پکڑ کر رکھا جب نماز کا وقت
آتا حضور اوس سے اجازت لیکر جماعت مین شریک ہوجاتے نماز پڑھکر اوسکے پاس اوسکے قید
مین آنکر بیٹھ جاتے جب دوسری صبح ہوئی اوس یہودی نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھے آپ کے
اخلاق کا امتحان لینا تہا جیسا مین نے پہلی کتابون مین پڑھا تہا ویسا ہی پایا اشہد
ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ سچے رسول ہین یا حضرت مین نے اپنا قرض بھی معاف
کیا اور میرا سارا مال بلکہ میری جان تک آپکے لئے حاضر ہے پیچ ہے حضور اکرم کے پاس

نہ خزانہ تہا نہ کوئی لشکر صرف اخلاق ہی آپکا لشکر تہا زبان شیرین ملک گیری آپ کیلئے موزون تہا مکہ والون نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسا کیسا ظلم کیا انجام کار وطن سے نکالا قتل کی تدبیرین کین جو کسی ادنے ذلیل شخص کے ساتھہ کرنا مناسب نہ تہا وہ اوس عالی ذات صاحب رسالت کیساتہہ کیا حضور چہپ کر مکہ سے نکلکر مدینہ گئے مگر جسدن حضور انصار کا جرار لشکر ساتہہ لیکر مکہ معظمہ فتح کرنے تشریف لائے آپ کے دشمنون قاتلون مکہ والون نے عرض کیا کہ حضور آج آپ ہمارے ساتہہ کیا معاملہ فرمائینگے فرمایا کہ مین تمہارے ساتہہ وہ معاملہ کرونگا جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بہائیون کے ساتہہ کیا تہا لاتثریب علیکم الیوم آج تمہارا قصور معاف کیا اور اب کسی طرحکا تم سے بدلا نہ لیا جائیگا اے مکہ والون جاؤ تم سب آزاد کئے گئے حضرت انس فرماتے ہین ایک دفعہ حضور تنعیم نامی جگہ مین تشریف رکہتے اور صبح کی نماز پڑہتے تہے ستر کافرون نے تلوارین لیکر آپ کے شہید کرنے کے لئے آپ پر حملہ کیا صحابہ نے اونہین پکڑا حضور کے سامنے پیش کیا سب کا خیال تہا کہ حضور انہین قتل کا حکم دینگے حضور نے ان قاتلون مجرمون کی صورت دیکہکر فرمایا کہ جاؤ ہمنے تمہین اللہ کے لئے آزاد کیا سکی جان بخشی کی لوگون اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار مین اپنے قاتلون خونیون کا چہوڑ دینا معاف کر دینا ایک ادنے سی بات تہی جو ایک مرتبہ نہین صدہا مرتبہ ایسا کیا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کے ذریعہ دنیا مین اسلام پہیلایا وہ بڑے اہمق ہین جو کہتے ہین کہ حضورؐ نے تلوار کے زور سے اسلام پہیلایا جب حضور اکرم نے مدینہ طیبہ سے بادشاہون کے نام فرمان لکہے ایک فرمان شاہ فارس کو لکہا جس مین اوسے حضور نے

اسلام کی دعوت فرمائی تھی اس بدمزاج بادشاہ نے حضور کا نامہ چاک کیا یہ نامہ کیا چاک کیا

اپنی جان و تن کو چاک کیا ملک کو برباد اور ہلاک کیا وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون۔

ترجمہ ہم پر کوئی ظلم نہیں کرسکتا بلکہ ہمارے نافرمان لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں

حضور کا نامہ نہیں پھاڑا بلکہ اپنا پیٹ پھاڑا ہمیشہ کے لئے اپنی سلطنت کو غلط حرف کی

طرح صفحہ ہستی سے مٹایا شاہ فارس کے غرور نے حضور کے نامہ کو پھاڑ کر صبر نہ کیا بلکہ اپنے

ماتحت صوبہ شاہ یمن کو حکم دیا کہ بہت جلد دو پھلوان بھیجکر اوس نبوت کے مدعی کا سر اوتار کر

میرے پاس بھیجدے یا زندہ گرفتار کرکے یہان روانہ کردے شاہ یمن نے بموجب حکم

شاہ فارس کے دو قوی جوان بڑے پھلوان ایک کا نام بانویہ دوسرا خرخسرہ یمن سے مدینہ

منورہ کی جانب حضور کے گرفتار کرنے یا شہید کرنے کے لئے بھیجے یہ دونون پھلوان جب

یمن سے مکہ معظمہ پہونچے اور مکہ کے کافرون کو یہ حال معلوم ہوا بڑے خوش ہوئے اور یہ کہا کہ

بس اب محمد کی خیریت نہیں ہے جو ایسا بڑا بادشاہ محمد کی عداوت پر کمر بستہ ہوا ہے لیکن

ان نادان جاہلون مکہ والون تاریخ سے ناواقفون کو خبر نہ تھی فرعون نے حضرت موسیٰ کا

کیا کر لیا ہوگا جو شاہ فارس حضور کا کرلے گا انجام کار فرعون مع لشکر دریا مین غرق ہوا

اور شاہ فارس مقتول ہوگا اوسکی اولاد اہل مدینہ کی غلامی کا داغ کہائیگی جب یہ دونون پھلوان

مکہ کے راستہ سے مدینہ طیبہ حضور کی تلاش مین پہونچے جناب کو اطلاع ہوئی کہ دو پھلوان

فارس سے حضور کے شہید کرنے کے ارادہ سے آئے ہین حضور نے نہایت اخلاق سے فرمایا

کہ میرے مہمان کو اچھے نفیس مکان مین اتارو بہت اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کرو تا کہ انکی

تکان دور ہوجائے سات دن تک انصار نے رسول کے قاتلون کی مہمان نوازی فرمائی آٹھوین دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آج ہمارے مہمانون کو لاکر ہمسے ملاؤ انہین ہمین دکھاؤ جب یہ دونون پہلوان حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے حضور اکرم کے رعب سے لرزتے کانپتے تھے انکے پیرون مین جنبش ہاتھون مین رعشہ زبان مین لکنت تھی حضور نے انہین بیٹھنے کی اجازت دی مگر یہ لوگ بیٹھ نہ سکے حضور کے آگے اوندھے موہنہ گرے آنجناب نے نہایت تسلی سے انہین اوٹھایا اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا کہ تمہین کس نے بہیجا ہے انہون نے بڑی مشکل سے عرض کیا کہ شاہ فارس نے ہمین اس ارادہ سے جناب کی خدمت مین روانہ کیا ہے جناب نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا بادشاہ آج رات کو قتل ہوا بادشاہ کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کو قتل کیا اب تم کس بادشاہ کے حکم سے میرے پاس آئے ہو جاؤ شاہ یمن کو شاہ فارس کے قتل کی خبر کرو حضور اکرم نے ان دونون مجوسیون کی ڈاڑھی منڈی اور مونچھین بڑھی دیکھکر فرمایا کہ ایسی مکروہ صورت تمنے کیون بنائی ہے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ نے یون ہی حکم دیا ہے حضور نے فرمایا کہ میرے بادشاہ نے یہ فرمایا اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ مین ڈاڑھی بڑھاؤن اور مونچھین کترواؤن شاہ فارس کی موت کی خبر سنکر یہ دونون پہلوان حضور کے پاس سے نکلے اور آپس مین کہا کہ ہمنے ایسا رعب کبھی بڑے سے بڑے بادشاہ مین بھی نہ پایا جیسا کہ حضور کا رعب دیکھا اگر اور تھوڑی دیر حضور کی خدمت مین حاضری کا اتفاق ہوتا تو ہم مرجاتے ہماری جانین آپ کے خوف سے نکل جاتین آٹھوین دن یہ دونون پہلوان مدینہ منورہ سے رخصت ہوکر یہ کہتے ہوئے یمن کی جانب روانہ ہوئے جب یہ شاہ یمن کے پاس پہونچے وہان

پہونچکر شاہ فارس کے مرنے کی خبر آئی اور حکم آیا کہ محمد عربی کے متعلق حکم ثانی کا انتظار رہے عبرت
جس امت کے رسول اپنے قاتلون کو سات سات دن مہمان رکہین اعلی درجہ کی مدارات کرین
افسوس اونکی امت کے اخلاق ایسے خراب ہون جس امت کے نبی دشمنون کی سات دن مدارات
کرین اونکی امت محسن حقیقی رب العالمین کے لئے زبانی شکر بہی نہ کرے بلکہ یک قلم نماز بہی چہوڑ دین
ایک مرتبہ مدینہ منورہ مین ایک کافر بدو اعرابی حضور کا مہمان ہوا جناب نے اوسکی مہمانداری
فرمائی شب کو اوسے کہانا کہلایا کئی آدمیون کا کہانا وہ اکیلا کہا گیا رات کو اوسے بدہضمی
ہوئی حجرہ مبارک کے اندر حضور کے بستر پر پاخانہ پہرا اور صبح کو نماز کے وقت حجرہ کہول کر
شرم کے سبب سے بہاگ نکلا مگر اتفاق سے اوسکی بیش قیمت تلوار اور کچہ ضروری کاغذات
حجرہ مین رہگئے ناچار واپس مدینہ آیا اور ایک عجیب واقعہ دیکہا کہ حضور اکرم مشک عنبر
سے زیادہ خوشبودار ہاتھوں سے اسکی رات کی نجاست پاک کرتے اور کپڑون کو دہوتے ہین
دیکہتے ہی رونے لگا اور چیخ مار کر عرض کیا کہ حضور میری نجاست کو پیچہے پاک کیجیگا پہلے مجہے
پاک کیجئے اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہے بادشاہون
کے بادشاہ مخالفون دشمنون کافرون کی نجاست اپنے دست مبارک سے دہوئین ہم آپکی
امت ہونے کا دعوا کرین ذراسی بات مین سلام علیک بہی آپس مین چہوڑ دین اس فرق کو
غور سے دیکہنا چاہئے عبرت پکڑنی چاہئیے ہمین بہی حضور کی پیروی کرنی چاہئے حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ صبح کی نماز مین میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز مین بڑی سورت
پڑہون مگر بعضی عورت کا بچہ نماز مین رونا شروع کرتا ہے میرا دل بے چین ہوتا ہے اور مین کچہ

اور اوسکی ماں پر ترس آتا ہے کہتا ہوں کہ اگر بڑی سورت پڑہوں گا بچہ دیر تک رویگا اوسکی
ماں پریشان رہیگی اسلئے صبح کی نماز مین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر نماز
ختم کرتا ہوں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ والوں کے اسلام لانے مسلمان ہوجانے
سے مایوس ہوئے حضور نے اس خیال سے طائف کا قصد کیا کہ شاید وہاں کے رہنے والے
مسلمان ہوجائیں اسلام قبول کریں جب حضور وہاں پہونچے ایک جگہ مجمع لوگوں کا بیٹھا
دیکھکر اونہیں اسلام کی دعوت کی بت پرستی سے منع کیا وہ لوگ ناراض ہوکر بولے کہ جب
مکہ والوں نے آپکو نکالا تب آپ یہاں خرابی پہیلانے لوگوں کو برباد کرنے آئے ہیں یہ کہکر
جسقدر بڑے بڑے لوگ تہے اوٹھ کر چلے گئے اور غلاموں جاہلوں لڑکوں کو وہاں چھوڑ کر
یہ کہہ گئے کہ جسقدر ہوسکے انہیں تکلیف دینا خوب ستانا یہ سنکر وہ جاہل حضور کی طرف متوجہ
ہوئے اور جناب پر پتہروں کا مینہہ برسانا شروع کیا حضور وہاں سے پتہر کہاتے ہوے مکہ کی
طرف واپس چلے ایک میل تک حضور کا جاہلوں نے پیچہا کیا رستہ پر دو رخہ ہاتہوں مین پتہر لیکر
بیٹھ گئے حضور بیچ رستہ پر رستہ چلتے تہے اور دونوں طرف سے آپ پر پتہر آتے تہے جب حضور
پتہر کہاتے کہاتے زخمی ہوکر زمین پر گرتے جاہل لوگ آپکو جبراً اوٹھاتے اور پھر آپ پر پتہر برساتے
جب حضور کا سارا لباس خون سے تر اور سارا جسم مبارک زخمی ہوا بعضے نالائق شکاری کتے
آپ پر دوڑا کر لائے پہلے تو وہ کتے اپنے مالکوں کے اشارہ پر حضور کی جانب دوڑ پڑے مگر جب حضور
کے قریب آئے اور سید المرسلین کا چہرہ مبارک دیکھا فوراً واپس بہاگے اور ایسے گئے کہ پھر اوس
بستی میں کہیں نظر نہ آئے کتوں نے اپنا گھر چھوڑ دیا اللہ اکبر بے زبان جانور حضور کا مرتبہ پہچانتے

مگر اہل طائف کے لوگون نے انسان ہوکر آپکو نہ جانا حضور انہین جنت کی طرف بلاتے ہین جہنم سے
بچاتے ہین یہ نالائق آپ پر پتھر برساتے ہین کتّے دوڑاتے ہین واہ کیا ناانصافی ہے جب حضور نہایت
زخمی ہوکر سخت تکلیف پاکر طائف سے باہر آئے یکایک آپکو ایک ابر نظر آیا اوس ابر سے
حضرت جبرئیل کی آواز آئی السلام علیک یا رسول اللہ یا حضرت یہ فرشتہ پہاڑون کا حاضر ہے
حق تعالے نے آپکی مصیبت آپکی قوم کا ظلم دیکھکر اسے حضور کی خدمت مین بھیجا ہے آپ جو
چاہین اسے حکم دین پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھی حضور کے سامنے آیا اور سلام عرض کرکے
عرض کیا کہ اگر حضور فرماتین تو مین اس قوم پر پہاڑ گرادون یا دو پہاڑیان ملاکر انہین پیس دون
حضور نے فرمایا کہ مین انہین ہلاک کرنا نہین چاہتا مجھے امید ہے کہ شاید انکی نسل سے انکی
اولاد مین سے کوئی اللہ تعالے پر ایمان لانے والا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا پیدا ہوجاے
اللہ اکبر آئندہ آنیوالے مسلمانون کی خاطر سے دشمنون کافرون سے یون آئے ہوئے عذاب
دفع کیے جاتے ہین باغبان پرورد ہر یک گل صد خار را نبوت کے چمن کا مالک سو سو کانٹونکو
ایک پھول کی امید پر پرورش کرتا ہے جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرماکر
مدینہ طیبہ پہونچے حضرت سلمان فارسیؓ ایک یہودی کے غلام تھے حضور نے فرمایا کہ اے سلمان
تم اپنے آقا کو اپنی قیمت دیکر آزاد ہوجاؤ حضرت سلمان نے اپنے آقا یہودی سے اپنے آزاد ہونے
کی بابتہ گفتگو کی یہودی نے جواب دیا کہ سلمان تمہارا آزاد ہونا مشکل کام ہے آدہ سیر سونا
دینا ہوگا اور تین سو درخت کہجورون کے میرے باغ مین لگانے ہونگے جب وہ درخت پھل
لانے لگین تب تم آزاد ہوگے حضرت سلمان نے یہ ساری باتین حضور کی خدمت مین عرض کین

حضور نے انصار سے کہا کہ تم سب لوگ پودے کہجوروں کے لاکر جمع کرو حضرت سلمان سے فرمایا کہ تم زمین میں تھالولے کہود کر تیار رکھو حضرت سلمان نی گہڑے کہود کر تیار کئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پودے ساتہہ لیکر یہودی کے مکان پر تشریف لے گئے اور تین سو تھالولے اپنے ہاتھ سے لگائے پھر گڑھون میں مٹی بہری جناب کے ہاتھ کی برکت سے وہ سارے درخت لگ بہی گئے اور اوسی سال سب میں پھل آیا پہر ایکدن کبوتر کی انڈی کی برابر حضور کی پاس سونا آیا جناب نے حضرت سلمان کو بلاکر وہ سونا دیا سلمان نے عرض کیا کہ حضور یہ سونا بہت تہوڑا ہے حضور نے اوس سونے کو اپنے دہن مبارک سے لگاکر ہونٹوں سے چہواکر واپس دیا حضور اکرم کے موہنہ کی برکت سے وہ تہوڑا سا سونا بہت ہوا حضرت سلمان نے آدھا سونا کاٹ کر ایک رطل تولکر یہودی کو دیا اور آدھا اپنے پاس رکھ لیا اور فرمایا قسم ہے مین اگر اوس سونے کو احد پہاڑ سے تولتا تو وہ سونا احد پہاڑ کی برابر ہوتا سلمان اپنی قیمت دیکر آزاد ہوئے لوگون حضور کے اخلاق کو دیکھو کہ ایک سلمان کیلئے ایک وقت مین تین سو درختون کا لگانا پہر اسمین مٹی بہرنی کیسا کچہ سخت محنت کا کام تہا مگر جناب کے عالی اخلاق کے سامنے سب آسان تہا اشارہ تہوڑے سے سونے کا بہت ہونا مثال تہی حضور کی امت کے عملون کے انشا اللہ قیامت کے دن آپکی امت کے تہوڑے تہوڑے سے عمل اسیطرح وزنی ہوکر نیکیون کے پہاڑ بن جاینگے اشارہ کہجور کا درخت بہت برسون مین پھل لاتا ہے دیر مین پھل لانے والے درخت اسقدر جلد پھل لائے اس مین یہ اشارہ تہا کہ میری امت کی تہوڑی سی عمر اور ہاتون کی بڑی عمر سے ثواب اور مرتبہ مین زیادہ افضل ہوگی حضور کی امت کی ایک دن کی عبادت دیگر انبیا کی چالیس

سال کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے اشارہ ہر نماز میں التحیات کے بعد درود شریف
اسی غرض سے شریعت نے مقرر کیا ہے کہ حضور کے امتی مسلمان کے تھوڑے سے عمل پر یہ حضور کا
درود جو حضور کے مونہہ مبارک جگہ ہے چھو جائے تاکہ مسلمان کی تھوڑے سے سونے کی طرح
اس نمازی کی تھوڑی سی نماز بھی بہت ہو جائے ذرا سا عمل احد پہاڑ بنجائے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے ایک گنوار اعرابی آیا پہلے اوسنے مسجد میں نماز
پڑھی جب نماز پڑھ کر چلنے لگا تب مسجد کے صحن میں پیشاب کرنے بیٹھا صحابہ کرام منع کرنے کے
لئے دوڑے حضور نے صحابہ کو روکا اور فرمایا لاتزرموہ لوگون اسے پیشاب کر لینے دو اسکا
پیشاب بند نہ کرو جب وہ گنوار پیشاب کر چکا تب حضور نے اوسے بلا کر فرمایا کہ یہ مسجد خانہ خدا
ہے یہان سوائے نماز اور ذکر الٰہی کے ایسی ناپاک باتین مناسب نہین ہین نہایت نرم نصیحت
کر کے رخصت کیا صحابہ سے فرمایا کہ تم ڈول پانی کا بھر کر اس پیشاب پر ڈالو اور مسجد کو پاک
کر لو لوگون اگر تم اوس اعرابی کا پیشاب بند کرتے اوسے سخت تکلیف ہو جاتی تمہاری مسجد تھوڑی
مشقت تھوڑے سے پانی سے پاک ہوئی تشریح اس مبارک اخلاق نے بتا دیا کہ حضور کو
ہر ایک کس ناکس مسلمان کے ساتھہ وہ تعلق ہے جو مان کو اولاد سے ہوتا ہے جس طرح خوشی سے
مان باپ بچہ کا گو موت اپنے اوپر لیتے اور کبھی بچہ پر خفا نہین ہوتے اسیطرح حضور نے اپنے
امتی کی اذیت اور تکلیف کے خیال سے مسجد کے فرش پر پیشاب کرنے دیا اور منع نہ کیا بعد مین
اوسے نہایت نرم زبان سے سمجھایا مسجد کو دھلوایا سبحان اللہ کیا عالی اخلاق تھے حضور
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے ایک شخص سے کچھ خریدا تھا وہ شخص مال بیچکر کہنے لگا

کہ حضور مین آپ سے قیمت ابھی لیتا ہون اور مال دیتا ہون مگر مجھے ذراسی مہلت دیجائے
کہ اپنے مکان تک ہو آؤن حضور نے فرمایا کہ اچھا جاؤ جلد آنا اوس شخص نے کہا کہ حضور مین
ابھی واپس آتا ہون مگر جب تک مین واپس نہ آؤن آپ یہین ٹھہرے رہین حضور نے
وعدہ کرلیا وہ شخص اپنے گھر چلا گیا وہان جاکر اوسے ایسا کوئی کام ہوا کہ مطلق حضور ن
سے ملنے کا وعدہ یاد نہ رہا جب تین دن کے بعد یاد آیا گھبرا کر واپس آیا دیکھا کہ آج پورے
تین دن سے حضور اوس شخص کے منتظر کھڑے ہین اس شخص کی صورت دیکھکر تبسم فرما کر
کہا کہ ہم تیرے منتظر یہان رہے تو گھر جاکر بھول گیا سبحان اللہ یہ اخلاق نبوت سے پہلے تھے
خدا جانے نبوت کے بعد کیسا کچھ اخلاق وسیع ہوا ہوگا تشریح جس طرح حضور ایک ادنے
شخص سے وعدہ فرما کر تین روز تک انتظار مین کھڑے رہے اسطرح حضور نے گنہگار امت
سے قیامت کے دن شفاعت کا وعدہ کیا ہے ہزارون سال تک امت کے انتظار مین
حشر کے میدان مین کھڑے رہینگے جب ہزارون برس کے بعد امت حاضر ہوگی تب فرمائینگے کہ لوگون
تم کہان تھے مجھے تمہاری انتظار مین عرصہ دراز گزر گیا افسوس ایسے امت کے عاشق رسول کی
امت نافرمانی کرتی ہے حدیث شریف مین ہے کہ ایک سفر سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
واپس تشریف لاتے تھے راستہ مین ایک جگہ حضور نے قیام فرمایا صحابہ کرام نے کھانا پکانیکا
انتظام کیا ایک شخص نے بکری ذبح کی دوسرے شخص نے آٹا گوندھا تیسرے نے آگ
جلائی کسی نے پانی بھر کر لاکر رکھا کسی نے روٹی پکانی شروع کی مگر اس عرصہ مین حضور اکرم
نظرون سے غائب رہے لوگون نے آپس مین کہا کہ حضور اکرم نظر نہین آتے کہان تشریف

لے گئے ہین تہوڑی دیر کے بعد دیکہا کہ سید المرسلین جنگل سے ایک گٹہا لکڑیون کا اوٹہائے
لئے چلے آتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ ہماری جانین آپ پر سے قربان ہون کیا ہم موجود نہ تہے
حضور نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص ایک کام مین مشغول تہا یہ کام کسی کے خیال مین
نہ آیا تہا یہ کام مین نے کرلیا سبحان اللہ تشریح لوگون جو با اخلاق نبی تہارے لئے لکڑیون کا گٹہا اور
لکڑیون کا بوجہ اوٹہائیگا وہ کس طرح تمہارے لئے شفاعت کا بوجہ نہ اوٹہائیگا یہ لکڑیان اٹہانا
تمہین نمونہ دکہایا گیا ہے تمہارے گناہون کی مغفرت اور شفاعت کے بوجہہ اوٹہانے کا
دیکہو جو سخت کام اسوقت کسی صحابی سے نہ ہوا وہ حضور اکرم نے کیا اسیطرح قیامت مین جو مشکل
کام کسی نبی سے بہی نہ ہوگا وہ آپ کرین گے یعنی شفاعت حدیث شریف مین ہے کہ ایک عورت حبشن
حضور اکرم کی مسجد مین جہاڑو دیا کرتی تہی ایک مرتبہ وہ بیمار ہوکر مرگئی صحابہ کرام نے اوسے
رات کے وقت دفن کردیا دوسرے دن حضور اکرم نے فرمایا کہ وہ جہاڑو دینے والی کیا ہوئی عرض
کیا کہ حضور وہ رات کو مرگئی اور ہم لے رات کے وقت اوسے دفن بہی کردیا حضور نے ناراض ہوکر
فرمایا کہ مجہے خبر کیون نہ کی عرض کیا کہ جناب رات کا وقت تہا حضور روزہ سے تہے جناب کی
تکلیف کے خیال سے حضور کو اطلاع نہین دی فرمایا کہ خبردار کبہی ایسا نہ کرنا جب تک مین زندہ ہون
کسیکو بغیر میرے نماز پڑہائے دفن نہ کرنا کیونکہ میری دعا اوسکے حق مین رحمت ہوتی ہے پہر حضور صحابہ
کو ساتہہ لیکر اوس عورت کی قبر پر تشریف لیگئے اور صفین باندہ کر جنازہ کی نماز پڑہی سبحان اللہ کیا
عالی اخلاق ہے ایک کالی حبشن جہاڑو دینے والی عورت کی یہ رعایت اوس ناچیز کے حال پر یہ رحمت
غور کرنے کے قابل بات ہے سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

چھٹا وعظ حضور کے معجزات کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

ترجمہ قیامت قریب آئی چاند دو ٹکڑے ہوا اگر کافر لوگ قدرت کی نشانی کو دیکھکر کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو دور دور پھیلا ہوا ہے یہ سارا جہان دو چیز سے بنایا گیا ہے ایک جسم دوسری روح جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کی ہدایت کے لئے تشریف لائے اور ہر قسم کے عالم میں حضور نے معجزات دکھائے حضور کے عالم روحانی کے معجزے جدا ہیں عالم جسمانی کے معجزے الگ ہیں روح کے لئے دو معجزے حضور کے پاس تھے ایک کلام الہی یعنی قرآن مجید دوسرا معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زندہ روحیں آپکو دیکھکر کلام الہی سنکر بے ساختہ حضور کی اطاعت کرتیں مسلمان ہوتیں تھیں مردہ روحوں کو جسمانی معجزات دکھا کر مسلمان کیا جاتا تھا ایسے واقعات بہت سے ہیں کہ سخت سے سخت کافر حضور کے پاس آئے اور صرف حضور کی صورت دیکھتے ہی مسلمان ہوئے یا دو چار آیتیں کلام الہی کی آپکے موںھہ سے سنکر فوراً اطاعت قبول کی گردن جھکائی حضرت عبد اللہ بن سلام یہود کی قوم کے عالم جب حضور کی زیارت کرنے آپکو آزمانے کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب پہلی نگاہ چہرہ مبارک پر پڑی فوراً غل مچاکر فرمایا ھذا الوجہ لیس لوجہ کذاب لوگوں یہ موںھہ یہ نورانی چہرہ ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا یہ ضرور خدا کے سچے رسول ہیں حضرت عبداللہ

بن سلام نے صورت دیکھتے ہی اسلام قبول کر لیا ولید بن مغیرہ حضور اکرم کی خدمت مین
حاضر ہوا کچھ آیتین قرآن مجید کی سنین سنتے ہی ولید نے گردن جھکائی اور شرمندہ ہوکر حضور
کی خدمت سے واپس گیا اپنی قوم مین جاکر بولا کہ مین شعر گوئی سے خوب واقف ہون مین نے
ایسا کلام جو حضور پڑہتے ہین کہین نہین سنا وہ ہرگز شعر نہیں حضور جس کلام کو پڑہتے ہین وہ
بشر کا کلام نہین اوس مین نہایت نور ہے اوس مین روحانی شیرینی اور بڑی لذت ہے
وہ کلام غالب آنیوالا ہے مغلوب ہونے والا نہین ہے یہ سخت عنادی مخالف سنتے ہی کلام الہی
کے سطح منقاد ہوا سبحان اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے کچھ دن پہلے حضرت
جعفر طیار وغیرہ مسلمان مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تہے مکہ کے کافرون نے بعضے لوگونکو
حبشہ بہیجا تا کہ کسی طرح ان مسلمانون کو وہان سے نکلوائین جب وہ مسلمان اور یہ کافر حبشہ کے
بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے بادشاہ نے مسلمانون سے فرمایا کہ جو کلام تمہارے نبی پر
نازل ہوا ہے وہ مجھے پڑھ کر سناؤ حضرت جعفر نے سورت کہیعص کی چند آیتین پڑھ کر سنائین
بادشاہ سنتے ہی مبہوت ہوا قریب تہا کہ بیہوش ہوکر گرتا جب ہوش مین آیا فرمایا کہ واللہ یہ
کلام اور وہ کلام جو حضرت موسیٰ لائے تہے ایک ہی ذات کا کلام ہے پہر حضور اکرم پر ایمان
لایا اور مسلمان ہوکر آپ کے غلامون مین شامل ہوا بی بی ام حبیبہ سے حضور کا عقد وہین حبشہ
مین کیا پانچہزار روپیہ مہر کا اپنے پاس سے ادا کیا پہر ان مسلمانون کو حضور کی خدمت مین
مدینہ بہیجا اور یہ عرض کیا کہ یا حضرت آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کرین یہ سنکر حضور نے
وضو کیا اور تین مرتبہ فرمایا یا اللہ نجاشی حبشہ کے بادشاہ کو بخشدے حضور نے دعا کی جامہ مین

مجلس صحابہ نے آمین آمین کا غل مچایا جبیر بن مطعم صحابی فرماتے ہین کہ مین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بدر کے دن قریش کے قیدی رہا کرانے کے لیے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اتفاق سے آپ مغرب کی نماز پڑھاتے تھے حضور نے نماز مین یہ آیت تلاوت فرمائی ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع اے نبی بیشک تمہارے رب کا عذاب آنیوالا ہے پھر کوئی اوس عذاب کو دفع نہین کر سکتا جبیر بن مطعم کہتے ہین کہ اس آیت کو سنکر میرا کلیجہ پھٹنے لگا ایسی کچھ تاثیر اس کلام مین ہے ایک کافر عرب کا زمیندار رستہ چلتا تھا رستے مین کہین سے اوسکے کان مین قرآن مجید پڑھنے کی آواز آئی فاصدع بما تومر واعرض من المشرکین اعرابی لرز گیا اور فوراً سجدہ مین گرا پوچھا کہ تو نے سجدہ کیون کیا بولا کہ اس کلام کی فصاحت اور اوسکے رعب مین دبکر مجھے سجدہ ہی کرتے بن آئی ایک دوسرے عرب کا ذکر ہے کہ اونے کسی کو یہ آیت پڑھتے سنا فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیا گھبرا کر بولا کہ واللہ مخلوق اس کلام پر قادر نہین ہو سکتی یہ ضرور اللہ کا کلام ہے ایک شخص قرآن مجید کا مخالف کچھ آیتین قرآن کی بنا کر لیکر چلا رستہ مین ایک مسجد سے لڑکون کے پڑھنے کی آواز آئی قیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی یہ آیت سنکر مبہوت ہو کر حیران کھڑا رہا پھر جو کچھ لکھکر لایا تھا سب پھاڑ دیا اور یہ کہا کہ یہ کلام جو مین نے سنا ہے یہ بشر کا کلام نہین ضرور خدا کا کلام ہے جو زمین آسمان پر حکومت کرتا ہے زمین کو حکم دیتا ہے کہ اپنا پانی نگل جا آسمان پر حکم لگاتا ہے کہ مینہ برسانا چھوڑ دے یہ حکم احکم الحاکمین کا ہے اور یہ کلام بھی اسی قادر کا ہے مخلوق کا نہین پھر خالق کے کلام کا خلاف بشر کا کام نہین ہے حضور کے یہ روحانی معجزات تھے جسمانی معجزات

جناب کے بے شمار ہین بطور اختصار اس کتاب مین نقل کیے جاتے ہین معجزہ کفار مکہ نے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ سچے ہین تو کوئی آسمانی معجزہ دکھائین حضور
نے فرمایا جو تم کہو مکہ والون نے باہم مشورہ کیا اور یہ کہا کہ چودھوین رات کے چاند کو دو ٹکڑے
کر کے دکھائیے آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چودھوین شب کو کچھ رات گزرنے کے بعد مکہ والون کو
ساتھ لیکر ابو قبیس پہاڑ کی طرف میدان مین تشریف لے گئے حضور نے پہلے دو رکعتین نفل
ادا کین اسکے بعد حق تبارک و تعالے شانہ کی جناب مین اس معجزہ کے متعلق عرض کیا ارشاد
ہوا کہ اے نبی ہمنے چاند کو حکم دیا ہے وہ آپ کے اشارہ پر چلے گا جو حکم دوگے وہ پورا کرے گا
حضور نے کلمہ کی اونگلی کا چاند کو اشارہ دیا چاند فوراً بیچ سے دو ٹکڑے ہوا دونون ٹکڑون
کے درمیان فاصلہ نظر آنے لگا حضور نے فرمایا لوگون گواہ رہو دیکھو مین خدا کا سچا رسول
ہون کافرون نے حیران ہوکر آپس مین کہا کہ اگر حضور نے ہمپر جادو کیا ہے تو اور شہرون
بستیون پر آپکا جادو نہ چلا ہوگا مکہ مین آنے والے مسافرون سے دریافت کرنا مناسب
ہے جب کفار مکہ نے مسافرون سے پوچھا ہر ایک شخص نے اسکا اقرار کیا اور اس
معجزہ کو تسلیم کیا باوجود اسکے بدنصیب لوگون نے کہا ہذا سحر مستمر اس جادو کا بہت دور دور
تک اثر ہے تشریح شق القمر ایک خاص معجزہ ہے جو اگلے انبیا مین سے کسی نبی نے نہین
دکھایا یہ مخصوص ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ بعض مورخین اس معجزہ
کا انکار کرتے ہین مگر یہ انکار غلط ہے اسلیے کہ حکما کی تحقیق سے ثابت ہے کہ زمین کی صورت کروی یعنی گول ہے
ایک حصہ زمین کا دوسرے حصہ کیلیے سورج چاند کیطرف سے آڑ ہو جاتا ہے اسی بنا پر اہل زمین کیلیے چاند سورج کا نور مختلف

ہین کہین سورج گہن ہوتا ہے کہین خبر بہی نہین ہوتی کسی جگہ چاند گہن ہوتا ہے کہین معلوم
بہی نہین ہوتا پہر اگر وہ لوگ جنکے افق مین آج چاند گہن نہین تہا اوس افق کا انکار کرین
جہان گہن تہا تو یہ انکار محض جہالت ہے اور بداہت کا انکار اسیطرح شق القمر کا معجزہ
اول شب مین مکہ مین ہوا اور مکہ اقلیم دوئم ہے پہر اور اقلیم والے اگر اسکا انکار کرین تو یہ
انکار توجہ کے قابل نہین ہو سکتا نکتہ یہ معجزہ پہلے انبیاء مین کسی نے کیون نہ دکہایا جواب
اگلے لوگ اسقدر عقل نہ رکہتے تہے جیسے مکہ والے عقل رکہتے تہے مکہ والون نے باہم مشورہ
کیا تہا کہ اگر محمدؐ جادوگر ہین تو جادو کا اثر زمین پر ہوتا ہے آسمان کی جانب نہین ہوتا حضور
سے کوئی معجزہ آسمانی طلب کرو اگر یہ سچے نبی ہونگے تو ضرور آسمانی معجزہ دکہا ئینگے ورنہ
لاچار ہوکر روپوش ہو جائینگے جب مکہ والون نے ایسا زبردست معجزہ طلب کیا تو اوس
افضل انبیا نے انہین یہ معجزہ دکہایا بڑے معجزہ کے لئے بڑا نبی ہونا مناسب تہا دوسری بات
یہ ہی کہ حضور سب سے پچہلے نبی ہین اور قمر سب سے اگلا کرہ ہے اور پچہلے کو اگلے سے نسبت
ہوتی ہے اس لئے اس معجزہ کو حضور ہی کے لئے خدا نے اوٹہا رکہا تہا معجزہ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم غزوہ حدیبیہ مین مکہ معظمہ کے قریب جنگل مین تشریف رکہتے تہے پندرہ سو صحابہ حضور
کے ساتہہ تہے جب عصر کی نماز کا وقت آیا حضور نے وضو کے لئے پانی طلب کیا صحابہ نے عرض
کیا کہ حضور سارے لشکر مین پانی کا پتہ نہین ہے حضور نے فرمایا کہ قدر قلیل جسقدر ممکن ہو سکے
پانی لشکر مین سے جمع کرلاؤ نہایت مشکل سے سارے لشکر کی مشکین پانی کے برتن نچوڑکر ایک
پیالہ پانی کا جمع ہوا وہی حضور کی خدمت مین حاضر کیا حضور نے بسم اللہ کہکر اپنا دست کرم

پیالہ مین رکھا آپکا ہاتھ رکھنا تھا کہ حضور کے ہاتھ کی برکت سے پیالہ سے پانی کا چشمہ
جاری ہوا سارے لشکر والون نے خود پیا لشکر کے جانورون کو پلایا لشکر والون نے
مشکین پانی کے برتن بھرے سب نے وضو کیا کسی نے حضرت جابر سے پوچھا کہ بھلا
تم کتنے آدمی تھے جو پانی پینے مین شامل تھے حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم تو کل پندرہ سو تھے
لیکن اگر لاکھہ بھی ہوتے تو بھی وہ رحمت کا پانی سبکو کافی تھا نکتہ یہ پانی آب زمزم سے
افضل ہی کیونکہ زمزم حضرت جبرئیل کے ہاتھ سے مکہ کی زمین سے نکلا ہوا ہی مگر یہ پانی حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر جسم اطہر کے درمیان سے نکلا ہے زمزم جبرئیل کے پر نے کھودا
یہ پانی حضور کے ہاتھ نے جاری کیا زمزم زمین سے نکلا یہ خاص حضور کے جسد اطہر سے
نکلا ایس جیسا فرق زمین کو اور حضور کے جسم اطہر کو ہے وہی فرق آب زمزم اور اس
معجزہ کے پانی کو ہے یہ پانی کوثر کے پانی سے بہتر ہے وہ فرشتون کے ہاتھہ سے پیدا ہوا ہی
یہ سید اولین آخرین کے دست مبارک سے پیدا ہوا ایس جو فرق ملائکہ کے مرتبہ کو حضور کے
مرتبہ سے ہے وہی فرق کوثر کے پانی کو اس معجزہ کے پانی سے ہی نکتہ یہ معجزہ بھی حضور اکرم
کے ساتھہ مخصوص ہی اگلے انبیاء نے پتھرون سے پانی نکالا درختون سے پانی نکالا مگر
جسم اطہر سے کسی پیغمبر کے پانی نہین نکلا حضور کے ہاتھ سے امت کے لئے اسطرح پانی نکلا
جیسے مہربان ماں کے سینہ سے بچہ کے لئے دودہ نکلتا ہے اسی لئے صحابہ کرام کو آپس مین سگے
بھائیون سے زیادہ باہم محبت تھی اور حضور کے ساتھہ صحابہ کو اپنے ماں باپ سے زیادہ
الفت تھی سارے صحابہ باہم گویا دودہ کے شریک بھائی ہوگئے تھے اور حضور ماں سے زیادہ

امت پر شفیق تھے سبحان اللہ حضور کیا رحمت والے نبی تھے **معجزہ** مدینہ طیبہ مین ایک سال
قحط سالی ہوی مینہ نہین برسا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کا خطبہ فرما رہے تھے
ایک زمیندار نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور ہلاک ہوے کھیت
درخت خشک ہو گئے غریب لوگون کے بچے فاقہ مرنے لگے حضور دعا فرمائین کہ اللہ تعالے
مینہ برسائے یہ سنکر حضور نے خطبہ مین اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھا کر فرمایا اے اللہ
مینہ برسا دے خشک زمین کو تر سوکھی کھیتون کو ہرا مردہ زمین کو زندہ کر دے صحابہ کہتے ہین
کہ حضور کے ہاتھ اوٹھانے سے پہلے آسمان پر ابر کا نام ونشان نہ تھا حضور کے ہاتھ اوٹھاتے
ہی پہاڑون کی طرح بادل اوٹھ کر آئے اور اوسیوقت مینہ برسنے لگا اور مسجد نبوی سے پانی ٹپک کر
حضور کے سر مبارک سے بہتا ہوا ریش مبارک سے ہوتا ہوا حضور کے لباس پر گرتا تھا اور
اور جناب بدستور خطبہ فرما رہے تھے اس جمعہ سے برابر دوسرے جمعہ تک مینہ برستا رہا جب
دوسرے جمعہ کو حضور جمعہ کا خطبہ فرمانے کھڑے ہوے کہ پھر ایک زمیندار نے عرض کیا کہ ای جناب
بارش کی کثرت سے اندیشہ ہلاکت کا ہے یہ سنکر حضور نے خطبہ مین دعا فرمائی الہی مدینہ کی بستی مین
کھل جائے جنگلون مین برسے دریا مین برسے ضرورت کے موقعہ پر برسے اس دعا کے ساتھہ
حضور نے ہاتھہ کا اشارہ آسمان کی طرف کیا صحابہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ آپ کے ہاتھہ کے
اشارہ کے ساتھہ بادل پھٹتا تھا اور اشارہ کے ساتھہ مینہ کھلتا تھا **نتیجہ** مسلمانون
زمین آپکی اطاعت کرے آسمان آپکی اطاعت کرے ہوا آپکی مطیع ہو پانی آپکا مطیع ہو
بادل آپکی دعا سے برسے آپکی دعا سے کھلے مگر اطاعت نہ کرے تو کون انسان پھر آپکی امت

کا مسلمان حیرت اور غیرت کی جگہ ہے معجزہ حضور کی نبوت کے بعد ایک دن آپ کے
چچا ابو طالب آپ کے ساتھہ کسی سفر مین تھے رستہ مین ابو طالب کو پیاس لگی اوسوقت وہان
نہ پانی پاس تھا نہ جنگل مین کہین پانی کا پتہ تہا ابو طالب نے حضور سے پیاس کی
شکایت کی حضور نے سواری سے اوتر کر زمین پر پیر مارا فوراً زمین سے چشمہ میٹھے پانی کا
جاری ہوا جب ابو طالب نے اوس چشمہ سے پانی پی لیا وہ چشمہ غائب ہوگیا نتیجہ کافرون
کے لئے خشک زمین سے شیرین پانی پلانا جس مبارک نبی کا ادنے فیض تہا بہلا حشر مین
جب حضور حوض کوثر پر ہون گے اور آپ کی امت کے مسلمان پیاسے حشر کی پیاس کی شکایت
کرتے ہوئے حضور کے پاس حاضر ہون گے تب کس طرح آپ ہر ایک پیاسے کو سیراب نہ فرمائنگے
آپ ضرور سیراب فرمائینگے پچاس ہزار برس کی پیاس ضرور بجہائینگے معجزہ حضور اکرم نے ایک
کہاری خشک کنوے مین اپنے دہن مبارک سے کلی کی خشک کنوان پانی سے بہر گیا کہاری
کنوان شیرین ہوا بڑی بات یہ ہے کہ ہمیشہ اوس کنوے کے پانی سے مشک کی خوشبو آتی تہی
تشریح جسطرح تیز عطر کا قطرہ بلا خوشبو دار تیل کے شیشہ کو خوشبو دار کرتا ہے اسی طرح حضور
کے موںہہ کا پانی سارے کنوے کے خوشبو دار کرنے کے لئے کافی ہوا معجزہ خندق کی لڑائی کے
موقعہ پر جب صحابہ مدینہ منورہ کے گرد کھائی کہودتے تہے درمیان مین ایک پہاڑی نکل آئی
ہر چند صحابہ نے اسکے توڑنے کی کوششین کین مگر سب بیکار ہوئین ناچار حضور سے آنکر عرض
کیا کہ جناب خندق کے درمیان پہاڑ نکل آیا ہے جو ہم سے کسیطرح نہین ٹوٹتا یہ سنکر حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے اپنے ہاتھ مین کدال لیکر اوس پہاڑ کے پتھر پر ضرب

لگائی حضور کے ہاتھ کی ضرب سے پتھر سے ایک بجلی چمکی جسکی روشنی یمن تک پہونچی اور
ادہا پہاڑ ٹوٹ کر ریت ہوگیا پہر حضور نے دوسری ضرب لگائی پہر ایک بجلی کی چمک پیدا
ہوئی جو ملک شام کی طرف نظر آئی اور وہ باقی پتھر بہی ریت ہوا اوسوقت جبرئیل امین
تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ حضور پہلی ضرب کی چمک یمن تک پہونچی دوسری ضرب کی چمک شام
کے ملک تک پہونچی حق تعالے نے ان دونوں ضرب کی جزا میں یمن اور شام کا ملک آپکو
بطور انعام عطا فرمایا۔ اس لڑائی کے موقع پر صحابہ کرام کو فاقہ کی سخت تکلیف تہی اور لوگ
بہت بہوکہے تہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جسنے فاقہ کی تکلیف
سے اپنے پیٹ پر ایک پتھر باندہا ہوا تہا جب اوسنے حضور سے اپنے فاقہ کی شکایت کی
ابہی حضور نے اپنا کرتا اٹہا کر دو پتھر شکم مبارک پر بندہے ہوے دکہائے جب یہ خبر حضرت
جابر رضی اللہ عنہ کو ہوئی فوراً اپنے گہر آے اور اپنی بیوی سے کہا کہ بہت جلد کچہ کہانا تیار
کرو کیونکہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر فاقہ کے سبب زردی اور
شکم مبارک پر پتھر بندہا ہوا دیکہا ہے یہ سنکر جابر کی بی بی نے ایک صاع یعنی ساڑہے تین سیر
کے قریب جو کا آٹا نکالا اور ایک بچہ بکری کا ذبح کرا کر چار پانچ سیر کے قریب گوشت تیار
کیا اور جابر سے یہ کہا کہ ذرا ہوشیاری سے کام کرنا صرف حضور اکرم اور آپ کے ساتھ
تین چار آدمی بلا کر لانا ایسا نہو کہ سارے لشکر کی دعوت کرکے ساتھ لے آؤ بی بی نے
اچھی طرح جابر کو سمجہا کر حضور کے پاس بہیجا حضرت جابر نے نہایت آہستہ سے عرض کیا
کہ میری گہر والی نے حضور کی دعوت کی ہے اور یہ عرض کیا ہے کہ کہانا بہت قلیل ہے

اگر دو تین شخص آپ کے ساتھہ چلے آئین تو کچہ مضائقہ نہ ہوگا یہ سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے خندق کے اندر سے باہر تشریف لاکر پکار کر فرمایا کہ اے خندق کہودنے والون
آج جابر نے تمہاری دعوت کی ہے یہ سنکر کئی سو آدمی خندق سے نکلکر حضور کے ساتھہ ہوئے
حضرت جابر کی عقل جاتی رہی مگر پہر خیال کیا کہ مین نے سارا حال حضور سے عرض کر دیا
تہا اب میرا ذمہ نہ رہا وہ تو خود حضور نے سب کی دعوت کی ہے حضور جانین حضور کا کام جانے
الغرض اوس لشکر کو ساتھہ لیکر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جابر کے مکان پر پہونچے اور یہ فرمایا
کہ جابر جب تک ہم نہ آئین روٹی نہ پکائی جائے اور ہنڈیا بھی چولہے سے نہ اُتاری جائے
سب سے پہلے حضور نے جابر کے مکان مین پہونچکر اپنے مخزن شفا سے لعاب مبارک
آٹے مین ملاکر کچہ لعاب مبارک ہنڈیا مین ڈالکر برکت کی دعا فرمائی پہر ارشاد کیا کہ جابر
دو عورتین روٹیان پکانی شروع کرین اور تم دس دس آدمی بٹھاکر کہلانے شروع کرو
حضور کے ارشاد کے موافق دو عورتون نے روٹی پکائی اور دس دس صحابہ کو اکٹھا بیٹھاکر
کہلانا شروع کیا جب سب کے سب کہا چکے سب سے پیچھے حضور اکرم کہانا نوش فرماکر تشریف
لے گئے حضرت جابر سے کسی نے پوچھا کہ اوس دن کس قدر کہانے والے تھے فرمایا کہ پورے
ایک ہزار آدمی تھے پہر وہ بھی کوئی دو وقت سے بہوکا تہا کوئی دو دن سے بہوکا اُس لحاظ
سے یہ ہزار بھی دو ہزار کی برابر تہے مگر حضرت جابر قسم کہاکر فرماتے ہین کہ واللہ ایک صاع
آٹے مین سے کوئی ماشہ بہر آٹا کم نہ ہوا تہا نہ ہنڈیا سے کوئی بوٹی گوشت کی کم ہوئی وہ سب
سامان جون کا تون موجود رہا اور ہزار آدمی کہاکر چلے گئے درحقیقت جابر نے چار پانچ آدمیونکی

دعوت کی تہی اوبہر بہ.. کا کھانا پکایا تہا یہ ایک ہزار آدمیون کے لشکر کی حضور اکرم نے
دعوت کی تہی حضور انکا کہانا غیب سے اپنے ساتہہ لاتے مہمان بہی آپ ہی نے بلای
تہے مگر حضرت جابر کو مفت آخرت کا ثواب اور دینا کی نیک نامی مرحمت فرمائی تہی فرمادی

معجزہ حضرت جابر کے والد حضرت عبد اللہ جب احد کی لڑائی مین شہید ہوئے تب حضرت
عبد اللہ کے ذمہ پانسو من کے قریب کہجورون کا ایک یہودی کا قرضہ تہا عبد اللہ کی انتقال
کے بعد انکے بیٹے جابر نے چاہا کہ قرض خواہ سے فیصلہ کیا جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو سفارش کے لئے بلایا حضور نے اوس یہودی سے فرمایا کہ اس سال جسقدر باغ مین پہل آیا ہی
وہ تم سب لیلو باقی اگلے سال ادا کیا جائیگا یہودی نہ مانا اور یہ کہا کہ مین تو پورا حق ابہی
لون گا حضرت جابر فرماتے ہین کہ اس سال ہماری کہجورون کے باغ مین پہل بہت کم آیا تہا
موجودہ پہل کی مقدار بمقابلہ قرضہ کے چوتہائی تہی جب حضور نے بلاحظ فرمایا کہ یہودی
کسی طرح بغیر لئے نہین مانتا تب حضور اکرم نے حضرت جابر سے فرمایا کہ تم ہر ایک قسم کی
کہجورون کا الگ الگ ڈہیر لگاؤ پہر مجہے اطلاع دو یہ سنکر حضرت جابر نے ہر ایک قسم کی کہجور
کا الگ الگ ڈہیر لگا کر حضور اکرم کو اطلاع دی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کہجورون کے ڈہیر
کے پاس آئے اور قرض خواہ یہودی کو بلا کر سب سے بڑے ڈہیر پر حضور نے اپنا چادرہ مبارک
پہیلایا اور بذات خاص اوس ڈہیر کے اوپر بیٹھکر حضرت جابر سے فرمایا کہ جابر تم اب ناپ کر
دینا شروع کر دو یہ سنکر حضرت جابر نے قرض خواہ کو دینا شروع کیا جابر کہتے ہین کہ وہ ساری
کہجورین ایک چوتہائی قرض کی برابر تہین مگر حضور کی برکت سے سارا قرضہ ادا ہوا اور ابہی

وہ ایک ڈھیر بھی بدستور اوسی طرح موجود رہا اور باقی سارے ڈھیر چھوٹے بھی نہ گئے یہودی یہ واقعہ دیکھکر
سخت متعجب تھے کہ یہ کیا ہوا تشریح حضور کا روحانی وزن سارے جہان سے زیادہ تھا آج
اوسکا یہ ادنے اثر تھا کہ بہت ہی کم مقدار کی کھجورین حضور کے تشریف رکھنے سے مقدار مین
بہت زیادہ ہوئین اسی طرح قیامت مین جب مسلمانون کے اعمال کے ساتھہ حضور پر درود بھیجنا
ملاکر میزان قیامت مین تولا جائیگا جس طرح آج ایک ڈھیر سے سارا قرضہ جابر کے والد کا
ادا ہوا اسیطرح ایک ہی عمل کا وزن انشاء اللہ بندے کے سارے گناہون سے بھاری رہیگا
معجزہ ایک وقت حضرت ابی ھریرہ کو فاقہ کی سخت تکلیف تھی ابی ھریرہ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے در دولت پر حاضر ہوئے اتفاق سے اوسوقت حضور اکرم کی خدمت مبارک
مین ایک پیالہ دودہ کا ہدیہ مین آیا اس پیالہ کو دیکھکر ابی ھریرہ بہت خوش ہوئے کہ اب ضرور
یہ دودہ پینے کو ملیگا حضور اکرم نے ابی ھریرہ سے فرمایا کہ ابو ھریرہ جاؤ مسجد مین سے
اصحاب الصفہ یعنی مساکین صحابہ کو بلا لاؤ یہ سنکر ابی ہریرہ نے اپنے جی مین کہا کہ ہائے کمبختی
ایک دودہ کا پیالہ ہے اور اتنے مستحقین بلائے جاتے ہین مجھے اب کچھ بھی نہ ملیگا لیکن صحابہ
کو حضور اکرم کے حکم کی تعمیل کرنا اپنی جان کی حفاظت سے بھی زیادہ مقدم اور ضروری تھا
فوراً ابی ھریرہ مساکین صحابہ کو مسجد نبوی سے بلا کر لائی بعضی روایتون مین آیا ہے کہ اون
لوگون کی تعداد چارسو تھی اب غور کی جگہ ہی کہ سیر سوا سیر کے قریب دودہ ہے اور چارسو مساکین
بلائے گئے جب وہ مساکین آنکر جمع ہوئے حضور اکرم نے ابی ھریرہ سے کہا کہ تم اس پیالہ کو
ایک ایک مسکین کو دیتے جاؤ جب وہ پیٹ بھر لے پھر دوسرے کو دو اسی طرح سبکو یہ دودہ پلاؤ

یہ سنکر ابی ہریرہ نے اپنے جی مین کہا کہ بہت قلیل دودہ ہے یہ تو ایک ہی مسکین پی لیگا
مگر حضور کے ارشاد مین مجال دم مارنیکی نہ تہی حکم کے موافق وہ ذرا سے دودہ کا پیالہ پہلے ایک
صحابی کو دیا جب وہ پیٹ بہر چکے تب دوسرے کو دیا جب وہ بہی پیٹ بہر کر فارغ ہوئے
تب تیسرے کو دیا یہانتک کہ چارسو مساکین صحابہ کرام اپنا پیٹ بہر کر فارغ ہوئے
مگر وہ پیالہ دودہ کا اوسی طرح بہرا ہوا موجود رہا خدا جانے غیب سے وہ دودہ آتا یا جنت
کی نہرون سے آتا تہا پیالہ سے اسقدر دودہ خرچ ہوا مگر پیالہ بدستور بہرا ہوا موجود رہا جب
سب لوگ پیکر چلے گئے تب حضور نے وہ پیالہ ابوھریرہ کو دیا اور تین مرتبہ بہت تاکید فرما کر
خوب پلایا جب ابوھریرہ بہی اپنا پیٹ بہر چکے تب حضور اکرم نے اپنے دست مبارک مین
وہ پیالہ لیکر بسم اللہ کہکر نوش فرمایا تب وہ پیالہ ختم ہوا سبحان اللہ کیا اعجاز ہے معجزہ حضرت
ابی ھریرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چند کہجورین لیکر حاضر ہوئے اور حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ حضور ان پر کچہ برکت کی دعا پڑھکر دم کیجیے یہ سنکر حضور
نے اون چند کہجورون پر برکت کی دعا فرمائی اور انہین ایک تہیلے مین بند رکھنے کا حکم دیکر
یہ فرمایا کہ ابی ھریرہ اس مین نکالکر کہاتے رہنا کبہی تہیلے کو ہرگز نہ جہاڑنا ابی ھریرہ کہتے ہین
کہ اوسوقت سے لیکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے زمانہ تک جو عرصہ بیس برس
کے قریب ہوتا ہے برابر اوس تہیلے سے کہجورین نکالکر خود بہی کہاتا اور آئے گئے مہمانون کو
بہی کہلاتا رہا کسی طرح وہ کہجورین تمام نہوئین کئی سو من کا اندازہ اوس تہیلے سے کہجورین
نکالکر حضرت ابی ھریرہ نے کہائین اور کہلائین مگر کسی طرح وہ کہجورین ختم نہ ہوئین حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے معرکہ میں کسی ظالم بلوائی نے وہ تھیلا ابوھریرہ کے ہات سے
لیکر اوس کو اولٹ کر دیکھا سینکڑوں من کھجوروں کے نکلنے کے بعد میں وہی آٹھ دس کھجوریں
جو حضور اکرم نے اول دن اس تھیلے میں اپنے ہاتھ سے ڈالیں تھیں وہ کی وہی بدستور آج نکل
آئیں یہ بیس سال تک دن رات کا خرچ حضرت ابوھریرہ کا حضور کی دعا کے طفیل سے نفعہ
میں رہا سبحان اللہ تشریح آج بجاے اوس تھیلے کے انسان اپنا دل اور سینہ خیال کرے
اور بجاے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی کھجوروں کے آپکا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
سمجھے پھر اس کلمہ کو اپنے دل کی تھیلی میں محفوظ کرے اور پھر اسکی برکتیں دین دنیا میں دیکھے
کہ کیا کچھ ہوتیں ہیں مگر خلوص نیت شرط ہے معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے
واپس تشریف لاتے تھے رستہ میں ایک جگہ قیام فرمایا آس پاس کے گاؤں والے حضور کو
دیکھنے آئے ایک اعرابی زمیندار سے حضور اکرم نے فرمایا کہ تو کہاں جاتا ہے اوس زمیندار
نے عرض کیا کہ حضور اپنے گھر جاتا ہوں حضور نے فرمایا کہ اے زمیندار کچھ اچھی نیک بات کی
طرف توجہ کر سکتا ہے عرض کیا کہ حضور وہ کیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کا اقرار کرو مسلمان ہوجاؤ اعرابی زمیندار نے عرض کیا کہ بھلا حضور آپ کے پاس کوئی نشانی
ایسی ہے جو آپکی صداقت پر روشن دلیل ہو یہ سنکر حضور اکرم نے فرمایا کہ دیکھو وہ دور کے فاصلہ
پر کیکر کا درخت کھڑا ہے تم اسکے پاس جاکر کہو کہ تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں
وہ زمیندار متعجب ہوکر درخت کے پاس گیا اور درخت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام
پہونچایا حضور کا نام مبارک سنتے ہی درخت بیچین ہوا اور فوراً چاروں طرف سے جنبش

مین انکو اپنی جڑین زمین سے اُکھیڑ کر بہت جلد سیدھا حضور کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر
السلام علیک یا رسول اللہ صاف انسانی زبان مین حضور پر سلام عرض کیا آنجناب نے
فرمایا کہ اے درخت کیا تو میری رسالت کی شہادت دیتا ہے درخت نے صاف زبان سے
تین دفعہ گواہی دی اور یہ کہا بیشک آپ اللہ کے رسول ہین لوگ یہ عجیب واقعہ دیکھکر حیران
تھے اعرابی نے عرض کیا کہ بھلا حضور یہ درخت واپس اپنی جگہہ بھی جاسکتا ہے فرمایا کہ ہان یہی
چلا جائیگا حضور نے درخت سے فرمایا کہ اپنی جگہ واپس ہو جاؤ درخت یہ سنکر اوسیوقت
اپنی اصلی جگہ واپس گیا اور بدستور اپنی جڑون کو زمین مین اوتار کر قایم ہوا اعرابی نے یہ واقعہ
دیکھکر عرض کیا کہ حضور مجھے اجازت دین تاکہ مین جناب کو سجدہ کرون فرمایا کہ مجھے اسکی
اجازت نہین ہے اگر مین کسیکو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے
خاوندکو سجدہ کرین یہ سنکر اعرابی نے عرض کیا کہ اگر حضور مجھے سجدہ کی اجازت نہین دیتے
تو ہاتون پر بوسہ دینے کی اجازت فرمائین آنحضرت نے بوسہ کی اجازت فرمائی اعرابی
زمیندار نے حضور کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور کلمہ طیبہ پڑھکر مسلمان ہوا **تشریح** ایک خاردار
کیکر کا درخت حضور کی بلاوا اور اشارہ پاکر بیچین ہوا اور فوراً ہی اپنی جڑین چارون طرف سے
کاٹ کر سیدھا سروقد حضور کی جناب مین حاضر ہوا جناب کو سلام کیا اور جناب کی رسالت کی
گواہی دی الٰہی ہم کیسے انسان پھر مسلمان ہین جو پنجگانہ اذان مین تیرے اور تیرے رسول
مقبول علیہ السلام کی طرف سے ہمین اور بلایا جائے اور ہم کچھ خیال نہ کرین اس کی
کچھ پرواہ نہ کرین حیرت کا مقام ہے کہ بے زبان درخت کو صرف حضور اکرم کی طرف سے طلبی

ہوئی وہ اپنی جڑین کاٹ کر حضور کی خدمت مین حاضر ہوا ہمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بلاوے کے ساتھہ اللہ ذوالجلال والاکرام کی جانب سے بھی بلایا جائے ہم دنیاوی کامون
کو نہ چھوڑین فوراً مسجد مین حاضر نہ ہو جائین افسوس ہم نے دنیا مین آنکر کہانس پہونس درختون
پتھرون کی برابر بھی خدا کی سچے رسول کی اطاعت نہ کی شرم کی جگہ غیرت کا مقام ہے معجزہ
ایک دن سفر کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامۃ سے فرمایا کہ اے اسامۃ
میرے استنجا کرنے کی قابل کوئی پردہ کی جگہ ہے اسامۃ نے عرض کیا حضور دور تک صحابہ کا
لشکر ٹھیرا ہوا ہے اور یہان قریب مین کوئی جگہ جناب کے قابل پردہ کی نظر نہین آتی یہ سنکر
حضور اکرم نے فرمایا کہ دیکھو اے اسامۃ یہ درخت کہجورون کے جو الگ الگ کھڑے نظر آتے
ہین اور یہ پہاڑی پتھر جو دور دور پڑے دکھائی دیتے ہین انکو حکم دو انسے جاکر کہو کہ جناب
رسول اللہ فرماتے ہین کہ درختون تم آپس مین مل جاؤ اور پتھرون تم درختون کے بیچ مین دیوار
بناکر تیار کر دو حضور اکرم تمہارے پیچھے استنجا فرماینگے کہتے ہین حضرت اسامۃ کہین حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام لیکر درختون پتھرون کے پاس گیا سنتے ہی حضور کا حکم فوراً کھجورون
کے درخت آپس مین ملے اور درختون کے درمیان جو جگہ خالی رہی تھی اوس مین پتھرون نے
جمع ہوکر دیوار بنائی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استنجے سے فارغ ہوتے فرمایا
اسامۃ انسے کہو کہ یہ سب اپنی اپنی جگہ واپس ہو جائین یہ سنکر حضرت اسامۃ نے اشارہ کیا
پتھر درخت سب الگ الگ ہوکر اپنی اپنی جگہ چلے گئے سبحان اللہ الٰہی کیا تیرا احسان ہے
جہان بھر کا حاکم ساری دنیا پر حکومت کرنے والے نبی کو ہم گنہگارون کا عاشق اور ہم خطاوار انکا

شیدائی بنایا ہمارے غم نے اونہیں رلاتوں رلایا ہمارے فکر نے اُنہیں بہت سا جگایا کم سلایا نتیجہ درختوں پتھروں نے جناب کے خادم کے حکم سے جناب کے لئے صف بستہ ہوکر پردہ کی دیوار تیار کردی ہم انسان ہوکر پھر مدعی اسلام ہوکر خاص اللہ کے حکم سے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے کبھی نماز کے لئے جماعت کا انتظام نہ کریں متفرق درخت آپ کے حکم سے ایک ہوجائیں پراگندہ پڑے ہوئے پتھر باہم ملجائیں مگر ہم ایک خدا کے بندے ایک رسول مقبول کی امت ایک قرآن کے ماننے والے ایک اسلام کے جاننے والے ایک کلمہ پڑہنے والے ایک گورستان میں مدفون ہونے والے ایک حشر میں جانیوالے ایک پل صراط سے چلنے والے ایک ماں باپ کی اولاد ہوکر ایسے پراگندہ رہیں اسطرح باہم لڑتے ایک دوسرے کی تکفیر کرتے جہنم میں پہنچتے رہیں جاے انصاف اور مقام غیرت ہے لوگوں حکم الہی کی اتباع کرو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا آیت پر عمل کرو اختلاف چھوڑ دو سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے موقعہ میں زمین پر لیٹے ہوئے سوتے تھے بہت دور سے ایک درخت کیکر کا آیا اور سات مرتبے جناب کے صدقے ہوا حضور کا طواف کیا جب حضور اکرم سوتے اوٹھے فرمایا کہ اس درخت نے اللہ تعالے سے اجازت لی تہی کہ مجھے آنکر سلام کرے خدا نے اسے اجازت دی اسلئے یہ درخت آیا اور میری زیارت کر گیا تشریح حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں تم سوائے خانہ کعبہ کے دوسری جگہ کا طواف نہ کرنا حضور کی شریعت کی قانون بہت سی قسم کے ہیں پتھروں درختوں کا قانون الگ ہے جانوروں کے لئے دوسرا قانون ہے

انسان کے لئے جدا قانون ہے پہر امت کے مسلمانون کے لئے علیحدہ قانون ہے پس وہ قانون محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمان انسان کے لئے ہے اوس مین حضور کا طواف یا حضور کے مزار کا طواف منع ہے ایسا نہ کرنا چاہیئے درختون جانورون کا جو قانون محمدی ہے اوس مین حضور کا طواف درست ہے ہان اتنا مسلمان کو ضرور لازم ہے کہ جب حضور کا نام سنے دل سے حضور پر صدقے ہو قربان ہو جائے جناب کا ذکر سنکر ایسا تڑپ جاے جیسے کوئی اتہا درجہ کا عاشق اپنے محبوب کو اپنی طرف آتا ہوا دیکہکر آپے سے گزر جاتا ہے یاد رہے کہ اس کوچہ مین عشق سے خالی لوگ محروم رہتے ہین میرے والد قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین ۵

بے عشق محمد جو محدث ہین جہان مین	آتا ہے بخار اونکو بخاری نہین آتی

معجزہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرماکر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے وہان حضور نے جمعہ قائم کیا جب حضور کو خطبہ فرمانے کی ضرورت ہوتی تب آپ مسجد کے ستون سے جو خشک کہجور کا درخت تہا پشت مبارک لگاکر خطبہ فرماتے تہے ایک دن ایک انصاری عورت نے عرض کیا کہ اگر جناب فرمائین تو یہ لونڈی اپنے غلام سے جو بڑہئی کا کام جانتا ہے آقا کے لئے ایک کاٹ کا ممبر بنوادے حضور نے ارشاد کیا کہ اچہا یہ سنکر وہ عورت چلی گئی اور دو تین روز کے بعد تین سیڑھی کا ممبر بنواکر لائی اور حضور کی خدمت مین نظر گزرانا آنحضرت نے وہ تحفہ قبول فرماکر اوسپر خطبہ فرمایا وعظ کہنا شروع کیا آج پہلا موقعہ ہے کہ حضور نے اوس قدیمی لکڑی کو چہوڑا اور حضور ممبر پر جلوہ فرما ہوئے حضور نے تہوڑا ہی سا خطبہ فرمایا تہا کہ اوس خشک ستون سے رونے کی آوازین چیخین مارنیکی صدائین بلند ہوئین ہچکیان لینا سبکیان بہرنا

بچہ کی طرح مان کی جدائی مین چیخین مارکر رونا غل مچانا شروع کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ستون کے رونے سے بیچین ہوکر ممبر سے اوتر کر اوس رونے والے عشق رسول مین جان
کھونے والے ستون کے پاس آئے اوسے گلہ سے لگا کر بہت تسلی دی اوس سے کلام
کیا سے چپ کیا فرماتے ہین اگر مین تسلی نہ دیتا وہ ستون قیامت تک روتا ہی رہتا جسکو
حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی شریف مین لکھتے ہین استن
حنانہ در ہجر رسول نالہ میزد ہمچو ارباب عقول یعنی خشک ستون رسول کے فراق مین بڑے
عقلمندون پرانے عاشقون کی طرح روتا بیچین ہوتا تہا در تحیر ماندہ اصحاب رسول ؛
گز چہ مینالد ستون با عرض وطول گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم از
فراقت گشت خون ؛ حضور اکرم نے فرمایا کہ اے ستون تیرا کیا مطلب ہے تو کیون روتا ہے
ستون نے عرض کیا حضور رونے کا سبب جان دینے کا باعث محبوب دو جہان کی جدائی
ہے ازفراق تو مرا چون سوخت جان ؛ چون ننالم بیتو اے جان جہان ؛ مسندت
من بودم از من تاختی ؛ برسر ممبر تو مسند ساختی ؛ اے محبوب پہلے تو آپ مجھہ سے
کمر لگا کر خطبہ فرماتے تہے اور مین حضور کے جمال اور حبیب رب العالمین کے وصال سے
مشرف رہا کرتا تہا مگر اب میری کم نصیبی محرومی قسمت سے حضور مجھے چھوڑکر ممبر پر
اجلاس فرمانے تشریف لے گئے پس رسولش گفت کاے نیکو درخت ؛ اے شدہ با سر تو
ہمراز بخت ؛ گر ہمیخواہی ترا نخلے کنند ؛ شرقی و غربی از تو میوہ چینند ؛ یا دران عالم
حقت سروے کند ؛ تا تر و تازہ بمانی تا ابد ؛ اے ستون اگر تو چاہے تو خدا تجھے دنیا مین

سرسبز درخت بنادے تیرے پھل سارا جہان کہائے اگر تو چاہے تو آخرت مین تجھے خدا
سرسبز کرے جہان تیرے پھل اولیاء اللہ کہائینگے مگر اے ستون یہان کا سرسبز ہونا
چند روز کا ہے اور آخرت مین سرسبز ہونا ہمیشہ کے لیئے ہے اب جو تو پسند کرے مین اپنے
اللہ سے عرض کرون وہی تیرے لیئے منظور ہو جائے گفت[9] آن خواہم کہ دائم شد بقاش
بشنو اے غافل کم از چوبے مباش ؛ اس ستون نے عرض کیا کہ یا حضرت مین وہی بات
پسند کرتا ہون جسکی بقا ہمیشہ رہے مین فانی بقا کو پسند نہین کرتا بلکہ مجھے آخرت کی زندگی
ملنی چاہیئے کہ جہان میرے پھل ہمیشہ اولیاء اللہ کہائینگے مولانا فرماتے ہین کہ اے انسان
غافل سن لے کہ ایک سوکھی لکڑی آخرت کو پسند کرے اور تو زندہ اور عاقل انسان ہو کر
دنیا پر مرمٹے حضور نے اوس ستون کو وہان سے ہٹا کر ممبر شریف کے سامنے دفن کرا دیا۔
تشریح فراق محبوب مین رونا مرتبہ اعلی درجہ کے عاشقون کا ہے پھر محبوب بھی بہت سے
ہین سب کو چھوڑ کر فراق محبوب رب العالمین مین رونا یہ اعلی درجہ کے ولیون کا کام ہے
پھر وصال فانی کو چھوڑنا وصال باقی کو اختیار کرنا یہ اعلی درجہ کے بزرگون اور قطبیونکا
مقام ہے اللہ اکبر کیا حضور کا روحانی فیض تہا چند مرتبہ ایک خشک لکڑی سے کمر
لگا کر خطبہ فرمایا تہا حضور کی پشت مبارک کی تاثیر سے مردہ درخت میں اعلی درجہ کا عشق
اعلی درجہ کا فہم اعلی درجہ کی حق شناسی اعلی درجہ کی فانی اور باقی مین تمیز پیدا ہوئی
جب پشت کا لکڑیون پر اتنا فیض تہا تب صحابہ جو حضور کے چہرہ انور کے سامنے بیٹھکر
فیض لیتے اور خطبہ سنتے اور حضور کی زیارت کرتے تہے وہ کسقدر حق آگاہ اور باخدا ہوئے ہونگے

اولکا یہ ایک ادنی مرتبہ ہے کہ محبوب رب العالمین نے عالم کے لئے فرمادیا جنہم حبی
صحابہ سے محبت رکہنا مجہسے محبت رکہنا ہے صحابہ سے بغض رکہنا مجہسے بغض رکہنا ہے
کوئی مسلمان حضور اکرم کی محبت مین پورا نہ ہوگا جب تک وہ حضور کے صحابہ سے محبت نہ رکہے
معشوق کا عاشقون کو یہ حکم سنا دینا اور اپنے عشق و محبت مین صحابہ کو شامل فرمانا عاشق
ہی اس مرتبہ کا اندازہ کر سکتے ہین دوسرون کو پتہ نہین لگ سکتا صحابہ کرام کے لئے اس سے
بڑھ کر کوئی مرتبہ نہین ہوسکتا صحابہ کا چاہیتا خدا اور رسول کا چاہیتا ہوگا سبحان اللہ
کیا عزت افزای ہے خشک چوب کا دنیا مین ہرا درخت بنکر پہل دینا جسے عام لوگ نیک و بد
سب کہاتے درخت نے ناپسند کیا بلکہ جنت مین جاکر اسکے پھلون کو اولیا اللہ کا کہانا اسے
پسند آیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم گنہگارون کا کہانا دانہ پانی پہل میوہ اور جو کچہ ہم کہاتے
اور کہا کر گناہ کرتے ہین اس کام کو یہ کل چیزین جنہین ہم کہاتے ہین سخت ناپسند رکہتے ہین اگر
خدا انہین مجبور نہ کرے تو یہ سب چیزین ہمین صاف جواب دیدین اور کوئی بہی ہمارے کہانیکے
کام مین نہ آئے نکتہ چونکہ یہ درخت عاشق رسول تہا اسلئے اسنے اپنے پھلون کا ولیون نبیون
کو کہلانا پسند کیا یہ درخت بہی عاشق تہا اور اولیاء اللہ بھی عاشق الہی ہوتے ہین سچ ہے
کند ہم جنس باہم جنس پرواز ؛ الجنس الی الجنس یمیل ؛ ہر چیز اپنی جنس کی طرف مایل ہوتی
ہے ہمین بہی حبیب رب العالمین کا عشق اور کچہ عبرت کرنی چاہیئے معجزہ ایک وقت مکہ معظمہ
مین حد حرم سے باہر ابوسفیان اور صفوان ابن امیہ کہڑی تہی ایک بہیڑئے نے ہرن پر
حملہ کیا ہرن بہاگ کر حرم کے حد مین داخل ہوا بہیڑئے نے ہرن پر حد حرم مین حملہ نہ کیا ہرن کو

چھوڑ کر جانے لگا ابوسفیان نے صفوان سے کہا دیکھو تعجب کی جگہ ہے بھیڑیا جانور بھی حرم کا ادب کرتا اور حرمت کا خیال کرتا ہے یہ کلام سنکر بھیڑیے نے جواب دیا کہ لوگون یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے بلکہ ایک بات اس سے بھی زیادہ تعجب کے قابل یہ ہے کہ محمد صلی بن عبداللہ خدا کے رسول مکہ سے نکلکر مدینہ پہونچے وہ تمہین جنت کی طرف بلاتے تھے اور تم انہین دوزخ کی طرح کھینچتے تھے ابوسفیان نے کہا کہ اے صفوان اس واقعہ کا مکہ مین جاکر ذکر نہ کرنا نہین تو سارا مکہ مسلمان ہوجائیگا تشریح یہان بھیڑیے جانور نے کفار مکہ کو سخت درجہ کا طعنہ دیا یعنی مین نے جانور ہوکر حرم محترم کا لحاظ کیا اپنی خوراک اپنے شکار کو حرم مین نہ ستایا نہ گھبرایا تم نے انسان ہوکر خدا کے رسول کو جو تمہین دوزخ سے بچانے جنت لیجانے کی کوشش فرماتا تھا حرم محترم سے نکالا تم انسان ہوکر جانور سے بھی زیادہ حیوان اور بے عقل ہو دوسرا طعنہ یہ تھا کہ مکہ معظمہ چھوٹی حرم ہے اور دین اسلام بڑی حرم جانور نے چھوٹی حرم کی حرمت کی سبب اپنی خواہش کو چھوڑدیا باپ دادا کی رسم ہرن کا شکار ترک کردیا تم نے بڑی حرم کی حرمت کا خیال نہ کیا خدا کے رسول کو ستایا مسلمانون کو قتل کیا اسلام کو مکہ مین سخت بے حرمت کیا تمنے بڑی حرم محترم کی رعایت نہ کی سبحان اللہ کیا عجیب اور لطیف طعنے ہین جو خدا نے جانور کے موہنہ سے کافرون کو سنوائے معجزہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد مین تشریف رکھتے تھے صحابہ کا گروہ ایک گنوار زمیندار کو پکڑ کر لایا گنوار نے حضور کی خدمت مین حاضر ہوکر پوچھا کہ یہ کون شخص ہین صحابہ نے کہا کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہ سنکر گنوار نے کہا مجھے لات اور عزے بتون کی قسم ہے مینے انسے زیادہ جھوٹا نہین دیکھا

اگر عرب کے لوگ مجھے جلد باز نہ کہین تو ابھی مین ابھی شہید کر دون گنوار کا یہ بیہودہ کلام سُنکر
حضرت عمر نے عرض کیا کہ حضور مجھے اس کے قتل کرنیکی اجازت دیجائے حضور اکرم نے فرمایا
کہ اے عمر حلم اختیار کرو تمہین خبر نہین کہ حلیم شخص مین نبوت کی قابلیت ہوتی ہے یہ فرماکر حضرت
عمر کو حضور نے خاموش کیا پھر اوس گالیان دینے والے گنوار سے فرمایا کہ بھائی مسلمان ہونا
بڑا اچھا کام ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا بڑی عبادت ہے یہ سُنکر زمیندار گنوار نے
ایک جانور بیٹرہ گوہ اپنے آستین سے نکالکر حضور کے سامنے ڈالدی اور یہ کہا کہ لات عزے
کی قسم اگر یہ آپ پر ایمان لائیگی تب مین بھی آپ پر ایمان لاؤن گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس بیٹرہ گوہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا یا ضبّ اے گوہ حضور کا کلام سُنکر بیٹرہ گو حضور اکرم
کی طرف متوجہ ہوی اور صاف عربی زبان مین حضور کا جواب دیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ
حضور کیا ارشاد ہے حضور نے فرمایا من تعبد تو کس کی عبادت کرتی ہے یعنی خداوند ذوالجلال کی عبادت
کرتی ہے یا لات عزے بتون کی عبادت کرتی ہے بیٹرہ گوہ نے عرض کیا اعبد اللہ اللذی فی السماء عرشہ
وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنتہ رحمتہ وفی النار عذابہ یا حضرت مین عبادت کرتی
ہون اوس اللہ کی جسکا عرش آسمانون پر ہے جسکی حکومت زمین پر جسنے دریا مین رستہ بنایا
جسکا عذاب دوزخ مین ہے جسکی رحمت جنت مین ہے جب بیٹرہ گوہ خدا کی واحدانیۃ کا اقرار کر چکی
تب حضور نے فرمایا کہ اے گوہ تو مجھے بھی جانتی ہے کہ مین کون ہون گوہ نے جواب دیا انت
رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وخاب من کذبک یا حضرت آپ رسول
ہین رب العالمین کے اور خاتم النبیین ہین تحقیق نجات پائیگا آپ پر ایمان لانے والا اور

عذاب اٹھا ئیگا آپ کا انکار کرنے والا بے زبان جانور کے مونہہ سے ایمان کا اقرار سنکر مجمع
دنگ تہا اور وہ گنوار حیران کہڑا سنتا تہا جب جانور کلام کر چکا تب بڑے شوق سے گنوار نے
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور عرض کیا کہ یا حضرت ایمان لایا آپ پر میرا ظاہر میرا
باطن میرا گوشت میرا پوست میرا بال بال آپکی صداقت کا اقرار کرتا ہے یا حضرت اس سے
پہلے حضور کی ذات سے زیادہ میرے نزدیک کوئی شخص برا نہ تہا مگر اسوقت حضور سے زیادہ
اچہا حضور سے زیادہ محبوب میرے نزدیک جہان مین کوئی نہین ہے یہ سنکر حضور اکرم نے
فرمایا کہ بہائی خداوند کریم کسی کا کلمہ قبول نہین کرتا جب تک وہ شخص نماز کا پابند نہ ہو نماز
پڑہو اور نماز بغیر قرآن مجید کے پڑہے قبول نہین ہوتی اعرابی نے عرض کیا کہ حضور مجہے نماز بہی
تلقین فرمایئے اور قرآن مجید بہی تعلیم فرمایئے حضور نے اوسے دو سورتین سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ
شریف یاد کرائین گنوار چونکہ عرب کا رہنے والا تہا اس کلام الہی کو سنکر حیران ہوکر بولا کہ حضور
مین نے ایسا فصیح بلیغ حیرت مین ڈالنے والا کلام آجتک نہین سنا تہا حضور نے فرمایا کہ یہ
بندہ کلام نہین ہے یہ کلام رب العالمین کا ہے جو شخص قل ہو اللہ کو ایک دفعہ پڑھے گا اوسے
تہائی قرآن پڑہنیکا ثواب ملے گا اور جو شخص دو دفعہ اس سورت کو پڑہیگا اوسے دو تہائی
قرآن پڑھنے کا ثواب ملیگا اور جو شخص تین مرتبے قل ہو اللہ کو پڑہیگا اوسے سارے قرآن کا ثواب
عطا ہوگا یہ سنکر گنوار بہت خوش ہوکر بولا کہ حضرت رب العالمین تہوڑے سے عمل کو قبول فرماکر
ثواب اور بدلا بہت زیادہ عطا فرماتا ہے حضور کا یہ معجزہ دیکہکر وہ سخت کافر گنوار مسلمان
ہوکر اپنے گہر گیا معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قدیک نامی نابینا نے

حاضر ہوکر اپنی بینائی کے جاتے رہنے کی شکایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اندہے کی آنکھوں
پر دم کیا اپنا لعاب مبارک اوسکی اندہی آنکھوں مین لگایا حضور کے دم کرتے ہی فوراً اوسکی دونوں آنکھین
روشن ہوگئین اور ایسی تیز بصارت خدا نے اوسے عطا فرمائی کہ اسّی برس کی عمر مین باریک سوئی مین ڈورا
پروتا تہا معجزہ جنگ احد مین قتادہ بن نعمانؓ صحابی کی آنکھہ مین کسی کافر کا تیر لگا جب تیر آنکھہ سے
نکالا گیا تیر کے ساتہہ آنکھہ باہر آن پڑی قتادہ نے آنکھہ کو ہتیلی پر لیا اور اوسی طرح حضور اکرم کی خدمت
مین حاضر ہوکر آنکھہ کے اچہی ہونیکی درخواست کی حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تو صبر کرے تو تجہے جنت ملے عرض کیا
کہ حضور میرے لیے دعا فرمائین کہ جنت بہی ملے اور میری آنکھہ بہی اچہی ہوجاے یہ سنکر جناب نے تبسم فرمایا
اور اپنے دست کرم سے آنکھہ کو اوٹھاکر آنکھہ کی جگہ رکہا حضور کے ہاتہہ کی برکت سے فوراً آنکھہ اچہی ہوگئی خون
بند ہوا سارا درد جاتا رہا اب اس معجزہ والی آنکھہ کی حالت یہ تہی کہ یہ آنکھہ کبہی دکھنی نہ آئی تہی اور اس
آنکھہ سے رات کی اندہیری مین بہی نظر آتا تہا معجزہ ایکدن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے تہے
ایک عورت اپنے مجنون دیوانہ بچہ کو گود مین اوٹھاکر لائی دوسری عورت آگ مین جلے ہوئے بچہ کو لائی
اور حضور کی خدمت مین لاکر بیٹھایا حضور اکرم نے دیوانہ مجنون بچہ کے سینہ پر ہاتہہ رکہا حضور کے ہاتہہ
کی برکت سے بچہ نے قے کی قے مین ایک چہوٹا سا کتے کا بچہ اوسکے پیٹ سے نکلا اور وہ دیوانہ بچہ فوراً تندرست
ہوا دوسرے آگ مین جلے ہوئے بچہ پر حضور نے ہاتہہ پہیرا فوراً حضور کے ہاتہہ کی برکت سے جلا ہوا بچہ
تندرست ہوا معجزہ ایکدن ایک عورت نہایت بدزبان بے پردہ بے عزت بیحیا حضور کی خدمت مین آئی
آنجناب اوسوقت کہانا نوش فرمارہے تہے اوس عورت نے بے ادبانہ حضور سے عرض کیا کہ یا حضرت
کچہہ مجہے بہی کہلاؤ حضور نے کچہ کہانا اوسے دینا چاہا اوسنے لینے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ اگر جناب

اپنے موںہہ کا چبا ہوا لقمہ نکالکر مجہے عطا فرما دینگے تو مین وہ لونگی آنجناب نے اپنے دہن مبارک سے لقمہ نکالکر اوسے دیا وہ لقمہ اس عورت نے کہایا لقمہ کا حلق سے اترنا تہا کہ اوس بیغیرت عورت کو حد درجہ کی غیرت سے حیا کو انتہا درجہ کی حیا نے شرم کو بڑی شرم بہت بکنے والیکو نہایت سکوت عطا ہوا صحابہ فرماتے ہین کہ آجکی بعد پہر اوس عورت کو کسی نے باہر نکلتے نہین دیکہا ایسی چہپی ہوی پردہ مین کہ آنکہ نظر نہین سبحان اللہ کیا روحانی جسمانی شفا کا مطلب تہا در فیض محمد وا ہے جسکا جی چاہے معجزہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دستر خوان تہا جسپر آپ کسی تکلف کیوقت مین کہانا کہاتے تہے ایکدن کچہہ مہمان آپکے پاس آے آپنے کہانا طلب کیا خادمہ اوسی دستر خوان مین کہانا لائی اپنے اوسے میلہ دیکہکر خادمہ سے فرمایا کہ اسے تندور مین ڈالدو خادمہ نے وہ دستر خوان جلتی آگ مین ڈالکر تہوڑی دیر مین جب اوسے تندور سے نکالا تب وہ دستر خوان نہایت سفید ہوکر آگ سے نکلا بجاے جلنے کی اوجلا ہوکر باہر آیا مہمانون نے اسکا سبب پوچہا حضرت انس نے فرمایا کہ یہ دستر خوان تبرک ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضور نے ایکدن اس سے اپنا موںہہ ہاتہہ پونچہکر مجہے عطا کیا تہا اب اس کپڑے پر آگ حرام ہے یہ کسیطرح آگ مین نہین جلتا جب کبہی یہ میلہ ہوتا ہے ہم اسے آگ مین ڈالکر اوجلا کرتے ہین اس واقعہ کو مولانا روم نے بہی نظم کیا ہے ؎

از انس فرزند مالک آمدست	کہ بمہمانے او شخصے شدست
او حکایت کرد از بعدِ طعام	دید انس دستار خوان را زرد فام
چرکن و آلودہ گفت اے خادمہ	اندر فگن در تنورش یکدمہ
در تنورِ پر ز آتش در فگند	آن زمان دستار خوان را ہوشمند
جملہ مہمانان در ان حیران شدند	انتظار دود کندوری بودند

قوم گفتند اے صحابی عزیز	چون نسوزید و منقی گشت نیز
بعد یک ساعت برآورد از تنور	پاک و اسپید و ازو اوساخ دور
گفت زانکه مصطفی دست و دہان	بس بمالید اندرین دستارخوان
اے دل ترسندہ از نار عذاب	با چنان دست و لبی کن اقتراب
چون جمادے را چنین تشریف داد	جان عاشق را چہا خواہد کشاد

معجزہ ایکدن دو صحابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عشا کی نماز کے بعد حضور کی زیارت کرتے جناب کی کلام سے مستفیض ہوتے ہوے رہگئے اس عرصہ مین رات زیادہ آگئی اندہیرا ہوا جب یہ دونون صحابی حضور کیخدمت عالی سے رخصت ہوکر اپنے گھر جانے لگے حضور اکرم نے فرمایا کہ لوگون تم اندہیری رات سے گہبراؤ نہین تمہارے ہاتھ کا عصا مشعل کیطرح روشن ہوکر تمہین رستہ دکھائیگا جب یہ دونون صحابی وہانسے رخصت ہوکر مسجد نبوی سے باہر آئے مسجد سے نکلتے ہی ایک شخص کا عصا خود بخود مشعل کیطرح بغیر آگ بغیر تیل کے روشن ہوا اس روشنی مین دونون صحابی رستہ چلتے رہے جب دونون شخصونکا رستہ الگ ہوا اور ایک شخص جنکا عصا پہلے سے روشن تہا اپنا عصا لیکر اپنے گھر چلے اور دوسرے شخص اندہیرے مین رہے فوراً دوسرے شخص کا عصا بہی مشعل کیطرف روشن ہوا اور اپنی اپنی لکڑی کی روشنی مین دونون صحابی گھر تک پہونچے صبح کو دیکہا کہ لکڑیون مین آگ کا نشان مطلق نہ تہا حضور اکرم کے حکم سے جب مردہ لکڑیان روشن اور نورانی ہوئین حضور کی ارشاد اور تعلیم و تلقین سے صحابہ کے دل کس درجہ روشن ہوے ہونگے اے غافل اگر آج تو اپنا دل کا روشن ہونا چاہتا ہے تو درود شریف کی کثرت کر پہر دیکہہ غیب سے کیسا نور تیرے دل مین پیدا ہوتا ہے معجزہ جب صحابہ کا لشکر شام کا ملک

فتح کرتا تہا ایک دن بطور تفریح حضرت خالد بن ولید نے دس صحابہ کو ساتہہ لیکر ساٹہہ ہزار
عیسائیون کی فوج پر حملہ کیا جب یہ لوگ کفار کے لشکر کے پاس پہونچے تب انہین کفار نے اسطرح
گہیر لیا جیسے ایک سفید بال کو لاکہون سیاہ بال گہیر لیتی ہین صحابہ کہتے ہین کہ ہمین غبار کے
اڑنے کے سبب کچہ نظر نہ آتا تہا سوائے تلوار چلانے کے کچہ خبر نہ تہی یہانتک کہ ہماری ہاتہہ
شل ہو گئے بعضے صحابہ نے حضرت خالد سے کہا کہ اے خالد آج ضرور ہماری موت آئی ہے کیونکہ ہم دس
ہین اور دشمن ساٹہہ ہزار سے زیادہ یہ سنکر حضرت خالد نے فرمایا کہ لوگون تم اللہ پر بہروسا کرو
اور گہبراؤ نہین اسلئے کہ میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک ہے جب اور جسوقت
میرے پاس وہ تبرک ہوتا ہے ضرور مین جنگ مین غالب آتا ہون کہا کہ اے خالد وہ تبرک
کیا ہے خالد نے فرمایا کہ میرے سر کی ٹوپی مین کچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے
بال ہین اے لوگون بارہا کا تجربہ ہے کہ جب وہ ٹوپی میرے پاس ہوتی ہے کبہی مین مغلوب نہین ہوا
یہ فرماکر جو خالد نے اپنا ہاتہہ سر کی طرف اوٹہا کر دیکہا قضاء الٰہی سے وہ ٹوپی حضرت خالد اپنے خیمہ
مین رکہی ہوئی چہوڑ آئے تہے جب ٹوپی حضرت خالد کو اپنے سر پر نہ ملی ایک سناٹا پیدا ہوا فرمایا
کہ لوگون آج ضرور ہماری قضا آئی ہے کیونکہ وہ فتح اور نصرت کا سامان حضور اکرم کی موے مبارک
کی ٹوپی میرے پاس موجود نہین ہے افسوس کہ مین اوسے خیمہ ہی مین بہول کر چلا آیا لیکن اب مارے
مرنا سب ہے جب تک جان ہے لڑو یہ معرکہ ٹہیک دوپہر کیوقت تہا اسوقت حضرت ابو عبیدہ
اپنے لشکر مین آرام کرتے تہے یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے ابو عبیدہ تو آرام کرے اور خالد کفار کے
گہیرے مین گہر گیا ہوا تجہے جلد اونکی مدد کو پہونچے یہ سنکر حضرت ابو عبیدہ اوٹہے اور غل مچاکر لشکر کو

کوچ کرنے کا حکم دیا اور یہ کہا کہ لوگون جلد چلو دیکھو خالد کل دس آدمیون کی تعداد سے ساٹھہ ہزار کا مقابلہ کر رہے ہین اور عنقریب اونکی شہادت ہوا چاہتی ہے یہ آواز سنکر سارا لشکر کمر بستہ ہوکر اوسطرف کو روانہ ہوا حضرت ابو عبیدہ نے دیکہا کہ چند سوار لشکر سے آگے بہاگے چلے جاتے ہین حضرت ابو عبیدہ نے غل مچا کر اُن سوارون کو روک کر پوچہا کہ تم کون ہو اور کہان جاتے ہو ایک سوار اون مین سے نکل کر آیا اور یہ کہا کہ اے سردار مین بی بی ہون حضرت خالد کی اور یہ میری سہیلیان ہین ہم آپکی آواز سنکر خالد کی مدد کو جاتی ہین یہ سنکر حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا کہ اچہا تنہا نہ جاؤ لشکر کے ساتہہ چلو حضرت خالد کی بی بی نے کہا کہ مجھے اور کام ضروری ہے اسلیئے پہلے جاتی ہون پوچہا کہ وہ کیا کام ہے حضرت خالد کی بی بی نے کہا کہ اے سردار جب تم نے آواز دی کہ خالد ساٹھہ ہزار کے گہیرے مین گھر گیے ہین تو مین نے کہا کہ خالد اگر ساٹھ لاکھ کے گہیرے مین گھر جائیگا تو بہی خالد کی فتح ہوگی کیونکہ اونکی ٹوپی مین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے بال ہین لیکن یکا یک جو میری نظر پڑی تب مین نے دیکہا کہ وہ متبرک ٹوپی خیمہ مین رکھی ہے مین نے جان لیا کہ آج خالد زندہ نہ آئیگا اس خیال سے جلد گھوڑے پر سوار ہوکر ٹوپی لیکر خالد کے پاس جانیکا عزم کیا کہ شاید اگر اللہ کو بچانا ہوگا تب یہ تبرک خالد تک پہونچ جائیگا یہ تہوڑا سا کلام کرکے حضرت خالد کی بیوی فوراً اکفار کے لشکر کیطرف دوڑی وہان پہونچکر سوا گرد و غبار کے کچھ نظر نہ آیا مگر اوس غبار مین تلوارین بجلی کی طرح چمکتی معلوم ہوتی تہین حضرت خالد کی بیوی اوس گھمسان مین گھس گئین جب لشکر کے اندر پہونچین تو حضرت خالد کی اللہ اکبر کہنے کی

آواز سنی دور کر وہ متبرک ٹوپی حضرت خالد کو دی حضرت خالد نے اپنی بیوی سے وہ ٹوپی لیکر
اپنے سر مبارک پر رکھی ٹوپی کا سر پر رکھنا تھا کہ اوس کلاہ مبارک سے بڑے زور سے ایک بجلی
چمکی جو زمین سے آسمان تک پہیل گئی اوس چمک سے کفار کی آنکھین اندھی ہوئین اور وہ میدان
سے بھاگ نکلے پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون کا لشکر بھی حضرت ابو عبیدہ کی ہمراہی مین آن
پہونچا پھر تو ہزار ہا کفار کو جہنم واصل کیا کفار بھاگے اور اسلام کے لشکر کی فتح ہوئی سبحان اللہ
جس مبارک نبی کے بالون مین یہ برکت رکھی گئی تہی خدا جانے اونکی ذات خاص مین کیا برکت
ہوگی تنبیہ مسلمانون مصنوعی تبرکات سے بچنا ضرور ہی معجزہ ۵ ایک دن مکہ معظمہ مین
ابوجہل لعین اپنے ہاتھ مین کچھ کنکریان لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک
مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمد اگر تم سچے نبی ہو تو یہ بتاؤ کہ میرے ہاتھ مین کیا چیز ہی
کیونکہ جب تم آسمان کی باتین زمین پر بیٹھے بتا رہے ہو تو ضرور ہے کہ میرے ہاتھ کی مخفی چیز
کو بھی آپ بتا دینگے یہ سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوجہل اگر تو کہے تو مین
یہ بتا دون کہ تیرے ہاتھ مین کیا ہی اور اگر تو کہے تو جو چیز تیرے ہاتھ مین ہی وہ بولے اور یہ بتائے
کہ مین کون ہون ابوجہل نے کہا کہ حضور یہ بات اور بھی زیادہ اچھی ہی کہ میرے ہاتھ کی چیز
بولے اور یہ بتائے کہ آپ کون ہین یہ سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے ہاتھ کی کنکریون
کو اشارہ کیا فوراً ابوجہل کے ہاتھ مین کنکریان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگین اس معجزہ
کو مولانا رومی علیہ الرحمۃ بھی اپنی مثنوی مین فرماتے ہین۔

سنگہا اندر کف بوجہل بود	گفت اے احمد بگو این چیست زود

گر رسولی چیست در دستم نہان | چون خبر داری ز راز آسمان
گفت چون خواہی بگویم کان چہاست | یا بگویند آن کہ ما حقیم و راست
گفت بوجہل ان دوم نادر تر ست | گفت حق آرے ازان قادر ترست
گفت شش پارہ حجر در دست تست | بشنو از ہر یک تو تسبیحے درست
از میان مشت او ہر پارہ سنگ | در شہادت گفتن آمد بید رنگ
لا الہ گفت الا اللہ گفت | گوہر احمد رسول اللہ سفت
چون شنید از سنگہا بوجہل این | ز در خشم آن سنگہا را بر زمین
گفت بنود مثل تو ساحر دگر | ساحران را سر توئی و تاج سر
چون بدید ان معجزہ بوجہل تفت | گشت در خشم و بسوی خانہ رفت

معجزہ شفا اور مواہب لدینہ مین لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک یہودی کو اسلام کی طرف بلایا یہودی نے کہا کہ یا حضرت جب تک میری مری ہوئی لڑکی کو آپ زندہ نہ کرین اور وہ مردہ دختر زندہ ہو کر آپکی رسالت کی گواہی نہ دے مین ہرگز مسلمان نہ ہونگا یہ سنکر حضور نے فرمایا کہ اے یہودی چل اپنی دختر کی قبر پر مجھے لیچل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے ساتھہ قبرستان تشریف لے گئے وہان جا کر یہودی کے دختر کی قبر پر کھڑے ہو کر یہودی کی لڑکی کا نام لیکر پکارا حضور کی آواز سنکر قبر شق ہوئی اور قبر کے اندر سے لڑکی زندہ ہو کر بولی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ کیا ارشاد ہے حضور نے فرمایا کہ اگر تیرا دل چاہے تو تو اپنے مان باپ کے پاس چلی آ دنیا مین زندہ ہو کر رہ عرض کیا کہ حضرت مین نے

انہیے اللہ کو اپنے والدین سے زیادہ مہربان پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے افضل دیکھا ہے اسلئے آپ مجھے میری قبر مین رہنے دین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اوسکے مرجانیکی دعا کی وہ دختر دوبارہ مرکر قبر مین گئی یہودی یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوا اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا اور مردہ دختر کے والدین مسلمان ہوکر ہمیشہ کی زندگی کے مستحق ہوئے تشریح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز اور روحانی فیض نے خدا کے فضل سے مردہ کو زندہ کیا اور پھر مردہ نے زندہ ہوکر دو مردون یعنی کافر مان باپ کو مسلمان کرکے ہمیشہ کے لئے زندہ کیا سبحان اللہ کیا فیض ہے ۵

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

معجزہ ۵ ایک دن حضرت جابر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مہمان بلاکر بکری ذبح کی اور اسکا گوشت پکاکر آپ کے سامنے لائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون گوشت گوشت کھالینا ہڈیان نہ چبانا حضور کے حکم عالی کے مطابق بکری کی ہڈیان ثابت چھوڑی گئین جب سب لوگ کھاکر فارغ ہوئے حضور اکرم نے سب ہڈیان جمع کرکے کچھ دعا کے طور پر پڑھا آپکا پڑھنا اور بکری کا زندہ ہونا ایک ہی ساعت مین سب کے سامنے ہوا۔ مردہ جانورون کا زندہ کرنا آپکا ادنے فیض تھا کافرون مردہ دلون کو زندہ کرنا مسلمان بنانا آپکا اصلی مقصود تھا لوگون اگر خدا تعالے نے تمہین اسلام اور ایمان کی دولت عطا کی ہے تو اسکی انتہا درجہ کی حفاظت کرنا مسلمانون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات ایک سمندر ہے جسکا احاطہ کرنا ناممکن ہے یہ جو کچھ لکھا گیا قدر قلیل بطور نمونہ برکت کیلئے تحریر کیا گیا ہے اللھم نزل علینا من برکاتہ علیہ الصلوۃ والسلام

ساتواں وعظ وفات کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

اے نبی اپ بھی وفات پائینگے اور یہ سب بھی مرجائینگے پھر قیامت کے دن زندہ ہوکر اللہ کے حضوری مین جھگڑتے ہونگے

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعلی درجے کے جاہ وجلال کے ساتھہ حج کرنے تشریف لیگئے ایام حج مین حضور علیہ السلام اکثر یہ جملے فرماتے تھے کہ پوچھ لو مجھہ سے جو مسلہ پوچھنا ہے شاید اس سال کے بعد مجھے دنیا مین زندہ نہ پاؤ گے حضور کے مکرر فرمانے سے اس حج کا نام حجۃ الوداع یعنی حضور کا آخری حج مشہور ہوا نوین تاریخ عرفات کے میدان مین یہ آیت نازل ہوئین الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا مسلمانون آج دین تمہارا ہمنے پورا کیا اور ہر طرح کی نعمتین تمکو عطا کین اور تمہارے دین اسلام سے راضی ہوئے تشریح اس آیت کا نازل ہونا مخفی اشارہ تہا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کیونکہ جس کام کے لئے حضور اقدس عالم لاہوت سے دنیا مین تشریف لائے تھے جب وہ پورا ہوچکا تب رجوع کرنا اصلی مقام کی طرف اور مرکز کی جانب پھر جانا ضروری ہوا جب حضور علیہ السلام حج سے فارغ ہوکر مدینہ واپس تشریف لائے تب سورت اذا جاء نصر اللہ الخ نازل ہوئی جسکا مطلب یہ تہا کہ جب کافرون کی فوجین کی فوجین مسلمان ہونے لگین مکہ معظمہ فتح ہوکر ہمیشہ کے لئے دار الاسلام ہوا اے نبی آپ کا جو کام تہا وہ پورا ہوا اب حضور اللہ کی ملاقات

کے لئے طیار رہین اللہ کے سواسبکو فراموش کرین نکتہ سورج کو حضور اقدس سے کچہ تہوڑی
سی نسبت ہے جس طرح حضور زمین آسمان سارے جہان کے عالم روحانی کے آفتاب ہین
اسی طرح یہ دنیا کا سورج صرف اسی زمین کے لئے روشنی دینے والا ہے اس مجازی سورج
کی صفت یہ ہے کہ جب اس کا قیام کسی مقام مین معمولی وقت سے زیادہ ہوگا عالم مین آگ
برسنے جہان جلنے جلکر مرنے لگیگا کمال کے بعد اس سورج کا زوال دوپہر کے بعد دن کا ڈہلنا
پہر غروب ہوکر ایک عرصہ تک غائب رہنا ہی عالم کے آباد رکہنے کے لئے مصلحت ہے جہان
سورج مہینون تک برابر نکلا رہیگا وہان آبادی نہ ہوگی ہر ایک شخص وہان زندہ نرہیگا کیونکہ
تیز نور مین تیز حرارت ہلکے نور مین ہلکی حرارت ہوتی ہے کافوری شمع کے نیچے ساری رات بیٹھنا
آسان ہے مگر جون کے مہینے کی دہوپ مین ایک لمحہ کے لئے بیٹھنا ہی موت کا سامان ہے
جب مجازی سورج کی حالت یہ ہے تب حقیقی روحانی سورج کا کیا حال ہوگا پس دین اسلام کا
کامل ہونا کفار کی فوجون کا جوق جوق آنکر مسلمان ہونا قدیمی مسلمانون کا عشق الہی کی آگ
مین سوختہ ہوجانے کے قریب پہونچ جانا یہ چاہتا تہا کہ آفتاب نبوت کو قرب الہی کے مغرب
مین چہپایا جائے ورنہ عشق الہی کی ناقابل برداشت آگ عاشقون کے سینون مین مشتعل ہوکر
سارے مسلمانون کو فنا فی اللہ کردیتے ارشاد عالی ہے حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم مسلمانون
میرا زندہ رہنا بھی تمہارے لئے اچہا تہا اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے حضور کا دنیا
مین آنا دنیا کی اندہیری کو روشنی سے بدلنا کافرون کو مسلمان کرنا سیاہ دلون کو نور معرفت
الہی سے روشن کرنا عاشقون کے سینے مین محبت کی آگ مشتعل کرنا بت پرستی مٹانا خدا پرستی

سکہانا ہے ویلیون کو دین وار بنانا تہا اور حضور کا وفات فرمانا اس عالم سے اوس عالم مین
تشریف لیجانا بہی بڑی بڑی حکمتون پر مبنی ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے راز

پہلا راز حضور کی ذات نے عالم روحانی مین نہایت تیز نور اور تیز حرارت پیدا کیے تہے جس کی
وجہ سے اکثر عاشق الہی بندے عشق ہولے مین فنا ہو چکے تہے کوئی نماز پڑہتے پڑہتے فنا ہوا کوئی
ہجر مین روتے روتے مرمٹا اور یہ شعلے روز بروز ترقی پر تہے عنقریب روحانی عالم مین عشق کی وجہ
سے آگ لگنے والے فنا کا عالم عام ہونے والا تہا ایک بیک حکمت الہی نے آفتاب نبوت کو پردۂ
غیب مین چہپایا تاکہ اوس تیز حرارت مین ایک قسم کی تسکین پیدا ہو عاشقون کی حالت
اعتدال پر آئے دوسرا راز دنیا مین حق تعالے نے دو قسم کے ذائقے اعلی درجے کے رکھے ہین ایک
وصل دوسرا فصل دو نور وحانی ذائقے اپنی اپنی جگے بے نظیر ہین ایک کا ذائقہ دوسرے سے جدا
ہے ایک کی قدر دوسرے کے ساتہہ پیدا ہوتی ہے حق تبارک وتعالے شانہ نے صحابہ کرام کو لقا کا روحانی
ذائقہ چکہا دیا تہا مگر یہ لوگ ہجر کے مزے سے ناواقف تہے جو درحقیقت وہ بھی نہایت مزے کی چیز ہے
اس لئے خدا نے اس مرتبہ کو پورے طور سے صحابہ کو دیا اور حضور کو وفات دیکر عاشقان رسول کو ہجر
کی آگ مین جلا کر عشق کے مرحلون کو طے کیا اور لقا کا سرور ہجر کے حزن سے ملا کر صحابہ کے لئے صبر اور شکر
دونون کا ثواب پورا کر دیا تیسرا راز ایمان کی دو قسمین ہین ایک دیکھکر ایمان لانا دوسرا بے دیکھے سنی سنائی
بات پر ایمان لانا اپنی اپنی جگہ دونو مرتبے برابر ہین کچھہ دن تک حق تعالے نے اپنے پیارے رسول کو

لوگون کے سامنے رکھکر سامنے وحی نازل فرماکر سامنے معجزات دکھاکر عینی ایمان کا مرتبہ عنایت کیا پھر حضور کو
وفات دیکر سب چیزون کو غائب فرماکر ایمان بالغیب کا مرتبہ مرحمت کیا چوتھا راز یہ امت گنہگار
خطاوار ہزارہا جرائم کے سبب سنگین مقدمہ مین گرفتار ہے مگر ایسی صورت مین اگر کوئی وکیل عدالت
عالیہ کا مجاز مجرم اور ملزم کے حال پر شفیق اور مہربان ہوگا وہ مقدمہ پیش ہونے سے پہلے عدالت
مین حاضر ہوجاتے گا اور وقت سے پہلے اُن ملزم کی بریت کی تدبیرین سوچیگا اسی طرح جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گنہگار اُمت کی حال پر شفیق ہین حضور اُمت کے مقدمہ پیش ہونے
سے پہلے اللہ کی عدالت مین پہونچ گئے ہین اور امت کے بری کرانے کے کوشش فرما رہے ہین۔
پانچوان راز حضور اقدس کی خدمت کرنے کا اللہ کے نزدیک بڑا ثواب تہا اور سب سے زیادہ
حضور کی تجہیز تکفین مین شامل ہونا نہایت اعلیٰ ثواب تہا حق تعالےٰ نے جہان صحابہ کے لئے سارے
اجر پورے کئے تہے ایک یہ باقی تہا وہ بھی پورا کردیا چھٹا راز حدیث مین آیا ہے کہ سارے اگلے
انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتون کو اپنے سامنے فنا کر چکے مگر مین اپنی امت کو سچے دین پر قائم چہوڑ
جاتا ہون درحقیقت یہ ایک خاص فخر کی بات ہے جو خدا نے اس اُمت مرحومہ کو عطا فرمائی ہے
اگلے سارے نبی امتون کو فنا کر گئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سبکو زندہ چہوڑ گئے موت حیات کا
فرق کسکو نظر نہین آتا سورۂ اذا جاء نازل ہونے کے بعد ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا
ارشاد کیا کہ خدا نے اپنے ایک پیارے بندے کو اختیار دیا چاہے وہ دنیا مین رہے اور چاہے اللہ
کے پاس چلا جائے لوگون اُس بندے نے اللہ کے پاس جانا پسند کرلیا ہے سیکڑون آدمی اُس خطبہ
مین حاضر تھے کوئی نہ سمجھا مگر جناب ابوبکر صدیق سنتے ہی رونے لگے لوگون نے کہا او دیکھو بوڑھے کی

عقل پر افسوس کرو انجناب نے ایک بندہ کا حال بیان فرمایا کہ جب اوسے خدا نے اختیار دیا تب اوسنے اللہ کے گھر جانا پسند کیا اس مین رونیکی کیا بات ہے لیکن جب چند روز کے بعد حضور کی وفات ہوئی تب ان لوگون پر وہ راز کھلا جو ابوبکر پر فوراً ہی کھل گیا تھا آج سب نے کہا کہ ابوبکر تم سچے تہے تمہارا رونا ٹہیک تہا ہمین خبر نہ تہی کہ وہ بندہ کوئی اور نہین ہے بلکہ ہماری آنکھون کا نور دل کا سرور خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر تو جو کچہ غم ہونا تہا ہوا اوس مہینہ مین اہل یمن کی عرضداشت آئی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ایک امام اور قاضی بہیجدین جناب نے صبح کی نماز پڑھ کر فرمایا کہ مین ایک شخص کو یمن بہیجنا چاہتا ہون صحابہ نے عرض کیا کہ ہم حاضر ہین مگر حضور نے حضرت معاذ بن جبل کو حکم دیا کہ تم اس کام کے لئے مناسب ہو حضرت معاذ اوسیدن جانے کے لئے تیار ہو کر خدمت مبارک مین آئے آنجناب نے بلال سے فرمایا کہ بلال میرا عمامہ لاؤ حضور نے اپنا عمامہ حضرت معاذ کے سر پر اپنے ہاتھ سے باندہا سواری پر سوار کیا خود بنفس نفیس معاذ کی سواری کے ساتہہ پیدل چلے معاذ نے عرض کیا کہ میرے مان باپ قربان ہون آپ پیدل چلتے ہون مین سواری پر سوار ہون یہ کس طرح ہوسکیگا فرمایا کہ مین یہ چند قدم خدا کی مرضی کے لئے چلتا ہون اللہ اکبر کیا اخلاق تہا باوجود شہنشاہی مرتبہ کے ایک ادنیٰ خادم کی سواری کے ساتہہ پیدل چلتے ہین حضور نے فرمایا معاذ یہ ہماری آخری ملاقات ہے اب جب تم واپس آؤگے میری مسجد مین میری قبر دیکھوگے مجھے نہ پاؤگے یہ حسرتناک کلام سنکر معاذ اسقدر روئے قریب تہا کہ سواری سے گرجاتے حضور نے صبر کی وصیت فرماکر رخصت کیا حضرت معاذ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت مین روتے ہوے رخصت ہوئے

یہ آخری دیدار تھا جو معاذؓ کو نصیب ہوا اسکے بعد جب معاذ واپس آئے بجائے حضور کی زیارت
کے جناب کے مزار کی زیارت ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون حضور مرض وفات سے ایک دن
پہلے جنت البقیع کے مردون کے لئے دعا فرمانے تشریف لے گئے ساتھ والون سے فرمایا کہ مجھے
خدا نے دنیا کی سلطنتون کے خزانے عطا کئے مگر مین نے وہ سب خزانے اپنی امت کو دے اور خود
خدا کی ملاقات کو اختیار کیا اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دیا دوسرے دن حضور کے سر مبارک مین
درد پیدا ہو کر بخار کے آثار نمودار ہوئے رفتہ رفتہ بخار اتنا شدید ہوا کہ جو شخص آپ کے جسد
مبارک پر ہاتھ رکھتا تو یہ معلوم ہوتا کہ ہاتھ آگ پر رکھا ہوا ہے عرض کیا کہ یا حضرت جناب کو
نہایت تیز بخار ہے فرمایا کہ ہان جتنا بڑا مرتبہ ہوگا اتنی ہی آزمایش مصیبت اور بلا سخت ہوگی
کسی نے عرض کیا کہ آپکو دو شخصون کی برابر بخار ہے فرمایا کہ ہان مجھے ثواب بھی دوہرا ملیگا حضور
کو تپ محرقہ کا مرض لاحق ہوا جسکا اثر بہت جلد دماغ مبارک تک پہونچا اور حضور تین روز کے
بعد بیہوش ہوئے ایکدن فرمایا کہ میرے سر پر سات مشکین ٹھنڈے پانی کی ڈالو شاید گرمی دماغ
سے کم ہوجائے اور مجھے ہوش آئے مین لوگون کو وصیت کرنا چاہتا ہون گھر والون نے حضور کو
ایک بڑے برتن مین بٹھا کر سات مشکین سر مبارک پر ڈالین جسکی وجہ سے کچھ افاقہ ہوا اور حضور
مسجد نبوی مین تشریف لائے صحابہ کرام کو آج پانچوین دن حضور کی زیارت نصیب ہوئی
شوق دیدار مین بیخود ہوتے دوڑ کر آپکو سلام کیا حضور کے گرد کھڑے ہوئے حضور نے نماز پڑھائی
وصیت کے طور پر کچھ کلمات ارشاد کئے فرمایا لوگون مجھے خدا کی طرف سے اختیار ملا تھا کہ چاہون
دنیا میں رہون چاہون آخرت کو پسند کرون مین نے آخرت کو پسند کیا خدا کی ملاقات دیدار الہی

کو اختیار کیا اب مین تم سے جدا ہوتا ہون مین تمہارا میر سامان بنکر آگے جاتا ہون لوگون
مین تمہارے ایمان کا گواہ ہون اب ہماری تمہاری ملاقات قیامت کے دن حوض کوثر
پر ہوگی لوگون میری وفات کا وقت قریب ہے مین کسی کا حق اپنے ذمہ لیکر جانا نہین چاہتا
اگر مین نے تم مین سے کیسکو مارا ہو وہ اوسکے بدلے آج اسوقت مجھے مارلے میری کمر اوسکے سامنے
حاضر ہے لوگون مین نے کوئی سخت کلمہ کہا ہو وہ آج مجھے کہہ لے اگر مین نے کسی کا کوئی درہم روپیہ
پیسہ مال اسباب لیا ہو وہ مجھ سے اسکا بدلا لیلے آج اسوقت میرا بڑا دوست وہ شخص ہے جو
جو اپنا حق مجھسے مانگ لے کیونکہ مین دنیا سے گذر کر اللہ کی حضور مین جانے والا ہون ہزار ہا صحابیون کا
مجمع تہا مگر کوئی شخص ایک حبہ بہر چیز کا دعوی دار نہ ہوا تو صحیح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذمہ کسی کا کوئی حبہ نہ تہا مگر امت کی تعلیم کے لئے پہلے اپنی ذات فرشتہ صفات کے لئے ایسا کیا
تاکہ آپ کے بعد اپکی امت ایسا ہی کرے اس خطبہ کے بعد حضور گہر مین تشریف لے گئے شب کو
پہر شدید بخار چڑھا اور بیہوشی لاحق ہوئی اس بیہوشی مین حکم تہا کہ بیبیون کی حق تلفی نہ ہو جس
بی بی کی نوبت آئے میری چارپائی اوٹھاکر اوس بی بی کے حجرہ مین پہونچائی جائے کئی
دن تک یہی طرح ہوا جب ازواج مطہرات نے یہ تکلیف دیکہی سب نے متفق ہوکر اپنا حق معاف
کیا تب حضور نے بی بی عائشہ رض کے حجرہ مین قیام فرمایا بی بی عائشہ کے حجرہ مین پہونچکر حکم دیا
کہ انصار اور مہاجرین کو بلاؤ مین اونہین کچھ وصیت کرون صبر کی تلقین دون انصار اور مہاجر
مسجد نبوی مین جمع ہوئے حضور نے بستر پر لیٹے لیٹے فرمایا حیاکم اللہ بعدی بالسلام اے
میری امت خدا تمکو میرے بعد زندہ سلامت رکہے تم میری نشانی ہو اگر کوئی پردیسی میری

محبت میں مبتلا میرے بعد مجھے پوچھتا ہوا مدینہ آئے تم اوسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ تیرے رسول اس جہان سے چلے گئے جب وہ غریب مسافر بہت بے چین ہوجائے بغیر میرے دیکھے زندگی مشکل ہو تب اوسے میرے مزار پر لانا میرا مزار اوسے دکھانا مزار دیکھکر اوسی صبر آجاے گا یا جان دیکر مجھ سے آن ملیگا صحابہ نے یہ کلام سنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپکی وفات کا وقت آگیا فرمایا کہ ہان اب مین اپنے اللہ سے ملاقات کرون گا یہ سنکر صحابہ بے ساختہ روئے اور عرض کیا کہ حضور اس بیکس امت کو کس پر چھوڑا فرمایا تمکو اللہ کے سپرد کیا میرے بعد اللہ تمہارا نگہبان ہے پھر فرمایا کہ مجھے نہایت حفاظت سے غسل دینا اگر کوئی مجھے برہنہ دیکھے گا وہ فوراً اندھا ہوجائیگا تم مجھے غسل دینا ملایک تمہاری مدد کرین گے پھر مجھے تین سفید کپڑون مین کفن دیکر کفن سے فارغ ہوکر تم سب میرے جنازہ کو تنہا چھوڑکر چلے جانا اوسوقت میرا رب ہوگا اور میرا جنازہ اور میرے حجرہ کے چارون طرف میری امت کھڑی رہتی ہوگی اوس تنہائی مین جو کچھ مجھے امت کے لئے کہنا ہوگا کہلون گا اوسکے بعد جبریل ملایک کی جماعت کے ساتھ میری نماز پڑھینگے جب ملایک میرے جنازہ کی نماز سے فارغ ہون تب میری اہل بیت کے مرد میرے جنازہ کی نماز پڑھین انکے بعد میرے صحابی انصار اور مہاجرین میری نماز پڑھین پھر مجھے میرے اہل بیت قبر مین اتارین واللہ خلیفتی علیکم اللہ میرا خلیفہ ہے میرے بعد وہی تمکو ہدایت پر قایم رکھے گا حضور نے ساری حالت وفات کی بطور وصیت فرمادی مگر اکثر صحابہ کو یہ یقین نہ ہوا کہ آپ اخری وصیت کرتے ہین صحابہ کا خیال تھا کہ ابھی آپکی کسطرح وفات ہوگی ابھی شاہ فارس کا ملک فتح نہین ہوا اور روم شام کے بادشاہ کا ملک فتح نہین ہوا پہلے یہ سب

کچھہ فتح ہوگیا تب کہین آپ کی وفات ہوگی بیچ بیچ مین کسی روز ذرا بخار ہلکا بھی ہوا مگر بالکل صحت نہین ہوئی ذرا ذرا باتین کرنے کے قابل کبھی ہوش آیا کبھی پھر بیہوش ہو گئے ایک رات حضرت عائشہ نے خواب مین دیکھا کہ مین اپنے گھر مین بیٹھی ہون یک بیک چاند میرے گھر مین اترا اور حجرہ کی زمین مین چھپ گیا اس خواب کی ابتدا چالیس سال پہلے حضرت خدیجہ نے دیکھی تھی کہ ایک چاند میری گود مین آیا پھر اوسنے چارون طرف سے عالم کو روشن کیا اسکی انتہا حضرت عائشہ نے دیکھی کہ چاند میرے حجرہ کی زمین مین چھپ گیا بی بی عائشہ نے اس خواب کو جناب صدیق اکبر سے بیان کیا حضرت صدیق اکبر نے ایک سانس ٹھنڈا لیا اور آہ سرد بھر کر کہا خدا اُمت کا مددگار رہے کہین ایسا نہ ہو کہ امت کے مسافر چاند کے غروب ہونے کے بعد اندھیری مین بھٹکتے پھرین جب حضور کا انتقال ہوا اور حضرت بی بی عائشہ کے حجرہ مین مدفون ہوئے صدیق اکبر نے فرمایا کہ اے عائشہ تیری خواب کی یہ تعبیر تھی آج وہ چاند تیرے حجرہ مین چھپ گیا ساری بیماری مین آپ حضرت عائشہ کے حجرہ مین رہے ایکروز حضرت علی تشریف لائے اور عرض کیا حضور مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ مین ذرعہ پہنے ہوئے ہون یک بیک وہ ذرعہ میرے جسم سے اُتر گئی انحضرت نے سنکر فرمایا کہ اے علی وہ تیری ذرعہ مین ہون میری حیات تیرے لئے امن کا باعث ہے اب عنقریب مین تجھسے جدا ہو جاونگا اے علی تم بے ذرعہ رہجاؤ گے میرے بعد تم بہت سی تکلیفین اوٹھاؤ گے جب لوگ دنیا کو اختیار کرین تم دین کو اختیار کرنا عنقریب تم میرے پاس حوض کوثر پر آوگی دوسرے دن حضرت فاطمہ رضہ آئین اور یہ عرض کیا کہ حضرت مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ مین

ایک سفید ورق قرآن مجید کا ہے میں اوس میں قرآن مجید پڑھتی ہوں یک بیک وہ
ورق میری آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوا میں تڑپتی ہوں اور ورق کو ڈھونڈتی ہوں
مگر کہیں نہیں ملتا فرمایا اے فاطمہ وہ ورق قرآن مجید کا میں ہوں اب عنقریب میں تیرے
سامنے سے غائب ہو جاؤں گا تم ہرچند تلاش کروگی مگر کہیں نہ پاؤگی دوسرے دن حضرت
حسنؓ اور حسینؓ آئے اور عرض کیا کہ حضرت ہمنے یہ خواب دیکھا ہے کہ ایک تخت معلق ہوا
میں اوڑا جاتا ہے اور ہم دونوں اوس تخت کے نیچے ننگے سر روتے چلے جاتے ہیں
اس خواب کو سنکر آنحضرت کے آنسو نکلے اور فرمایا کہ اے نور عین وہ تخت جو ہوا میں معلق
چلتا ہے وہ میرا جنازہ ہے تم جنازے کے ساتھہ ساتھہ روتے ہوئے جاتے ہو گے اس خواب
کی تعبیر سنکر گھر والے رونے لگے حضور نے فرمایا کہ صبر کرو تم سب کے سب عنقریب مجھسے حوض
کوثر پر ملوگے اس عرصہ میں جناب کے مرض میں زیادتی ہوئی غفلت بیہوشی بخار کی تیزی نہایت
درجہ بڑھ گئی غفلت کی حالت میں حضور کی زبان مبارک سے نکلتا تھا یارب امتی اللہم اغفر لامتی
آنحضرت سے پہلے بہت سے نبی آئے مگر اونکی وفات ہمارے کچھ بھی کام نہ آئی جب حضرت آدم
کی موت آئی اور وفات ہونے لگی تب آدم غم میں روتے تھے حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ اے آدم آپکو
کیا غم ہے اے جبرئیل مجھے غم یہ ہے کہ جس جنت سے مجھے نکالا ہے پھر بھی میں اوس میں
داخل ہو جاؤنگا یا نہیں حکم الٰہی نازل ہوا کہ اے آدم آسمان کی طرف دیکھہ لے یہ جنت تیرے
لئے تیار ہے آدم نے جنت کو دیکھا اور خوش ہو کر جان دیدی لیکن جسوقت ہمارے شفیع بیمار
ہوئے ایام مرض میں ایکدن حضرت جبرئیل آئے حضور نے فرمایا کہ اے جبرئیل کوئی خوشخبری

لائے ہو تو سناو حضرت جبرئیل نے کہا کہ حضور دوزخ آپکی روح کے استقبال کے لئے ٹھنڈی کی گئی اور جنت کے آٹھوں دروازے کھولے گئے حوران جنت اور ملایک آپ کے استقبال کے لئے جنت کے دروازہ پر کھڑے ہین آنحضرت نے یہ بات سنکر فرمایا مالی وللنار ومالی للجنتہ اے جبرئیل نہ مجکو جہنم سے کچھ مطلب ہے نہ جنت سے کچھ تعلق ہے یہ بتاؤ کہ میرے امت کے قاری قرآن کے لئے کیا رتبہ ہے حاجی کے لئے کیا مرتبہ روزہ دار کے لئے کیا تیار کیا گیا ہے نمازی کے لئے کیا اجر ہے حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ جنت حرام ہے تمام امتون پر جب تک آپکی امت نجاے حضور یہ بات سنکر خاموش ہوئے حضرت نوح کی عمر وفات کے وقت ساڑہے تیرہ سو برس کی تہی جب ملک الموت انکی پاس آئے نوح علیہ السلام ملک الموت کی صورت دیکھکر گہبرائے اور یہ کہا کہ اے ملک الموت تمنے بہت جلدی کی ملک الموت نے کہا کہ اے نوح ساڑہے تیرہ سو برس ہین بہی آپکا دنیا کی زندگانی سے پیٹ نہ بہرا فرمایا اے ملک الموت مین تو یہ سمجہتا ہون کہ مین کسی ایسے مکان مین داخل ہوا کہ جسکے دو دروازے ہین ایک سے اندر آیا دوسرے دروازہ سے تم مجہے لینے آگئے ہین اوس مکان مین ذرا بہی نہ ٹھیرا مگر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملک الموت آئے تب ملک الموت سے بات بہی نہ کی فرمایا کہ جبرئیل امین کہان ہین اے ملک الموت جب تک جبرئیل کی زبانی امت کے مغفرت کی بشارت نہ سنونگا اوس وقت تک جان نکالنے کی اجازت نہ دون گا سبحان اللہ ببین تفاوت رہ از کجا تا بکجا جب حضرت موسی علیہ السلام کے پاس موت کا پیغام آیا گہبرا گئے ملک الموت کے طمانچہ مارا پہر جب وفات پانی پر راضی ہوئے تب یہ کہا کہ مجہے بیت المقدس کی سرزمین مین پہونچادو وہان پہونچکر میری جان نکلے

اللہ نے آپکو بیت المقدس مین پہونچا یا ملک الموت موسٰی کی جان نکال کر لیگئے آنحضرت سے
حضرت جبرئیل نے کہا کہ اگر آپکی خوشی ہو تب آپکی وفات کے بعد آپ کے جسم کو جنت مین پہونچاون
فرمایا کہ نہین مجھے میری امت کے اندر رہنے دو یہین مجھے دفن کرو مین اپنی قبر مین اپنی امت
کے لیئے استغفار کرون گا اب ہر پیر جمعرات کو دن امت کی اعمال اجمالی طور پر قبر شریف مین پیش
کیئے جاتے ہین اگر نیکیان زیادہ ہوتی ہین تو آپ اللہ کا شکر کرتے ہین اور اگر گناہ زیادہ
ہوتے تب آپ جناب الٰہی مین استغفار کرتے امت کے لیئے بخشش کی دعائین مانگتے ہین
پھر کس طرح اپکی امت آپ پر جان قربان نہ کرے تین روز وفات سے پہلے حضرت جبرئیل
تشریف لائے فرمایا کہ یا محمدؐ ان ربک یقرئک السلام ویقول کیف تجدک اللہ پاک آپ کو سلام
فرماتا اور یہ ارشاد کرتا ہی کہ آپکا مزاج کسطرح ہے آپ نے فرمایا انی اجدنی مغموما مھموما اے جبرئیل
مین بہت غمگین ہون اول روز مزاج پوچھکر چلے گئے پھر دوسرے روز آئے اسی طرح مزاج پرسی
فرمائی پھر آپ نے وہی جواب دیا تیسرے دن حکم ہوا کہ آپ کو کیا غم ہے اللہ تعالے خوب جانتا ہی
لیکن آپ اپنی زبان سے فرماتین آپنے فرمایا کہ مجھے گنہگار امت کا اسوقت بہت خیال ہے
گنہگارون کی مغفرت کس طرح ہوگی حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ الٰہی تیرے نبی یون ارشاد فرماتی
ہین حکم ہوا کہ کہدو ان ربک یقرئک السلام من تاب قبل موتہ بسنۃ قبلت توبتہ فقال یا رب
السنۃ کثیرۃ ثم جاء وقال من تاب قبل موتہ بشھر قبلت توبتہ قال علیہ السلام یا رب الشھر کثیرۃ
ثم جاء جبرئیل وقال ان ربک یقرئک السلام من تاب قبل موتہ بجمعۃ قبلت توبتہ فقال یا رب
الجمعۃ کثیرۃ فذھب ثم رجع فقال من تاب قبل موتہ بیوم قبلت قال یا رب الیوم کثیر

ثم جاء وقال من تاب قبل موته بساعة قبلت توبته فقال الساعة كثيرة ثم جاء وقال ان ربک
يقرئک السلام وهو يقول ان كان الساعة كثيرة فلو بلغ روحه الحلقوم ولم يمكنه الاعتذار بلسانه واستحيا
وندم بقلبه غفرت له ولا ابالي رب العالمين آپکو سلام فرماتا اور ارشاد کرتا ہے کہ اگر آپکی اُمت
کا کوئی مسلمان گنہگار مرنے سے ایک سال پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کریگا ہم اوسکی توبہ
قبول فرماکر اوسے بخشدینگے حضور اکرم نے فرمایا کہ الٰہی ایک سال کی مدت بہت ہوتی ہے
الٰہی میری امت کی مشکل آسان کر یہ سنکر حضرت جبرئیل چلے گئے تہوڑی دیر کے بعد پھر
واپس آئے اور یہ کہا کہ یا حضرت رب العالمین فرماتا کہ اگر آپکی امت کا گنہگار مرنے سے
ایک مہینہ پہلے توبہ کریگا ہم اوسکی توبہ قبول کرینگے عرض کیا کہ الٰہی ایک مہینہ بہت ہے آے
میرے اللہ امت کی مشکل آسان کر حضرت جبرئیل واپس گئے کچھ عرصہ کے بعد پھر آئے اور یہ فرمایا
کہ یا حضرت رب العالمین آپکو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ اگر ایک مہینہ کی مدت
بہت ہے تب ایک ہفتہ تو بہت نہیں ہے جو گنہگار آپکی امت کا ہفتہ بھر پہلے مرنے سے توبہ کریگا
وہ بخشا جائیگا عرض کیا الٰہی ہفتہ بہت ہے الٰہی معاف کر میری امت کی خطاؤں سے درگذر
فرما پھر حکم ہوا کہ جو شخص مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کریگا ہم اوسے بخشینگے حضور نے عرض کیا
کہ مولے ایک دن بھی بہت ہے پھر حکم دیا کہ جو شخص مرنے سے ایک گہڑی پہلے توبہ کریگا وہ اپنے
گناہوں سے پاک ہوجائیگا حضور نے عرض کیا کہ میرے رب ایک گہڑی بھی بہت زیادہ ہے
یہ سنکر حضرت جبرئیل آسمان پر گئے اور پھر واپس آئے اور فرمایا کہ حضور رب العالمین جناب کو
سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ اگر مرنے والے گنہگار شخص کی روح حلقوم

مین پہونچ جاوے اور زبان بند ہوجاے   اگر اپنے دل مین اپنے گناہون سے نادم ہوجائیگا مین
اوسے بخشدونگا اور کچھ بھی اوسکے گناہون کی پرواہ نہ کرونگا یہ سنکر حضور کا دل خوش ہوا اور
امت کی طرف سے غم رفع ہوا سبحان اللہ کیا مہربان روف رحیم نبی ہماری ہدایت کے لئے بھیجے
گئے ہین مرض وفات مین اکثر آپکو غفلت ہوجاتی تھی اوسی غفلت مین فرمایا مایفعلون الناس
لوگ کیا کرتے ہے عرض کیا کہ ہم ینتظرونک یارسول اللہ وہ نماز کے لئے آپکا انتظار کرتے ہین فرمایا
کہ اچھا سات مشکین ٹھنڈے پانی کی بھرے اوپر ڈالدو شاید بخار کی گرمی کم ہوجاے اور مین
نماز کو جاؤن سات مشکین ڈالی گئین مگر آپکو ہوش نہ ہوا پھر سردار انبیا بیہوش ہوئے پھر ہوش
آیا پھر بیہوش ہوئے تین دفعہ ایسا ہی ہوا جب چوتھی دفعہ یہ کیفیت ہوئی تب آپنے فرمایا کہ لوگون
سے کہو کہ نماز پڑھ لین اب میرا انتظار نہ کرین مین اب نہ آسکونگا کہدو ابوبکر سے کہ وہ نماز پڑھا دین
یہ فرماکر پھر بیہوش ہوئے بلال نے اذان کہی اور اذان کے بعد حسب دستور دروازہ پر حضور کے حاضر
ہوئے اور چوکھٹ پر کھڑے ہوکر عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ یہ بلال حاضر ہے
الصلاۃ الصلاۃ یارسول اللہ نماز کو تشریف لائیے الناس ینتظرونک لوگ آپکے منتظر ہین
جب کچھ جواب نہ آیا تب بلال نے تھوڑی دیر کے بعد پھر عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ الصلاۃ
الصلاۃ پھر جواب نہ آیا کیونکہ حضور اوسوقت بیہوش تھے اور جناب کو غشی لاحق تھی تیسری دفعہ
بلال کی آواز حضور کے کان مین آئی بہت نرم آواز سے فرمایا کہ اے بلال تم ابوبکر سے نماز پڑھواؤ
انی لا استطیع الخروج مین اب نہین آسکتا مجھہ مین اتنی طاقت نہین رہی   بلال نے جب
یہ کلمہ سنا کہ مین اب نہین آسکتا تم ابوبکر سے نماز پڑھواؤ چیخ مار کر بیساختہ روئے اور یہ کہا و

واہ غوثاہ واہ انقطاع رجاہ واہ انکسار ظہراہ ہائے فریاد ابتو امید ٹوٹ گئی اب کس طرح میرے
نبی اچھے ہونگے ہائے اب بلال کی کمر ٹوٹ گئی یالیتنی لم تلدنی امی کاش میری مان نے مجھے نہ
جنا ہوتا اور اگر جنا تھا تو یہ دن مین نے نہ دیکھا ہوتا جاتے تھے مسجد کی طرف دیوالون کی طرح
بازار کی طرف نکل گئے بازار مین روتے جاتے ہین اور ایک ایک سے یہ سوال کرتے ہین کیون
جی کیا اب رسول اللہ اچھے نہ ہونگے کیا اب آپکی جگہ کوئی دوسرا نماز پڑھائے گا کیا اب حضرت
گھر سے باہر نہ آئینگے پھر روتے ہوئے مسجد مین آئے اے ابوبکر حضرت یون فرماتے ہین کہ مین
اب نہ آونگا ابوبکر نماز پڑھائین بڑی مشکل سے ابوبکر مصلے کے پاس گئے بلال نے تکبیر کہی جسوقت
بلال نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا اور ابوبکر نے اور تمام صحابیون نے مصلے پر جناب رسول اللہ
کو نہ دیکھا مصلے خالی پاکر ابوبکرؓ نے چیخ مار کر رونے لگے ادہر صحابہ زمین پر سر دھنے لگے جب انکے
رونے کا مسجد مین غل مچا اس غل سے آپکو ہوش آیا فرمایا کہ اے فاطمہ یہ کیسا رونا ہے اور کون روتا ہے
حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ انصار اور مہاجرین آپ کے صحابی روتے ہین فرمایا کیون روتے ہین
عرض کیا کہ آپ جو نماز کو تشریف نہین لیگئے مصلے خالی دیکھکر انکے ہوش حواس جاتے رہے
آپکی مفارقت مین روتے ہین انصار نے آپ کے فراق مین اپنے گھر چھوڑ دئے رات دن مسجد کے
اور آپ کے حجرہ شریف کے تصدق ہوتے پھرتے ہین کہ شاید کہین سے آپکی آواز سن لین تو جی
جائین یا رسول اللہ اگر آج انصار آپکو نہ دیکھین گے تب مرجائینگے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون
بلاؤ علیؓ کو بلاؤ عباسؓ کو یہ دونون صحابی حاضر ہوئے آپ نے بڑی دقت سے بڑی مشکل سے
انکے کندہون پر ہاتھ رکھکر پیر زمین پر کھینچتے ہوئے مسجد مین تشریف لائے ممبر پر نہ چڑھ سکے

نیچے کی سیڑہی پر بیٹھ کر فرمایا کہ اے میرے صحابیون تم کیون روتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ ایک عرصہ سے آپکی آواز نہ سُنی تہی جمال مبارک نہ دیکہا تہا حضور کی خدمت مین بلال کو بھیجا بلال نے یہ کہا کہ حضور فرماتے ہین کہ مین اللہ کے پاس جاتا ہون اب مین نہین آسکتا یا رسول اللہ اوسپر آپکا مصلے خالی دیکہہ کر ہمارے کلیجے پہٹ گئے ہمسے صبر نہ ہوسکا فرمایا کہ ابہی تو مین زندہ حیات تہا تمہارا رونا مجہسے سُنا نہ گیا بے قرار ہوکر آگیا مگراب قریب ہے کہ تم مجہسے کہین نہ پاؤگے اے میری امت مین اب اپنے اللہ کی جناب مین جاتا ہون مین تمہین اللہ کی سپرد کرتا ہون ایک عاشق بولا کہ یا رسول اللہ پہر اب ملاقات کب نصیب ہوگی فرمایا کہ اب ملاقات حوض کوثر پر ہوگی اے میرے صحابیون اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون اگر کوئی مجہسے پوچہتا ہوا آئے اوسے میرا سلام کہنا میرے بعد معاذ یمن سے میرے فراق مین روتا ہوا آئیگا اوسے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جناب فرما گئے ہین کہ اے معاذ تو قیامت کے دن عُلما کا سردار ہوکر اٹھایا جائیگا حضور یہ آخری خطبہ فرماکر حجرہ مبارک مین تشریف لے گئے وہ دن اور آجکا دن پہر کبہی وہ آفتاب نبوت نظر نہ آیا حضرت عباسؓ نے حضرت علی سے کہا کہ اے علیؓ حضرت کا مزاج کس طرح ہے حضرت علی نے کہا کہ اصبح بحمد اللہ باریاً آج تو کچھ حضور کا مزاج اچہا ہے عباسؓ نے فرمایا کہ اے علی دو روز کے بعد اگر تو چراغ لیکر بہی آپکو ڈہونڈیگا کہین نہ پائے گا آپ دو روز کے بعد وفات فرمائینگے مین عبد المطلب کے اولاد کی موت کی نشانی ہے خوب پہچانتا ہون آپ کے چہرہ سے موت کے علامات ظاہر ہو چلے ہین اب آپکو اس مرض سے شفا نہوگی اب آپ تندرست نہونگے حضرت عائشہ فرماتی ہین جس رات آپ وفات

فرمائینگے اوس رات آپ بیہوش تھے ذرا جو آپکو ہوش آیا فرمایا کہ عائشہ سات اشرفیان زکوۃ کے مال کی میرے پاس امانت رکھی ہین وہ اشرفیان جلدی خیرات کرو حضرت عائشہ نے وہ اشرفیان خیرات کر دین جب پھر آپکو بیہوشی ہوئی دروازہ پر ایک شخص نے آکر پکارا۔ السلام علیکم اہل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ ہل ادخل کسی نے اسکی آواز سنکر یہ جواب دیا کہ اسوقت حضرت کو غفلت ہے اسوقت تمہین آنیکی اجازت نہین ہوسکتی اوس شخص نے پھر پکار کر کہا السلام علیکم ہل ادخل اس عرصہ مین انکی آواز حضرت کے کان مین گئی فرمایا اے فاطمہ کون ہے عرض کیا کہ ایک شخص گھر مین آنیکا اذن مانگتا ہے اور آپ بیہوش ہین ہم نے اوسے اذن نہین دیا فرمایا اے فاطمہ تمہین کچھ خبر بھی ہے کہ یہ کون کھڑا اذن مانگ رہا ہے یہ گھرون کا ویران کرنے والا قبرون کا آباد کرنے والا بچون کو یتیم کرنے عورتون کو بیوہ بنانے والا دوست کو دوست سے چھڑانے والا ملک الموت ہے جلدی آنیکی اجازت دیدو جب حضرت فاطمہ نے سُنا کہ ملک الموت آتے ہین بے ساختہ روئین واہ ابتاہ خربت المدینہ ہائے مدینہ آج ویران ہوجائے گا یا اللہ تیرے رسول تو آج مدینہ سے جاتے ہین یہ ملک الموت اونکے لینے کے لئے آئے ہین ادھر ملک الموت مکان مین آئے اُدھر جناب پھر بیہوش ہوے حضرت فاطمہ نے فرمایا یا ابتاہ یا حضرت آج آپکو کیا ہوا جب بہت روئین تب آپکو ہوش آیا فرمایا کہ اے فاطمہ تو اتنا نہ رو کیونکہ تیرے رونیکے ساتھ آسمان کے فرشتے اور حاملان عرش روتے ہین حضرت نے اپنے ہاتھ سے فاطمہ کے آنسو پونچھے اور فرمایا عنقریب سب سے اول اے فاطمہ تو مجھسے آنکر ملیگی پھر ملک الموت سے فرمایا کہ اے ملک الموت اسوقت حضرت جبرئیل کہان ہین عرض کیا

کہا حضرت اسوقت ساتوین آسمان پر ہین آسمان کے ملایک حضرت جبرئیل کو تعزیت دیر رہے ہین کہ اے جبرئیل آج تمہاری رسالت ختم ہوئی آج تمہارا قرآن پہونچانا بہی تمام ہوا اگر جناب محمد رسول اللہ وفات پا گئے تو جبرئیل بھی دنیا سے گئے اتنے مین حضرت جبرئیل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تعالے نے آپکو سلام فرمایا ہے اور آپکا مزاج پوچھا ہے فرمایا کہ اے جبرئیل وس عالم مین میرے لئے کیا طیار کیا گیا ہے عرض کیا کہ حضرت دوزخ ٹھنڈی ہوئی جنت آراستہ کی گئی حور ملک آسمان پر آپ کے منتظر ہین رضوان جنت دروازہ کہولے آپکا انتظار کرتا ہے فرمایا اے جبرئیل یہ بتاؤ کہ میری امت کے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ جسکے ہونٹون مین جان رہجائیگی وہ بھی اگر دل مین توبہ کرے یا توبہ کے لئے ہونٹ ہلائیگا تو بھی ہزار برس کے گناہ معاف ہوجائین گے اور جسنے توبہ نہ کی اوسکو آپ اپنی شفاعت سے بخشوائیگا آپ جسکی شفاعت فرمائین گے وہی بخشا جائیگا آپ غم نہ کہائین اتنے مین ایک اور فرشتہ نے حاضر خدمت ہونے کے لئے اذن طلب کیا حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون ہے عرض کیا کہ حضرت یہ اسماعیل فرشتہ ہے آسمان دنیا کے دروازہ کا داروغہ جس دن سے اسنے آپکو معراج کی شب مین دیکھا ہے آپکے جمال کا عاشق ہوا ہے آج اسے معلوم ہوا کہ حضور دنیا سے وفات پائینگے اسنے جناب باری مین عرض کیا کہ الہی مجھے ایک دفعہ اپنے نبی کی زیارت اونکی زندگانی مین اور نصیب کردے یہ فرشتہ حضور رب العزت سے اذن لیکر حضور کی زیارت کرنے حاضر ہوا ہے پھر حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ یہ ملک الموت حاضر ہین حضور نے فرمایا کہ اے ملک الموت تم میری زیارت کرنے آئے ہو یا میری جان قبض کرنے ملک الموت نے عرض کیا مجھے خدا پاک

نے حکم دیا ہے کہ جو کچھ مرضی ہمارے رسول کی ہو تم وہی کرنا اگر جناب کی مرضی پاؤن روح قبض
کرون ورنہ زیارت کرکے چلا جاؤن گا اسوقت آنحضرت نے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا
حضرت جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ خداوند کریم نے آپکو بلایا ہے اور وہ اب آپکا دنیا میں رہنا
پسند نہیں کرتا یا حضرت حور غلمان آپکی زیارت کے مشتاق ملایک آپ کے منتظر ہین حضور
کو ثابت ہوا کہ اب اللہ کو بھی منظور ہے کہ دار فنا کو چھوڑون اور دار بقا کو اختیار کرون فرمایا
کہ اچھا میری ازواج کو سامنے بلاؤ سب بیویان حاضر ہوئین فرمایا کہ دیکھو تم صبر کرنا اور تقوی
اختیار کرنا اپنے گھرون سے باہر نہ نکلنا حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ حضور کا کیا حال ہے فرمایا
کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ تم میری آواز نہ سنو گی اور نہ مجکو دیکھو گی پھر فرمایا کہ اے فاطمہؓ
حسنؓ حسینؓ کو بلاؤ حضرت حسنؓ حسینؓ کے بلانے کے لئے حضرت فاطمہؓ نے آدمی بھیجا اور یہ کہا کہ
بہت جلد حسنین کو بلا کر لاؤ کیونکہ سید المرسلین کی وفات کا وقت بہت ہی قریب ہے وہ شخص حسنؓ
حسینؓ کو بلانے گیا اور یہ کہا کہ جلدی چلو تمہیں حضرت نے بلایا ہے حضرت حسنؓ حسینؓ نے فرمایا کہ
اتنی جلدی کیون ہے کیا ہمارے نانا جان کا آخری وقت آیا ہے کیا آپ وفات فرماینگے
گھبرائے ہوئے حاضر ہوئے آنحضرت نے انکو اپنے پاس بٹھا کر انکے سرون پر ہاتھ پھیر کر فرمایا
کہ میری امت کے ظالم تم پر ظلم کرین گے حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ حضرت اگر ان پر ظلم ہوگا تو یہ
آپکے بعد کس سے کہین گے حضور نے فرمایا کہ اللہ کافی ہے حضرت حسنؓ حسینؓ آپکی وفات کی باتین
سنکر روئے انکی آواز سے جو مجمع صحابہ کا حجرہ شریف کے چارون طرف جمع تہا رونے لگا وا محمداہ
من یکون لنا منک بعد کہ اے حضرت آپکے بعد آپکی امت کا کون رکھوالی ہوگا یہ سنکر حضور بھی روئے بی بی ام سلمہؓ نے

کہا کہ حضور آپ تو ہر حال میں اچھی جگہ تشریف لیجاتے ہیں آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ فراق امتی میں اپنی امت
کی جدائی کے صدمے میں روتا ہوں جب صحابہ کے رونیکی آوازیں بلند ہوئیں تب فرمایا کہ اے
علی میرے حجرہ کا پردہ اوٹھاؤ میں ایک آخری نظر اپنی امت کو اور دیکھ لوں حضرت علی نے
پردہ اوٹھایا اور صحابہ کو پاس بلایا جب وہ دیوانوں کی طرح رونے لگے تب فرمایا کہ اے
مصیبت زدہ لوگوں صبر کرو میں جاتا ہوں تمہارے لئے حوض کوثر اور جنت آراستہ کرتا
ہوں تم سب سے پہلے جنت میں جاؤگے تمسے پہلے کوئی امت نجائیگی ای میری امت
دین اسلام پر قائم رہنا اور قرآن کو اپنا امام بنانا اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہونچادیا یہ فرماتے
فرماتے آپکی آنکھیں بند ہوئیں اور ماتھے پر پسینہ آیا بیہوشی طاری ہوئی حضرت علی نے صحابہ کو
اشارہ سے رخصت کیا صحابہ باہر چلے گئے حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ یا حضرت حشر کے
دن میں آپکو کہاں تلاش کروں فرمایا کہ لواء الحمد کے نیچے یا حضرت اگر وہاں حضور سے ملاقات
نہ ہوئی فرمایا کہ حوض کوثر پر اگر وہاں بھی نہ ملوں تب میزان عدالت کے پاس جہاں امت
کے اعمال تولے جائینگے اگر وہاں بھی نہ ملوں تب پل صراط پر کہ جہاں امت گزرتی ہوگی میں
وہاں جہنم کے کنارہ کھڑا امت کے سلامت گذر جانے کی دعا کرتا ہوں گا جب حضور سب کی وصیت
سے فارغ ہوئے فرمایا کہ اے ملک الموت مجھے اپنے رب کی ملاقات کا شوق ہے اب تم
جس کام کے لیے آئے ہو وہ کام کرو ملک الموت نے عرض کیا کہ مجھے حکم ہے کہ اگر حضور کی مرضی ہو
تب روح مبارک قبض کرنا حضور نے روح قبض کرنے کی اجازت فرمائی ملک الموت نے روح
مبارک قبض کرنی شروع کی موت کی تکلیف سے حضور کی پیشانی پر پسینہ آیا سکرات کی تکلیف

شروع ہوئی فرمایا اللہم ان للموت سکرات اے اللہ موت کی بڑی سخت تکلیف ہے اللہم اعنی
فی سکرات الموت الٰہی تو ہی موت کی تکلیف آسان کریگا مٹی کے پیالہ مین پانی بھروا کر
رکھوایا موت کی گھبراہٹ مین گھڑی گھڑی پانی مین ہاتھ ڈالتے وہ ہاتھ مونہہ پر پھیرتے
اور اللہم بالرفیق الاعلی اے اللہ مجھے اپنے پاس بلالے فرماتے فاطمہ نے کہا واکرب ابیہ یا حضرت
آپ کو آج بہت تکلیف ہے فرمایا لا کرب علی ابیک بعد الیوم اے فاطمہ آج کے سوا پھر کبھی
تیرے باپ پر کچھ کرب اور کوئی تکلیف نہ ہوگی اے فاطمہ جب میرا انتقال ہو جائے تم انا للہ
وانا الیہ راجعون کہنا اے ملک الموت اپنا کام پورا کر پھر آپکو نزع کی تکلیف زیادہ ہوئی
حضرت جبرئیل نے حضور کی طرف سے اپنا مونہہ پھیرا حضور نے فرمایا کہ اے جبرئیل کیا اسوقت
میرا مونہہ تمہین اچھا نہین معلوم ہوتا جو تمنے اپنا مونہہ پھیر لیا حضرت جبرئیل روئے اور یہ عرض کیا
کہ یا حضرت کس دل سے آپکی نزع کی حالت دیکھہ سکتا ہون پھر جناب نے فرمایا الصلوۃ الصلوۃ
اے لوگون دیکھو نماز کی حفاظت رکھنا یہ فرماکر پھر یا رب امتی یا رب امتی کہتے کہتے جان سینہ
مبارک تک سمٹ آئی تھی نیچے کے جسم کی جان نکل چکی تھی مگر امت گنہگار کا کلمہ مونہہ پر
جاری تھا حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ رب العالمین فرماتا ہے کہ امت کی اسقدر محبت
آپ کے دل مین کسنے ڈالی فرمایا اللہ نے عرض کیا اللہ تعالے فرماتا ہے ہم آپکی امت پر
ایک ہزار درجے آپ سے زیادہ مہربان ہین اے نبی آپ اپنی امت کو میرے سپرد کرکے موت کی
تکلیف کو آسان کیجئے یہ سنکر فرمایا کہ اب میرا دل ٹھنڈا ہوا اللہم بالرفیق الاعلی اے اللہ اب مجھے
بلالے معًا بیہوشی طاری ہوئی اور تھوڑی دیر مشک کی خوشبو کا پسینہ جاری ہوا یہ رات کا وقت تھا

سید الکونین نزع کی حالت میں ہیں اور حجرہ مبارک میں دنیا کی قلت کے سبب چراغ
میں تیل بھی نہیں ہے حضرت عائشہ نے اوٹھکر ہمسایہ کی عورت کے پاس چراغ بھیجکر کہا کہ اللہ
کے واسطے دو بوندیں تیل کی ہمارے چراغ میں ڈالدو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اندھیرے میں وفات فرما رہے ہیں ہائے گھر میں نبی کے اندھیرا ہوا در سید المرسلین نزع کی حالت
میں ہوں وا دری دنیا انبیا سے تجھے کیسی عداوت ہے آنکھ آپکا آسمان کی طرف تھا اللہم
بالرفیق اعلی کلمہ زبان پر تھا یکبیک گردن مبارک کا مہرہ ایک طرف کو مایل ہوا روح مبارک
آسمان کی طرف پرواز کر گئی معًا ایک خوشبو حجرہ میں پیدا ہوئی اہل بیت نے جان لیا کہ حضور
براق پر سوار ہوے اب الیس نہ سنگی علی فرماتے ہیں کہ میں نے ملک الموت کی آواز سنی کہ جب روح
مبارک قبض کر کے چلے تہے روتے جاتے اور وا محمداہ وا محمداہ کہتے جاتے تہے بیوی فاطمہ نے جب
دیکہا کہ روح مبارک پرواز کر گئی حضور کے پاس آکر چہرہ مبارک کہولا دیکہا کہ گویا آپ آرام
فرماتے ہیں ماتہے پر پسینہ ہے پکارا یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ اے نبی رب کا بلاوہ منظور کر لیا
یا ابتاہ من ربہ ما ادناہ اے نبی ہمکو چہوڑ کر اپنے اللہ کے پاس چلے گئے یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ
اے نبی اب اگر جبریل آپکو تلاش کرتے ہوئے آئینگے تو ہم کہیں گے کہ تم کسے تلاش کرتے ہو جنہیں
تم دیکھنے ہو وہ اس جہان سے تشریف لے گئے یا ابتاہ الی جنۃ الفردوس ماواہ اے نبی جنت
الفردوس میں ٹہکانہ کر لیا جب گہر میں سے رونے کی آواز باہر آئی اور صحابہ نے سنی گہبرا کر بیتاب
ہوکر دہلیز مبارک پر سر مارنے لگے حضور کی وفات کی خبر سنکر صحابہ کی عقلیں جاتی رہیں عبد اللہ
بن انیس صدمہ سے انتقال کر گئے حضرت عمر دیوانہ ہوئے دیوانوں کی طرح حجرہ مبارک پر آئے

اور عرض کیا کہ ذرا مجھے حضور سے ملادو ایک نظر حضور کو مجھے دکھا دو اہل بیت نے عمر کو حجرہ میں بلایا حضرت عمر نے دیکھا کہ آپ لیٹے ہوئے ہیں آپ کے مونہہ سے چادرہ سرکا کر دیکھا اور کہا کہ واغشیاہ آج ایسی غشی اور بیہوشی ہوئی کہ آپ ہوشیار نہیں ہوتے کیا وحی اترتی ہے آنکھہ سے بھی دیکھہ لیا مگر دل کو یقین نہ ہوا کہ آپ وفات پاگئے جب حجرہ سے باہر آئے تلوار لیکر بیٹھ گئے اور یہ کہا کہ لوگو حضور نے وفات نہیں فرمائی آپکا انتقال نہیں ہوا بلکہ آپ اللہ کے پاس قرآن لینے تشریف لے گئے ہیں جس طرح حضرت موسیٰ توریت لینے گئے تھے اسیطرح حضور بھی گئے ہیں جب حضور کی وفات کی حضرت صدیق اکبر کو خبر ہوئی حجرہ مبارک کے پاس حاضر ہوئے حجرہ میں داخل ہوتے ہوئے آپکا یہ حال تھا کہ آنکھیں پانی بنکر بہی جاتی تھیں اور جناب کی ہچکی بندھی ہوئی تھی سانس گھٹ گیا تھا آنحضرت حجرہ مبارک میں وفات پاکر زمین پر آرام فرمارہے تھے عمدہ کا کرتا بدن میں تھا پرانی برد یمانی آپ کے اوپر تھی حضرت ابوبکر نے چہرہ مبارک کھولا صورت دیکھتے ہی ایک چیخ نکلی واہ انبیاہ ہائے اے نبی کہاں گئے واصفیاہ اے بزرگ آپ کو کیا ہوگیا پھر ایک چیخ نکلی واہ خلیلاہ اے حبیب رخصت ہوئے ہمیں چھوڑ گئے قد انقطع لموتک مالم ینقطع لموت احد من الانبیاء قبلک آج بند ہوئی وہ بات جو نہ بند ہوئی تھی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا کی موت سے اور نبیوں کی وفات سے وحی کا آنا بند نہ ہوا تھا جو صرف حضور کی وفات سے بند ہوا ہزاروں پیغمبر بھی خوشی سناتے آئے کہ ہمارے بعد وہ نبی آئینگے آپ وفات فرماگئے اور یہ نہ فرماگئے کہ ہمارے بعد وہ بھی آئینگے یا حضرت اگر آپکی موت ہمارے ہاتھ ہوتی ہم حضور کے بدلے مرجاتے اپنی جانیں

حضور پر نثار کرتے یا حضرت اگر سارا جہان بھی بلکہ آپ کے لئے روئیگا تو بھی آپکی وفات کا
جو غم ہماری جانون پر ہوا ہے وہ کم نہ ہوگا یا محمد حضور رب العالمین کے سامنے ہمکو اسطرح
نہ چھوڑ دینا جس طرح یہان چھوڑ دیا جب ابوبکر حجرہ سے باہر آئے جو صحابہ کرام نیم بسمل کی
طرح زمین پر تڑپ رہے تھے اور ابھی تک بھی اُمید تھی کہ آپ سوتے ہین شاید بیماری کے
سبب تھکے ہوئے ہین مگر جب ابوبکر حجرہ سے باہر آئے سب کے سب حضرت ابوبکر کو گھیر کر کھڑے
ہوئے اور یہ کہا یا صاحب رسول اللہ قبض رسول اللہ اے صحابی رسول اللہ کے کیا جناب
رسول صلی اللہ کی وفات ہوئی حضور ہمین کس پر چھوڑ گئے یا صاحب رسول اللہ ایغسل رسول اللہ
اے صحابی رسول اللہ کے کیا آپکو غسل دیا جائیگا اے صحابی رسول اللہ کے کیا آپ کی
نماز بھی پڑھی جائیگی آپ سب کے امام تھے انکا امام کون ہوگا اے صحابی رسول اللہ کے
کیا آپکو زمین مین دفن کیا جائیگا حضرت ابوبکر نے فرمایا کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک
ذوالجلال والاکرام حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ بیشک حضور وفات پا گئے مگر حضور کا خدا
زندہ موجود ہے تم صبر کرو اور یاد الٰہی مین عمر بسر کرو جب حضور کو غسل دینے لگے سوائے
اہل بیت کے سبکو حجرہ شریف سے باہر کردیا آپکی وصیت کے موافق اہل بیت نے غسل دیا
انصار نے مکان کے باہر سے غل مچایا کہ اے اہل بیت کیا ابھی سے اس چاند کو ہم سے
چھپا لیا ایک نظر آخری تو ہمکو بھی دکھا دو حضرت علی فرماتے ہین کہ کوئی بات حضور مین ایسی
نہ تھی جو اور میتو ن مین ہوتی ہے حضور مین سوائے مشک کی خوشبو کے کچھ نہ تھا غسل کیوقت
اہل بیت مین باہم اختلاف ہوا کہ حضور کا لباس اتار کر غسل دیا جائے یا مع لباس کے

اوسیوقت غیب سے آواز آئی کہ حضور کا لباس نہ اتارو مع لباس کے غسل دو حضور کے
غسل سے فارغ ہوکر آپ کو کفن دیا اور جنازہ کو نماز کے واسطے حجرہ سے باہر مسجد نبوی
مین لاکر رکھا کسی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے عمرؓ حضرت اپنے حجرہ سے نماز کے لیے باہر
آئے ہین تم بھی نماز پڑہ لو حضرت عمرؓ آپکو زندہ حیات جانتے تہے یہ سمجھے کہ حضور لوگونکو
نماز پڑھانے مسجد مین آئے ہین یہ خیال کرکے جب حضور کے قریب آئے اور جنازہ مبارک
پر نظر پڑی بیساختہ بے اختیار روئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ ممبر طیار ہونے سے
پہلے ایک کہجور کی لکڑی سے کمر لگاکر خطبہ پڑھا کرتے تھے جب ممبر بن کر آیا تو آپ نے
اوس لکڑی کو چہوڑا وہ لکڑی آپ کے فراق مین جگر پہاڑ کر روئی آپ اپنے ممبر سے نیچے
آئے اور اوسے اپنے گلے لگاکر چپکا کیا آج یہ آپکی امت آپ کے فراق مین تڑپ رہی ہے
آپ تشریف لاکر اپنی امت کو چپکا کرین انہین بہی کچھ تسلی دیجائین وہ لکڑی ہی اچھی
تہی جسے حضور کا ہاتھ میسر ہوا یہ ساری امت آپ کے فراق مین بے چین ہے مگر کہین
آپکا ہاتھ نہین پاتی یا نبی اللہ نوحؑ نے ہزار برس مین چالیس مسلمان کئے جناب نے تہوڑے
دنون مین لاکھون مسلمان کئے یا نبی اللہ آپکا خدا کے نزدیک وہ مرتبہ ہے کہ جب تک کوئی آپ پر
ایمان نہ لایگا خدا پر ایمان لانا اوسکا قبول نہ ہوگا حیات مبارک مین فرما گئے تہے کہ پہلے میرے
جنازہ کو الگ رکھ کر ہٹ جانا اول میرے جنازہ کی نماز حضرت جبرئیل ملایک کی جماعت
کے ساتھہ پڑھین گے پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر ملک الموت جماعتین فرشتون کی ساتھ لیکر
نماز پڑھین گے پہر میری اہل بیت کی مرد پہر عورتین ثم المہاجرون پہر مہاجرین اور انصار جب

آپ کے جنازہ کی نماز اہل بیت پڑھ چکے اور انصار اور مہاجرین نماز کے لئے کھڑے ہوئے
حیران ہو کر حضرت علیؓ سے کہا کہ اے علی ہم نہیں جانتے کہ آپ کے جنازہ کی نماز میں کیا پڑہیں
تم اللہ کے واسطہ ہمیں یہ بتاؤ کہ ہم کیا پڑہیں حضرت علی نے فرمایا کہ کہو یا اللہ اپنی ساری رحمتیں
اپنے نبی پر نازل کر دے یا اللہ تیرے نبی نے تیرے احکام سب پہونچائے الہی تیرے نبی نے
سب طرح ہماری دینی خدمت کی ہم سے تیرے نبی کی کچہ خدمت نہ ہوئی انصار نے اس قسم کی دعا
پڑہ کر نماز کو ختم کیا جب لوگ نماز سے فارغ ہوے حضرت علی اور فضل اور قثم اور شقران حضور
اکرم کے غلام حضور کو قبر میں اتارنے کے لئے قبر میں اترے انصار نے رو کر عرض کیا کہ اے اہل بیت
کیا اس آخری خدمت میں ہمارا حصہ نہیں ہے حضرت علی نے حضرت اوس انصاری کو قبر میں
اتار لیا ہاتہوں ہاتہ حضور کو قبر میں اتارا سات کچی اینٹوں سے قبر کا پٹاو کیا جو چادر آپ زندگی
میں اوڑہا کرتے تہے اور بعد وفات کے دفن سے پہلے وہ ہی اوڑہے ہوئے تہے شقران غلام نے
وہ چادر قبر میں اپکو اڑہا کر یہ کہا کہ اب آپ سے بہتر کون آئیگا جو آپ کے کپڑے کو استعمال میں
لائیگا پہر اپنے ہاتوں سے مٹی قبر میں بہری بلال پانی کی مشک لئے کہڑے تہے حضور کی قبر
پر مشک سے پانی چہڑکتے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی تلی جاری کرتے تہو دونوں ملکر قبر مبارک
پر کرتی تہیں خدا کی قدرت ہے جن کی دعا سے ایک ایک ہفتہ تک آسمان سے برابر پانی برسا
آج اونکی قبر پر ایک چہوٹی سی مشک سے پانی ڈالا جاتا اور قبر کی سوکہی مٹی کو تر کیا جاتا ہے جو اپنے
قدموں سے ساتوں آسمانو ٹکڑے کر گئے آج اونکے جنازہ مبارک کو قبر کی سات کچی اینٹوں نے

چھپالیا جب لوگ حضور کے دفن سے فارغ ہوکر چلے تب سامنے سے بی بی فاطمہ زہرا آتی ہوئی
نظر آئین حضور کے دفن مین شریک ہونے والون سے پوچھا کہ لوگون تم کہان سے آتے ہو
شاید کسیکو دفن کر کے واپس آتے ہو اے لوگون کیا سید اولین و آخرین کو دفن کر آئے کس کلیجہ
سے تمنے رسول اللہ پر مٹی ڈالی تم کس طرح حضور کو چھوڑ کر چلے آئے یہ کلام سنکر لوگون کی حالت
بہت غیر ہوئی پھر بی بی فاطمہ حضور کی قبر مبارک پر آئین اور رو رو کر کہا یا ابتاہ الی جبرئیل
ننعاہ یا حضرت اب اگر جبرئیل آئین تو ہم اون سے کہین گے کہ تم کسے ڈہونڈتے ہو تم کسے
تلاش کرتے ہو جبرئیل تم کس کے پاس آئے ہو تم جن کے پاس آتے ہو وفات فرما گئے وہ یہان سے
تشریف لے گئے پھر قبر کی مٹی اوٹھا کر سونگھی اور فرمایا کہ جسنے یہ مٹی سونگ لی اوسے مشک عنبر
کے سونگھنے کی ضرورت نہ ہیگی صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا میرے
اوپر وہ غم کا پہاڑ گرا ہے کہ اگر یہ غم روز روشن پر گر جائے تو مارے غم کے دن کی رات ہو جائے
یا اللہ میری روح کو حضرت کی روح سے ملادے کل چھ مہینے حضرت فاطمہ آپ کے بعد زندہ رہین
مگر اس عرصہ مین کبھی آپکی چہرہ پر ہنسی نہ آئی حضور کی وفات کا غم فاطمہ کے جگر کے پار ہوا تھا کچھ
مہینہ زندہ رہکر آپکی وفات ہوئی حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور کی تجہیز و تکفین سے فارغ
ہوکر حضرت عائشہ کے حجرہ کے پاس تشریف لے گئے حجرہ سے رونے کی آواز آئی بی بی عائشہ
روتی ہین اور یہ کہتی ہین یا من لم یشبع من خبز الشعیر ہاے ساری عمر کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ
بھر کر نصیب نہ ہوئی یا من اختار الحصیر علی السریر ہاے سوائے بورئے کے کبھی چارپائی میسر ہوئی
یا من لم ینم اللیل کلہا من خوف السعیر ہاے امت گنہگار کے دوزخ مین جانے کے غم مین کبھی

ساری رات نہ سوئی حضرت صفیہؓ آپکی پھوپی روتی اور یہ کہتی تہین کہ اب فاطمہ کو تو ساری مدینہ مین نبی کے قبر کی جگہ آباد معلوم ہوگی ہاے نبی گئے جبرئیل گئے وحی گئی رب العالمین سے ہمکلامی گئی کیا کیا کچہ نہ گیا سب کچہ جاتا رہا صدیق اکبر فرماتے ہین افسوس ہے تجہہ پر اے ابوبکر تو زندہ رہا اور تیرا محبوب رخصت ہوا کاش اونسے پہلے مین قبر مین جاتا جسدین سے یا نبیؐ آپ نے ہمین الوداع کہا وحی نے بہی الوداع کہا اللہ کے کلام نے الوداع کہا آبی ذوب صحابی کہتے ہین کہ مین مدینہ سے آٹھ سات میل کے فاصلہ پر تہا حضور کی بیماری کی خبرین ہمین پہونچتی تہین ایک رات مین سوتا تہا ہاتف غیبی نے یہ پڑھا قبض النبی محمد فعیوننا تذری الدموع علیہ بالتسجام وفات ہوئی حضرتکی پہر ہماری آنکہون سے اسطرح آنسو بہتے جیسے نالی مین پانی یہ خبر وحشت ناک سنکر گہبرا کر اوٹھا اور رات ہی کو سیدھا مدینہ پہونچا اسوقت مدینہ مین رونے کی آوازین اسطرح بلند تہین جیسے مکہ مین لبیک کا غل ہوتا ہے حضرت معاذ کہتے ہین کہ جب مین یمن پہونچا تہوڑے دنون کے بعد رات کو سوتا تہا ایک آواز آئی اے معاذ تو نرم بستر پر سوتا ہے اور تیرے نبی نزع کی حالت مین ہین معاذ گہبرا کر اوٹھے مگر کوئی پکارنے والا نظر نہ آیا ایک رات پہر آواز سنی کہ تو آرام سے نرم بچہونے پر سوئے اور خاتم النبیین قبر کے اندر مٹی پر آرام فرما ہین یہ آواز سنکر حضرت معاذ وا محمداہ وا محمداہ کہکر غل مچا کر رونے لگے معاذ کی آواز سے محلہ کی لوگون کی گھرون سے باہر نکل کر معاذ سے سبب دریافت کیا مگر معاذ غم کے سبب بولنے کی طاقت نہ رکہتے تہے رات ہی کو سوار ہو کر مدینہ کی جانب چلے منزل بمنزل

چلکر مدینہ کے قریب پہونچے جب مدینہ تین میل رہ گیا آدہی رات کے بعد جنگل سے آواز آئی وا

محمداہ قد فارق الدنیا اے محمد تم نے دنیا کو چھوڑا معاذ نے پکارا اے اندہیری رات میں

غل مچانے والے تو کون ہے کہا کہ میں عمار بن یاسر صحابی ہوں معاذ نے کہا کہاں جاتے ہو

عمار نے جواب دیا کہ حضرت کی وفات کی خبر لیکر معاذ کے پاس میں جاتا ہوں جب معاذ نے

حضور کی وفات کی خبر سنی روئے اور یہ کہا کہ اے عمار اگر آپ چلے گئے تو یہ بتاؤ کہ بیوہ شریعت

اور یتیم صحابہ کو کس پر چھوڑ گئے اور صحابہ کا آپ کے بعد کیا حال ہے عمار نے کہا کہ صحابہ کی

ایسی حالت ہے کہ جیسے اجنبی جنگل میں بکریوں کو چھوڑ کر بکری والا چلا جائے اور بکریاں

حیران پہریں اسطرح صحابہ پہرتے ہیں جب معاذ مدینہ میں داخل ہوئے صبح کی اذان ہوئی جب

اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ موذن نے کہا جماعت کی جماعت صحابہ کی اور معاذ

بیہوش ہو گر گئے جب ہوش آیا تو صحابہ نے حضرت معاذ سے کہا کہ اے معاذ جناب رسول اللہ صلعم

تجھے سلام فرما گئے ہیں حضرت معاذ حضور کا سلام سنکر فداک روحی وعلیک السلام کہتے ہوئے

بیہوش ہوئے قریب تہا کہ معاذ کی جان نکل جائے بہت دیر کے بعد جب ہوش آیا تب معاذ دھکا

حضور کے مزار پر گئے روتے روتے مزار کو آنسوؤں سے تر کیا بلال موذن کی یہ حالت تہی کہ مدینہ

کی گلیوں میں یہ کہتے پہرتے تہے کہ لوگو تم نے کہیں رسول اللہ کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو

یا مجھے آپکا پتہ بتا دو مدینہ میں اندہیرا ہوا بلال مدینہ چھوڑ کر ملک شام شہر حلب میں چلے گئے

ایک سال کے بعد خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب فرماتے ہیں کہ اے بلال تو نے ہمسے ملنا

کیون چھوڑا کیا تیرا دل ہمسے ملنے کو نہین چاہتا خواب مین لبیک سیدی اے آقا غلام
حاضر ہے کہتے ہوئے اوٹھے اور اوسیوقت رات ہی کو اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ روانہ ہوئے
رات دن برابر چلکر مدینہ مین داخل ہوئے خواب مین حضور کا بلال کو بلانا بلال کا یہ سمجھنا
کہ حضور پہر زندہ ہوئے بلال اسی تصور مین حضور سے ملنے آئے تہے پہلے جناب کو مسجد نبوی
مین دیکھا جب وہان نہ ملے تب حجرون مین ڈہونڈا جب وہان بہی نظر نہ آے تب مزار پر آئے
رو کر عرض کیا یا رسول اللہ حلب سے غلام کو یہ کہکر بلایا کہ ہم سے ملجاؤ اور جب بلال زیارت
کے لئے حاضر ہوا تب حضور پردہ مین چہپ گئے جگہ جگہ بلال آپکو تلاش کرتا ڈہونڈتا پہرتا
ہے مگر کہین حضور کو نہین پاتا یہ کہکر بے ہوش ہو کر قبر مبارک کے پاس گرے بہت دیر مین جب
بلال کو ہوش آیا لوگ قبر مبارک کے پاس سے اوٹھا کر باہر لائے اس عرصہ مین بلال کے
آنیکا سارے مدینہ مین غل ہوا کہ آج بلال رسول اللہ کے موذن آئے ہین سب نے ملکر بلال سے
درخواست کی کہ اللہ کیلئے ایک دفعہ وہ اذان سنا دو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تہے
بلال نے کہا کہ واللہ یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کیونکہ جب مین حضور کی حیات مین
اذان کہا کرتا تہا تو جسوقت اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا رسول اللہ کو سامنے آنکھون سے دیکھ
لیتا تہا اب بتاؤ کہ کسے دیکھون گا مجہے اس خدمت سے معاف رکھو ہرچند لوگون نے اصرار
کیا مگر بلال نے انکار کیا بعض صحابیون کی یہ رائے ہوئی کہ بلال کسی کا کہنا نہ مانین گے
تم کسی کو حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے پاس بہیجکر اونہین بلالو اگر وہ ان کر بلال سے اذان کی
فرمائیش کرینگے تو ضرور بلال اذان کہین گے کیونکہ حضور کے اہل بیت سے بلال کو عشق ہے

انکا کہنا ہرگز رد نہ کرینگے یہ سنکر ایک شخص حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر لایا ان سے
اذان کہلوانیکی فرمائش کی حضرت حسینؓ نے بلال کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ اے بلال آج
ہمین بھی وہی اذان سنادو جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے حضرت بلال نے
امام حسینؓ کو گود مین اوٹھا کر کہا کہ تم میرے نبی کے کلیجہ کے ٹکڑے ہو نبی کے باغ کے پھول ہو جو کچھ
تم کہوگے مین وہ منظور کرونگا تمہارے دلکو رنجیدہ نہ کرونگا تمہارا رنج دینا حضور کو
مزار مین رنج پہونچانا ہے عرض کیا کہ اے حسینؓ مجھے لیچلو جہان تم کہوگے وہان اذان کہہ
دونگا حضرت حسینؓ نے بلال کا ہاتھ پکڑکر مسجد کی چھت پر کھڑا کیا بلال نے اذان شروع
کی اللہ اکبر مدینہ مین یہ وقت عجیب غم اور صدمہ کا تھا حضور کو وفات فرمائے قریب زمانہ
ہوا ادہر بلال موذن آپکو خواب مین زندہ دیکھکر ملنے کے لئے مدینہ منورہ مین آئے جب
آپ کو نہ پایا تو روتے روتے جان دینے کے لئے تیار ہوئے آج مہینون کے بعد اذان شروع
کی حضور کی حیات مبارک کا سما بندھا بلال کی آواز سنکر مدینہ کے بازار گلی کوچون سے
لوگ آن کر مسجد مین جمع ہوئے ہر ایک شخص گھر سے نکل آیا پردہ والی عورتین پردہ سے
باہر آئین اپنے بچون کو ساتھہ لائین جسوقت بلال نے اشہدان محمد رسول اللہ موںنھ سے
نکالا ہزارہا چیخین ایک دم نکلین اسوقت کے رونے کا کوئی ٹھکانا نہ تھا عورتین روتی ہین
ننھے ننھے بچے اپنی ماؤن سے پوچھتے ہین کہ تم ہمین یہ بتاؤ کہ بلال موذن جناب رسول اللہ
کے آگئے مگر اب جناب رسول اللہ مدینہ مین کب آئینگے حضرت بلال نے جب اشہدان محمد رسول اللہ

موہنہ سے نکالا اور جناب رسول اللہ کو آنکھون سے نہ دیکھا حضور کے فراق مین بیہوش ہوگر گرے بہت دیر کے بعد اوٹھکر روتے ہوئے ملک شام واپس گئے جب لوگ حضور کو دفن کر چلے سب سے پیچھے حضرت قثم حضرت عباس کے صاحبزادہ قبر شریف سے باہر آئے تہے سب سے پیچھے اہنون نے حضور کا چہرۂ انور قبر مین کفن ہٹا کر دیکھا تہا فرماتے ہین کہ مین نے حضور کے ہونٹون مین حرکت پائی کان لگا کر سنا تو یارب امتی امتی کا کلمہ جاری تہا سبحان اللہ امت سے کیا عشق تہا قبر مین تشریف لیجانے کے بعد بہی امت کی یادگاری جاری ہے بی بی ام سلمہ فرماتی ہین کہ وفات کے وقت مین نے آپکے سینہ پر ہاتھ رکھکر دیکھا کہ سانس باقی ہین یا نہین سالہا سال تک میرے ہاتھ مین خوشبو بسی رہی ہر وقت ہاتھ سے مشک کی خوشبو آتی تہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذہن حافظہ حضور کی وفات کے بعد بہت زیادہ ہوا تہا کسی نے کہا کہ اسکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ حضور کو غسل دینے کے بعد جناب کی پلکون مین ایک قطرہ پانی رہ گیا تہا وہ قطرہ مین نے اپنے زبان سے اوٹھا کر پی لیا اوسدن سے خدا نے مجہے یہ حافظہ عطا کیا ہے صحابہ فرماتے ہین کہ جسوقت ہم حضور کو دفن کر کے قبر مین مٹی ڈالکر ہٹے معاً ہی اپنے دلون کی حالت بدلی ہوی دیکہی آزیہ ضروری بات ہے کہ جب آفتاب غروب ہوگا دنیا مین اندہیرا پیدا ہوگا حضور دلون کے آفتاب تہے آپ کے مدفون ہونیکے بعد روحانی عالم مین کسیقدر اندہیرا ضرور معلوم ہوا اور ہونا چاہیئے صحابہ کرام کا حضور کی غم مین یہ حال تہا کہ کوئی غم اونکے نزدیک اس غم سے زیادہ نہ تہا ان مین سے اگر کسی کا بیٹا مرجاتا تو لوگ یہ کہکر اوسے تعزیت دیتے کیا یہ صدمہ حضور کی وفات سے بہی زیادہ ہے حضور کی وفات کا لفظ سنتے ہی حقیقی فرزند کا غم لاشئے ہوجاتا تہا۔

آٹھواں وعظ شفاعت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ بہت سے کافر اوس دن تمنا کرینگے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے دنیا مین خدا کی نعمتین لاکھون ہین مگر دو نعمتین سب سے بڑی ہین ایک اسلام دوسرے جناب سید المرسلین علیہ السلام جو کہانا کہاتے کہاتے امت کے گنہگارون کو یاد کرتے اور کہانا چہوڑتے جو سوتے سوتے گنہگارونکی یاد مین روتے روتے رات بسر کرتے جو اگلے نبیون کی شفاعت کے ذکر کی آیتین تہجد کی نماز مین پڑہ کر اپنی امت کی شفاعت شروع کرتے یارب امتی امتی پکارتے پکارتے رات ختم کرتے ایک ہی آیت کے تلاوت مین صبح کرتے صبح تک امت کے گنہگارون کی مغفرت کی دعائین مانگتے تشریح امت کے غم مین رونا ہمنے اگلے انبیا مین نہین سنا یہ رونا یہ غم کہانا آپ کا حصہ آپ کی خصوصیت ہے ایک دن حضرت جبرئیل روتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین آج جہنم کی سیر دیکھہ کر آیا ہون حضور نے فرمایا کہ جبرئیل تم نے جو کچھ دیکھا ہے مجھہ سے بھی بیان کرو حضرت جبرئیل خاموش ہوئے جب حضور نے بہت اصرار کیا تب جبرئیل نے یہ اظہار کیا کہ حضرت جہنم کے سات طبقے اور سات درجے ہین۔ نیچے کے طبقہ مین منافق کافر رہین گے انکے ساتھہ فرعون اور فرعون کا لشکر رہیگا دوسرے طبقے مین بُت پرست مشرکین رہینگے تیسرے طبقے مین چاند سورج ستارہ پرست لوگ

رہین گے چوتھے طبقہ مین ابلیس اور اوسکا لشکر اور آتش پرست رہینگے پانچوین طبقہ مین یہودی چھٹے مین نصرانی رہینگے ان چھہ طبقون کا حال بیان فرما کر حضرت جبرئیل حضور کی شرم سے خاموش ہوئے حضور اکرم نے فرمایا کہ جبرئیل ساتوین طبقہ کے رہنے والون کا حال بتاؤ کہ وہ کون ہونگے جب حضور نے بہت اصرار کیا تب جبرئیل علیہ السلام نے یہ اظہار کیا کہ جناب ساتوین طبقہ مین آپکی امت کے وہ گنہگار رہینگے جو بے توبہ کیے مرینگے جب حضور نے جبرئیل امین سے یہ سنا کہ میری امت بھی دوزخ مین جائیگی حضور بیہوش ہو کر گرے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکا سر مبارک اپنے زانو پر رکہا بہت دیر کے بعد حضور کو ہوش آیا فرمایا کہ جبرئیل میری مصیبت زیادہ ہوئی مجھے سخت ملال ہوا کیا میری امت بھی دوزخ مین جلے گی عرض کیا کہ ہان یا حضرت فاسق فاجر گنہگار بے توبہ کئے مرجانے والے لوگ عذاب کئے جائینگے یہ سنکر حضور روئے اور بہت روئے حضرت جبرئیل آپکے ساتھہ روتے رہے حضور روتے ہوئے حجرہ شریف مین تشریف لا کر بیہوش ہوئے جبرئیل امین رخصت ہو کر آسمان پر گئے حضور نے حجرہ شریف کا دروازہ بند کیا سوائے نماز کے کبھی باہر نہ نکلتے جب نماز کے لئے باہر آتے آنکھون سے برابر آنسو جاری ہوتے چہرہ زرد رنگت چہرہ کی فق ہو تی جب برابر تین دن اسی طرح گزر گئے صحابہ مین سخت بے چینی پھیلی حضرت ابو بکر صدیق در دولت پر حاضر ہوئے سلام کیا حجرہ مین آنے کا اذن چاہا مگر حجرہ شریف سے سوائے رونے کے کچھ جواب نہ آیا مایوس ہو کر واپس گئے حضرت عمر حاضر ہوئے سلام کیا حجرہ شریف مین آنے کا اذن طلب کیا مگر سوائے رونے کے کچھ جواب نہ آیا سخت ملال لیکر عمر رض واپس ہوئے حضرت سلمان فارسی رض

عاشق رسول آئے سلام کیا اذن مانگا دیر تک در دولت پر کھڑے رہے جب انہیں بھی کچھ جواب نہ ملا روتے ہوئے بی بی فاطمہ کے دروازہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے صاحبزادی جناب رسول اللہ نے آج تین دن سے ہمیں چھوڑ دیا ہے حضور کو رونے کے سوا کچھ کام نہیں ہے للہ آپ جائیں اور سبب معلوم کریں کہ حضور کو کیا غم کیا حزن ہے کیوں روتے ہیں یہ سنکر بی بی فاطمہؓ در دولت پر حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ حضور میں فاطمہؓ حاضر ہوں بی بی فاطمہ کی اواز سے حضور نے سر سجدہ سے اوٹھایا فاطمہ کے لئے دروازہ کھولا سامنے بلایا فرماتی ہیں بی بی فاطمہ کہ حضور کا چہرہ صدمہ سے زرد تھا رونے روتے رخساروں پر زخم ہوگئے تھے عرض کیا کہ حضور کس چیز نے آپ کو اسقدر رلایا حضور نے فرمایا کہ آج چار دن ہوئے کہ جبرئیل امین مجھ سے یہ فرما گئے ہیں کہ دوزخ کا ساتواں طبقہ انکی امت کے لئے ہے اے فاطمہ مجھے امت کے غم نے بے چین کیا کسی طرح یہ غم میرے دل سے کم نہیں ہوتا جب حضور کا غم حد سے زیادہ ہوا حضرت جبرئیل آئے اور یہ فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے یا محمد انا سنرضیک فلا نسوئک ہم آپ کو امت کے معاملہ میں خوش کر دینگے غمگین نہ رکھیں گے یہ سنکر حضور نے کہا کہ یا اللہ میں بھی ایک ایک گنہگار کو جب تک حضور سے نہ بخشوا لوں گا راضی نہ ہوں گا امت کے لئے یہ رونا یہ غم کرنا یہ صدمہ اوٹھانا حضرت آدم سے لیکر مسیح علیہ السلام تک ہزارہا انبیا آئے کسی میں یہ دیکھا نہ سنا اس رونے کا یہ نتیجہ تھا کہ مرتبہ شفاعت کا کسی نبی کو نہ ملا صرف حضور کو ملا نکتہ شفاعت کا مرتبہ حضور اکرم کو خاص کیوں عطا ہوا جواب اگلے انبیا میں سے کوئی نبی کسی گنہگار خطاوار امتی کے لئے غمگین نہ ہوا کبھی

کوئی بھی کسی برے کے لیے نہ رویا یہ بڑونکے لیے رونا آنسو بہانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا
خاص کام تہا اسی لیے آپکو شفاعت کا حق دیا گیا سرکار عالیجاہ مین رونے کا بدلا خوشی ہی
رونے آنسو بہانے کا ثمرہ ہنسی ہی مولانا روم علیہ الرحمتہ فرماتے ہین ؎ تا نہ گرید کودک حلوا
فروش ٭ بحر بخشایش نمی آید بجوش ٭ تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن ٭ تا نہ گرید ابر کے خندد
چمن ٭ بچہ کے رونے سے مان کے سینہ مین دودہ ابلتا ہے ابر کے رونے برسنے سے چمن مین
تازگی رونق آتی ہے خشک بادلون کا حصہ چمن کو ہرا بہرا کرنا نہین ہے بے دودہ کی چہاتی والی
مان کا حق بچہ کو پالنا نہین ہے پس حضور کی آنکہون کے آنسو نکا حق ہے کہ گنہگارون سے
جنت کا چمن آباد ہوگا گنہگار دوبارہ زندگی پائینگے پرورش ہون گے دوسرا جواب حدیث
شریف مین آیا ہے لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ اپنے مرنے والون کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین
کرو کیونکہ جو مرنے والا لا الہ الا اللہ پڑھ کر مریگا وہ جنت مین جائیگا فقہ مین لکہا ہے کہ مرنے
والے کو وہ شخص کلمہ تلقین کرے جو میت کا دوست خیر خواہ ہو مرنے والے کی موت سے خوش ہونیوالا
نہ ہو پس یہی راز ہے شفاعت کا حضور فرماتے ہین کہ ہر ایک نبی کو خدا نے ایک مقبول دعا عطا
فرمائی تہی مگر سارے نبیون نے اپنی وہ دعا امت پر عذاب مانگ کر ختم کردی مگر مین نے اوس دعا کو
قیامت کے لیے محفوظ رکھ لیا ہے قیامت کے دن امت کے بخشوانے کا انتظام اوس دعا سے
کرون گا پس بموجب عقل کے بددعا کرنے والے اپنی دعاؤن سے امت کی ہلاکت چاہنے والے
نبی شفاعت کا استحقاق نہین رکھ سکتے شفاعت خیر خواہ نبی کا حق ہے جیسے مرنے والون کو
حیات ابدی دلوانا آخری وقت مین کلمہ پڑھانا خیر خواہ کا حق ہے تیسرا جواب حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم روحانی عالم مین ہر چیز کے خاتم ہین ہر ایک چیز آپ پر ختم ہوتی ہے نبوت کا خاتمہ حضور
نے کیا آسمانی کتابون کا خاتمہ حضور نے کیا وحی کے نزول کا خاتمہ حضور نے کیا جب سب چیزین
آپ پر ختم ہوئین تو لازم ہوا کہ مرتبہ شفاعت بھی حضور خاتم الانبیاء پر ختم ہو ورنہ حضور کے
ختم المرسلین ہونے مین کمی آتی تھی اور یہ ہونا ناممکن ہے لہذا شفاعت آپکو عطا ہوئی مسلمانو
شفاعت کے دو مرتبہ ہین ایک کبرے شفاعت دوسری صغرے کبرے شفاعت وہ ہے
جو ہر ایک مومن کافر کو نفع ہوجائیگی صغرے شفاعت وہ ہے جو خاص امت محمدیہ کے
گنہگارون کے لئیے ہوگی۔

شفاعت کبرے کا بیان

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سورج دس گونہ تیز ہو کر زمین سے
بہت ہی نزدیک کیا جائیگا اسقدر گرمی دہوپ کی تیزی پسینہ کی کثرت ہوگی کہ الامان الحفیظ
سیکڑون سال اسی حال مین گزرین گے کوئی پرسان حال نہ ہوگا لوگ تنگ آکر شفاعت کیلئے
انبیا کی تلاش کرین گے ہر ایک پیغمبر سے شفاعت چاہینگے سب سے اول حضرت آدم ابوالبشر
کی خدمت مین حاضر ہوکر رو رو کر عرض کرینگے اے آدم آپ اللہ کے خلیفہ ہین اللہ نے آپکو
اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ملایک نے آپکو سجدہ کیا جنت آپ کے رہنے کیلئے عطا ہوئی
کیا آج کی وہ مصیبت جو ہمپر پڑی ہے آپ نہین دیکھتے اے آدم چلئے حضور رب العالمین مین
ہماری شفاعت کیجئے شاید آپ کی شفاعت سے اللہ ہمین اس مصیبت سے نجات دے
یہ سنکر حضرت آدم فرمائین گے کہ تمہین خبر نہین آج رب العزت کو وہ غصہ ایا ہے جو کبھی آیا تہا

نہ آئیندہ آئیگا میری مجال نہیں کہ آج میں اللہ کی حضور میں جاؤں اور تمہارے لئے شفاعت کروں میں خود ڈرتا ہوں کہ آج کہیں مجھسے محاسبہ نہ ہو جائے میں نے بلا مرضی حضور کے ایک دانہ کہا لیا تھا عبرت حضرت آدم نے ایک دانہ بلا مرضی کہایا جسکے کفارہ میں دوسو برس تک روتے رہے حضرت آدم کے رونے کی حالت یہ تھی کہ برسوں تک دو نالیاں پانی کی آپکے آنسوؤں سے جاری ہیں جس میں سے پرند جانور چوپائے پانی پیتے تھے بعضے روایتوں میں آیا ہے کہ جہان بھر کے رونے والوں کے آنسو دسواں حصہ ہے حضرت آدم کے آنسوؤں کا حضرت آدم نے توبہ قبول ہونے کے بعد توبہ کے شکریہ میں تین سو حج پیدل کیے کعبہ کی بنیاد ڈالی اپنی بھول کی سطح خدا سے معافی لیلی تو بھی قیامت کے دن آدم حضور رب العالمین میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں آے اولاد آدم عمر بھر تمہارا کہانا مال حرام یا مشکوک تھا تمہارا پانی ناجائز یا مکروہ تھا تمہارا لباس حرام یا ناپاک رہا تمہارے سونہہ سے کفر کے کلمات واہیات خرافات نکلتے رہے۔ جھوٹ تم بولتے رہے نگاہ سے غیروں نامحرموں کو دیکھتے رہے دل و دماغ تمہارے سراسر ناجائز خیالات جماتے رہے کانوں سے حرام آوازیں گاجے باجے غیبت جھوٹ تم سنتے رہے ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسؤلاً یعنے کان اور آنکھیں اور دل یہ ہر ایک چیز سے بندے کی سوال ہوگا تم آیت مذکورہ کے معنے سے غافل رہے اب تم انصاف سے کہو کہ کس سونہہ سے قیامت کے دن رب العالمین کی حضور میں جاؤگے اور خدا کو کیا مونہہ دکھاؤگے خدا کی قسم غیروں کو دیکھنے والی آنکھیں کبھی بھی دیدار الٰہی نہیں دیکھہ سکتیں حکایت حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہر بصرہ میں ایک نوجوان کسی عفت ماب عورت کا

عاشق ہوکر اوسکے پیچھے ہولیا جب عورت اپنے گھر مین جانے لگی اوس مرد سے پوچھا کہ تم میرے
ساتھہ کیون آئے ہو عاشق مرد نے کہا کہ مین آپ پر عاشق ہوا ہون اوس بی بی نے پوچھا کہ
آپ کو مجھہ نالائق کی کیا چیز پسند آئی کہا کہ بی بی مجھے آپکی آنکھین پسند آئی ہین اوس بی بی نے
فرمایا اچھا اپنی پیاری چیز لیتے جاؤ تھوڑی دیر کے بعد ایک طبق پر رومال پڑا ہوا خادمہ گھر
مین سے لائی اور اس شخص کو دیکر چلی اس شخص نے دیکھا کہ اوس مبارک بی بی کی آنکھین نکلی
ہوئی طباق مین رکھین ہین خادمہ نے وہ طبق دیکر یہ کہا کہ ہماری بیوی نے تمسے یہ کہا ہے
کہ یہ تم اپنی پسند کی ہوئی آنکھین ہمارے پاس سے لیجاؤ یہ ہمارے کام کی نہین رہین کیونکہ
جن آنکھون کو غیر نے پسند کر لیا وہ آنکھین اب خدا کو پسند نہ آئینگی جن آنکھون کو غیر نے دیکھہ
لیا وہ کس طرح خدا کو دیکھین گی جب یہ آنکھین دیدار مولے کے دیکھنے کے قابل نہ رہین تب
ہم انہین رکھکر کیا کرین گے تھوڑی دیر کے بعد مکان کے اندر سے رونے کی آوازین آئین
معلوم ہوا کہ زخم کی تکلیف سے معصوم بی بی نے وفات پائی حکایت حضرت ذوالنون مصری
رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک پہاڑ پر ایک بزرگ کو دیکھا جنہون نے اپنا ایک پیر کاٹ کر
ڈال رکھا تھا اس کٹے ہوئے پیر مین کیڑے پڑ گئے تھے سخت بدبو آتی تھی مگر وہ بزرگ اوس
پیر کو دیکھتے اور ہنستے تھے حضرت ذوالنون نے سوال کیا کہ حضرت یہ کیا واقعہ ہے فرمایا کہ ایکدن
عبادت خانہ کے اندر میرے پاس شیطان آیا اور مجھے بہکا کر گناہ کرنے پر آمادہ کیا یہان تک
کہ مین نے ایک پیر حجرہ سے باہر نکالا مگر پھر میرے دل مین خدا کا خوف پیدا ہوا اور خیال آیا
جو پیر نافرمانی کے لئے حجرہ سے باہر آیا پہلے اسکا انجام دیکھنا چاہئے فوراً حجرہ سے باہر نکلنے

والے پیر کو کاٹ کر حجر سے کے سامنے ڈالا ہے اب جسقدر اسکی حالت خرابی ہوتی ہے مین خدا
شکر کرتا ہون کہ صرف پیر ہی پر خیر گزری اگر میرا سارا بدن گناہ کرتا تب سارے جسم کا یہی
حال ہوتا اسی طرح قبر مین سڑتا کیڑے پڑتے سبحان اللہ کیا مبارک لوگ تہے جو اپنے اعضا
اعضا کو آخرت کے حساب سے پاک رکہتے تہے الغرض حضرت آدم شفاعت سے انکار فرما ئینگے
اور لوگون کو حضرت نوح علیہ السلام کا نام بتا ئینگے اور فرمائینگے کہ تم حضرت نوح علیہ السلام
کے پاس جاؤ وہ تمہاری شفاعت کرین گے وہ خدا کے بڑے مقرب رسول ہین سینکڑون
برس انہون نے راہ خدا مین پتہر کہائے اور اپنے خون مین نہائے ہین لوگ مایوس ہوکر حضرت
نوح علیہ السلام کی تلاش کرین گے امام غزالیؒ درہ فاخرہ فی احوال الاخرۃ مین لکہتے ہین کہ
آدم علیہ السلام سے رخصت ہوکر پورا ایکہزار برس کا زمانہ حضرت نوح کی تلاش مین صرف
ہوگا ہزار سال کے بعد حضرت نوحؑ سے ملاقات ہوگی عرض کرین گے اپ دنیا مین پہلے
رسول ہین خدا نے اپکو بڑا مرتبہ عطا کیا ہے آج آپ ہماری حالت پر رحم کرین اور حضور
رب العزت مین ہماری شفارس کرین یہ سنکر حضرت نوح فرمائینگے کہ آج حضور ذوالجلال
والاکرام اسقدر غصے مین ہین کہ نہ کبھی ایسا غصہ آیا تہا اور نہ کبھی آیندہ آئیگا مجھے اپنی
جان کا خوف ہے دنیا مین مین نے بغیر اجازت اپنے کافر بیٹے کی شفاعت کی تہی رب
العالمین نے ناراض ہوکر فرمایا کہ اگر اب ایسا کیا تو اے نوح تمہارا نام دفتر نبوت سے کٹ کر
ظالمون مین لکہا جائیگا بہلا جب ایک بیٹے کی شفارس سے مجھے یہ حکم ہوا اب مین کسطرح
تمہاری سفارس اور شفاعت کرسکتا ہون تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ

انہیں خدا نے مرتبہ خلت کا عطا کیا ہے وہ تمہاری شفاعت کرینگے نفسی نفسی نفسی
مجھے آج اپنی جان بچانے کا خود بڑا فکر ہے مولا تیرے غصے سے تیری پناہ ساڑہے نو سو برس
تک نبوت کرنے والے سیکڑون سال راہ خدا مین پتھر کہانے ہر روز تیرے لئے اپنے خون سے
نہانے والے سالہا سال خوف الٰہی سے رونے والے رونے رونے نوح یعنی بہت رونے والے
لقب پانے والے تیرے غصے سے ڈرتے ہین بہلا ہم جیسے گنہگار بدکردار نابکار لوگون کا
اوسدن کیا حال ہوگا رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین الٰہی قیامت کے دن میرے گناہ
معاف کرنا رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک الٰہی قیامت کے دن مجھے عذاب
سے بچانا اکثر حضور اکرم کی یہ دعائین تہین افسوس ہم غافلون کو کچھ بھی خبر نہین یہان سے
چلکر لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاینگے پورے ہزار برس مین اونہین پائینگے
عرض کرینگے کہ یا حضرت آپ کو خدا نے اپنا خلیل فرمایا نمرود کی آگ آپ پر گلزار کی آج ہمپر
سخت مصیبت ہے آپ ہماری شفاعت کیجئے اور ہمین اس مصیبت سے نجات دلوائیے
حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائینگے کہ آج غضب الٰہی کی کوئی حد نہین ہے مین نے اپنی عمر
مین تین باتین خلاف موہنہ سے نکالین تہین مجھے ڈر ہے کہ آج اون باتون کا مجھسے
سوال ہوگا توضیح وہ خلاف باتین یہ ہین کہ آپنے کافرون سے بہانہ کیا تہا کہ مین بیمار ہون
تمہارے ساتھہ تمہاری عید مین نہین جا سکتا پھر آپنے نمرود کا بت خانہ توڑا بتون کے
ناک کان کاٹے ہاتھہ پیر توڑے جب بت پرست لوگ واپس آئے بتون کو ٹکڑے ٹکڑے
دیکھکر سخت حیران ہوئے تلاش کیا کہ کس نے ایسا کیا ہے خبر لگی کہ ابراہیم نے ایسا کیا ہے

وہی اکثر بتونکا بڑائی سے ذکر کیا کرتے ہین جب حضرت ابراہیم کو بلا کر آپ سے پوچھا کہ یہ کام آپکا
ہے آپ نے فرمایا یہ کام انکے بڑے کا ہے تیسری بات یہ ہے کہ جب آپ اپنی اہلیہ بی بی
سارہ کو ساتھہ لیکیر ملک شام کی طرف ہجرت کئے جاتے تھے رستے مین شہر مصر سے آپکا گزر
ہوا وہان کا بادشاہ بدکار تہا جبراً عورتوں سے بدفعلی کرتا اون عورتوں کے خاوندوں کو
قتل کرتا تہا حضرت ابراہیم نے جان کے خوف سے حضرت سارہ کو اپنی بہن فرمایا بیوی ہونا
ظاہر نہ کیا یہ تین باتیں ہین جنکا خوف جناب کے دل پر طاری ہے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ دو باتین حضرت ابراہیم نے حق تعالی کے لئے فرمائی تہین اور ایک اپنی جان بچانے کے
لئے پہلی دو باتین توحید کے ظاہر کرنے باطل معبودون کو توڑنے ذلیل کرنے کے لئے تہین
تیسری جان بچانے کے لئے جو کسی طرح عقل نقل کی رو سے خلاف نہین ہو سکتین باوجود
اسکے کہ آپ حق پر تہے حق باتین فرمائی تہین مگر قیامت کے دن خوف الٰہی سے لرزتے
کانپتے نفسی نفسی پکارتے ہین نصیحت جب خلیل اللہ جد الانبیاء خدا کے پیارے ایک معمولی
بات کا اتنا خوف کرتے ہین کہ حضور رب العزت مین جاتے ہوئے ڈرتے ہیں پھر کس خیال
مین وہ لوگ پڑے ہین جو رات دن جھوٹی گواہی دیتے بات بات میں جھوٹی قسمین کھاتے
گالیان بکتے ہر وقت دنیا کے لئے جھوٹ بولتے ہین یہ کس مونہہ سے اور کن پیرون سے
اللہ کی جناب مین جاینگے لوگون خوف کرو اللہ سے ڈرو جھوٹ بولنا چھوڑ دو حضرت ابراہیم
علیہ السلام شفاعت سے انکار کرین گے اور لوگون کو حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے پاس بھیجین گے
لوگ نہایت پریشانی اور مصیبت کے ساتھہ حضرت موسیٰ کے پاس پہونچکر عرض کرینگے یا حضرت

آج آپ ہماری تکلیف کا اندازہ فرمائیں ہمارے حال پر رحم کریں اللہ کیواسطے ہمارے ساتھ
چلیں ہماری شفاعت کریں ہمیں اس مصیبت سے چھڑائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائینگے
کہ آج غضب الٰہی نہایت تیز ہے آج حضور کو ایسا غصہ آیا ہے جو کبھی پہلے نہ آیا تھا موسیٰ
کی کیا مجال ہے جو آج حضوری میں جائے لوگوں میں نے ایک قبطی کو تنبیہ کے لئے مارا تھا وہ
میرے ہاتھ سے مر گیا مجھے ڈر ہے کہ آج ضرور مجھسے اوس قتل کا سوال ہوگا میں شفاعت
کے قابل نہیں ہوں تم حضرت عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ خدا کے حکم سے بے باپ پیدا ہوتے خدا
نے اونہیں بڑے بڑے معجزے عنایت کئے روح الامین اونکی تائید میں رہا کرتے تھے نصیحت
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قتل کے ارادہ سے یا قتل کر ڈالنے والی چیز سے قبطی کو نہ مارا تھا بلکہ
ایک ہاتھ مارا تھا مگر قضائے الٰہی سے وہ مر گیا اس قتل کی حضرت موسیٰ نے حضور رب العالمین
سے معافی بھی لے لی تھی مگر معاف ہو جانے کے بعد اتنا خوف ہے کہ سامنے جاتے لرزتے ہیں
کانپتے ہیں شفاعت کرنے سے انکار کرتے نفسی نفسی پکارتے ہیں آپ غور کریں وہ مسلمان جو
رات دن کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہیں اور کسی طرح توبہ نہیں کرتے اور بغیر توبہ کئے مر جاتے ہیں
یہ کس طرح اللہ کے حضور میں حاضر ہونگے لوگوں توبہ کرنے میں دیر نہ کرو جلدی توبہ کرلو پھر اوس
توبہ پر قائم رہو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام شفاعت سے انکار کریں گے تب لوگ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت حق تعالیٰ نے آپکو بڑا
رتبہ دیا ہے کیا آج آپ ہمارے اس مصیبت میں کام نہ آئینگے برائے خدا چلئے ہماری شفاعت
کیجئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت کرنے سے انکار فرمائینگے اور کہیں گے کہ میری قوم نے مجھے

اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنایا تھا مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے اسکا سوال ہوگا آج خدا کے قہری تجلی غضب اور جلال اور غصہ کی کوئی حد نہیں ہے مجھے خود اپنی جان کا اندیشہ ہے نفسی نفسی لیکن تم خاتم الانبیا سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ خدا نے اونسے شفاعت کا وعدہ کیا ہے وہ تمہاری شفاعت کرین گے لوگ خاتم النبیین کا نام سنکر بے چین ہوکر پورے ہزار سال کے بعد جناب سید المرسلین کی خدمت مین روتے ہوئے حاضر ہون گے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرصہ دراز سے امت کے انتظار مین ممبر سے اترے ہوئے نیچے کھڑے ہون گے اپنی امت کو آتا دیکھکر فرمائین گے اے میری امت تم اتنے عرصہ سے کہان تھے تمہارے انتظار مین سالہا سال کی مدت گذری کتاب ترغیب ترہیب مین حافظ منذری لکھتے ہین کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کے لئے ممبر ہون گے در حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ممبر سب سے اونچا ہوگا مگر حضور اپنے ممبر پر نہ بیٹھین گے اس خیال سے کہ شاید یہ میرا ممبر اڑا کر مجھے جنت مین لیجائے مین جنت مین پہونچ جاؤن اور میری امت حشر مین تڑپتی پھڑکتی رہ جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حشر کے میدان سے براق پر سوار ہوکر مقام محمود مین تشریف لے جائینگے مقام محمود عرش الہی کے پاس ایک عالی مقام ہے جہان آجتک کوئی ولی نبی پیر پیغمبر فرشتہ نہ گیا اور سوائے آپ کے نہ کوئی اور جائیگا حق تعالے نے اس مقام کو خاص حضور کے لئے بنایا ہے جب حضور مقام محمود مین پہونچین گے حق تعالے آپ کے سامنے تجلی فرمائیگا حضور سجدہ مین گرین گے ارشاد ہوگا کیا کہتے ہو کہو کیا مانگتے ہو حضور روتے ہوئے اٹھکر عرض کرین گے کہ الہی تیری مخلوق حشر کی گرمی سے سخت لاچار ہے

اون سے حساب لیکر اونہین نجات دے حق تعالے حضور کی ورخواست منظور فرما کر ملایک کو زمین پر جانیکا حکم دیگا ساتون آسمان کے فرشتے زمین پر آئینگے عرش الہی نازل ہوگا سب انبیاء و مرسلین ملایک مقربین کافر مسلمان انسان جنات نیک بد مشرک ملحد مرتد ساری مخلوق حاضر ہوگی حساب وکتاب شروع ہوگا سب سے پہلے اسلام اور کفر کا محاسبہ ہوکر سارے کافر جہنم رسید ہون گے مسلمانون سے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ وغیرہ اسلامی احکام کا حساب ہوگا باہم بندون کے حقوق کا مطالبہ ہوکر پل صراط سے چلنے کا حکم ہوگا ہزارون ایک آن مین پل صراط سے پار اترینگے لاکھون کٹ کر جہنم مین گرینگے پھر جب تک خدا چاہے گا عذاب مین مبتلا رہینگے اپنے کئی کی سزا پائینگے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جہنم کے سات طبقے ہین ایک طبقے سے دوسرے طبقے مین بڑی موٹی دیوار قایم ہے یہ طبقے سارے بٹے ہوئے ہین کوئی یہودیون کے لئے کوئی نصرانیون کے لئے کوئی مشرکین بت پرستون کے لئے ساتوان طبقہ جس مین سب سے ہلکا عذاب ہے وہ اس امت کے گنہگارون کے لئے مخصوص ہے جب مسلمانون کے عذاب کی مدت ختم ہوگی حق تعالی ایک دن مسلمانون کی طرف سے پردہ اٹھائیگا مسلمانون کا عذاب کافرون کو دکھائیگا کافر مسلمانون کو دوزخ مین جلتا دیکھکر کہین گے کہ اے لوگون تم ہی اہل اسلام اہل توحید اہل ایمان ہو اگر ہمین ہمارے کمزوریت عذاب سے نہ بچا سکے کیا تمہارا اسلام بھی تمہین دوزخ سے نہ بچا سکا کوئی کہیگا اے اللہ والون کیا تمہارا خدا بھی تمہارے بچانے سے عاجز رہا جب کافر مسلمانون کو یہ طعنہ دینگے دریائے غیرت الہی رحمت کا سمندر جوش مین آئیگا ندا ہوگی

یا جبرئیل جبرئیل عرض کرین گے لبیک لبیک ربی الٰہی تیرا غلام جبرئیل حاضر ہے ارشاد ہوگا
کہ اے جبرئیل جلدی جہنم کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ ہمارے مسلمان بندون کا کیا حال ہے
حضرت جبرئیل سجدہ مین جا کر عرض کرین گے کہ الٰہی آج کیا سبب اور کیا باعث ہے جو
رحمت کا دریا گنہگارون کے لئیے جوش مین آیا ہے حق تبارک وتعالیٰ فرمائیگا کہ اے جبرئیل
آج کفار نے ہمارے مسلمان بندون کو طعنہ دیا اور ہمین طعنہ دیا ہمین عاجز بتایا ہماری
ذات کو بتون کی برابر کیا جبرئیل امین فوراً جہنم کے دروازہ پر پہونچکر مالک جہنم کے داروغہ
سے کہین گے مالک دروازہ کہولدے مجہے مسلمان گنہگارون کا حال دیکہنا اور پہر حضور
رب العالمین سے جا کر عرض کرنا ہے مالک دروازہ کہولکر حضرت جبرئیل کو ساتوین طبقہ
مین جہنم کے نیچے ساتھ لیجا کر گنہگارون کے عذاب کی کیفیت دکہائیگا جب گنہگار مسلمان مالک
کے ساتھ حضرت جبرئیل کو دیکہین گے کہین گے کہ اے مالک یہ نورانی فرشتہ تیرے ساتہہ
کون ہے اس فرشتہ کے چہرہ سے رحمت کے آثار پیدا ہوتے ہین اس مبارک فرشتہ کے موہنہ
سے کچہہ مغفرت کی بو آتی ہے مالک کہیگا کہ اے لوگون کیا تم انہین نہین جانتے یہ حضرت
جبرئیل ہین جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لیجاتے تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی مستون کو سرود مردون کو آبحیات مل گیا کروڑہا مسلمان
بلند آواز سے فریاد کرینگے اور وا محمداہ وا محمداہ کا شور مچائینگے بہت رو کر حضرت جبرئیل
سے عرض کرینگے کہ اے جبرئیل آپ ہمارے حال کی خبر ہمارے سردار گنہگارون کے خریدار
جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیجئے اور ہمین اس عذاب سے نجات دلوائیے

جبرئیل امین گنہگاروں سے وعدہ فرماکر تشریف لے جاینگے مگر حضوری میں پہونچکر ہمکلامی
کی لذت سے محو ہوکر وعدہ وفا کرنا یاد نہ رہیگا ارشاد ہوگا کہ جبرئیل تم نے گنہگاروں سے
کیا وعدہ کیا تہا عرض کرین گے کہ الہی مین نے اونسے یہ وعدہ کیا تہا کہ اونکی خراب حالت
کا ذکر اونکے شفیع اونکے رسول سے کرون حکم ہوگا کہ جلد جاؤ اور جلد اونکے شفیع کو خبر دو کیونکہ
اب ہماری رحمت کا دریا جوش مین ہے ہمین گنہگاروں کا بخشنا جلد منظور ہے یہ سنکر حضرت جبرئیل
جنت الفردوس مین حضور کی خدمت مین روتے ہوئے حاضر ہون گے جب جبرئیل حضور
کے پاس جائین گے اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک موتی کے محل مین اجلاس فرماتے
ہوں گے جسکی چہت عرش الہی ہوگا جسکے تین ہزار دروازہ زمرد کے ہونگے جس مین بڑے
وسیع محل یاقوت کے بنے ہوں گے اور سارے انبیاء اور مرسلین آپکی خدمت مین حاضر
ہون گے حضور جبرئیل علیہ السلام کو روتا دیکہکر تعجب سے فرماینگے کہ جبرئیل جنت مین رونا
کیسا ہے حضرت جبرئیل عرض کرین گے اے شفیع آج میں دوزخ کی طرف گیا تہا وہان دیکہا
کہ آپکی امت کے لاکھون گنہگار جہنم مین پڑے ہین اونکی حالت بہت خراب ہے اونہوں نے
آپکو سلام عرض کیا ہے اور یہ پیام دیا ہے کہ اے رسول آپ ہمین بہول گئے ہزارون برس
ہمین دوزخ مین جلتے ہوئے گزرے آپنے ہماری خبر نہ لی یا حضرت مین اونہین تباہ حالت
مین دیکہکر آیا ہون حضور یہ سنکر تعجب سے فرمائین گے کہ جبرئیل کیا میری امت دوزخ مین
ہے عرض کرین گے ہان ضرور ہے حضور روتے ہوئے اپنے سر کا تاج زمین پر پہینکین گے اور لبیک
امتی لبیک امتی کہتے ہوئے حضور رب العالمین مین جائین گے اور سات رات دن کی

مدت تک سجدہ کرینگے ارشاد ہوگا ارفع راسک سر اوٹھاؤ سل تعطہ جو جی چاہے مانگو ہم دینگے
اشفع تشفع شفاعت کرو تمہاری شفاعت منظور کرین گے حضور سر مبارک سجدہ سے
اوٹھائین اور اپنی امتی امتی کا نعرہ لگائین گے ارشاد ہوگا کہ جسکے دل مین رائی کے دانہ کی یا
ذرہ کی برابر ایمان ہے اُسے آپ جہنم سے نکالین اور جنت مین لیجائین یہ بشارت سنکر
حضرت جبرئیل ندا کرینگے کہ جنت والون جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازہ
شفاعت کا کھلوایا ہے تم سب حضور کے ساتھ چلو اور اپنے اپنے جاننے والے مسلمان
گنہگارون کو دوزخ سے نکالو اس آواز کے ساتھ کروڑہا مخلوق جنت سے نکل کر حضور
کے ساتھ چلیے گی آگے آگے آفتاب نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہونگے
آپکے پیچھے لاکھون چاند ستارے انبیاء مرسلین انکے پیچھے لاکھون اولیاء اللہ انکے پیچھے لاکھون
مسلمان ہونگے نظارہ آج یہ ایک عظیم الشان برات ہے جو جنت سے چلکر خدائی جیل خانہ کی
طرف جاتی ہے اسکے دولہا نوشاہ شفاعت کا سہرہ باندہے محمد مصطفیٰ ہین اسکے براتی
ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور کروڑہا اولیا اللہ اور علما صلحا ہین آج اس نوشاہ کی ابدی
تخت نشینی کی خوشی مین جیل خانہ سے قیدی آزاد ہونگے اون قیدیون کو جاگیرین دیکر
آزاد کیا جائیگا انہین بڑے بڑے ملک کا مالک بنایا جائیگا جب حضور اس شان وشوکت
سے چلکر جہنم کے دروازہ پر پہونچین گے داروغہ دوزخ کا آپکی صورت دیکھکر تعظیم کے لیئے
ممبر سے اترکر کھڑا ہو جائیگا اور عرض کریگا کہ آج حضور نے کسطرح قدم رنجہ فرمایا حضور کہین گے
کہ اے داروغہ پہلے یہ بتا کہ تو نے میری امت کو کیا کیا تکلیفین دین کس طرح انہین عذاب

مین مبتلا کیا مالک عرض کرے گا کہ میری کیا مجال تہی جو کسی کو عذاب کرتا جو حکم الٰہی ہوا
وہ مین نے کیا اور پہر مین کون تھا براہ راست جو حکم جہنم کو ہوتا وہ اسی طرح کرتا تہا حضور
فرمائین گے اب دیر نہ کر جلد دروازہ کہولدے داروغہ فوراً دروازہ دوزخ کا کہولیگا اوس
بہڑکتی آگ مین امت کی محبت مین نہایت بیخوف ہوکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے پہلے گہس جائینگے ذرا اپنی جان کا خیال نہ فرمائین گے حضور کے قدمون کی برکت
سے دوزخ ٹھنڈی ہوگی آپ کے بعد سارے نبی ولی نیک لوگ جہنم کے اندر جائین گے
جب حضور کا آفتاب سا چہرہ دوزخی ملاحظہ کرین گے فوراً پہچان جائینگے کہ یہی ہمارے شفیع
ہین ورنہ کسیکو کیا غرض تہی جو اسطرح نڈر ہوکر آگ مین کود پڑتا یہ دردیہ محبت یہ عشق یہ الفت
کی آگ اوسی پیارے رسول کے کلیجہ مین بہڑکتی ہے جو راتون کو امت کے لئے روتے تہے اور
مطلق نہ سوتے تھے دوزخی لوگ حضور کو دیکھکر بہت روئین گے رو کر عرض کرین گے کہ یا
حضرت آپ جنت مین آرام سے رہے ہین دوزخ مین جلتا چہوڑا ہماری آپ نے خبر نہ لی ہمین
ہزارہا سال ہوئے کہ ہم اس عذاب مین مبتلا ہین حضور روتے جائینگے اور فرماتے جائینگے
کہ واللہ مجھے تمہارے حال کی اصلا خبر نہ تہی جسوقت سے تمہاری خبر ملی ایک دم جنت مین
نہ ٹہیرا فوراً عرض معروض کرکے تمہارے بخشوانے کا حکم لیا اور تمہین دوزخ سے نکالنے آیا
یہ حبیب محبوب کے سے گلہ ہو کر حضور حکم دینگے کہ جسے جو جانتا ہے دوزخ سے نکالے ہر ایک
شخص اپنے جان پہچان مسلمانون کو دوزخ سے نکالے گا دوزخی لوگ اس شکل سے دوزخ سے
نکلین گے جیسے لکڑی کا سوختہ جلا ہوا ہوتا ہے پہر تولاکھون سوختے نکالکر دوزخ سے

باہر ڈالے جائینگے حضور جناب باری مین عرض کرین گے کہ مولا یہ جلے سوختے جنت مین لے جانے کے قابل نہین ہین ارشاد ہوگا کہ ہمنے انہین سوختہ کیا ہے ہم ہی انہین زندہ کرین گے ہمنے انہین دوزخ مین ڈالا تھا ہم ہی انہین جنت کے قابل بنائین گے رضوان جنت کے داروغہ کو حکم ہوگا کہ نہر آبحیات کو جنت سے دوزخ کی طرف چھوڑدے رضوان آب حیات کی نہر کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم دیگا جب وہ نہر دوزخ کے پاس پہونچیگی فرشتون کو حکم ہوگا کہ ان سوختون کو اس نہر مین ڈالدو یہ سنکر ملا ایک سارے دوزخ سے نکلنے والون کو نہر آبحیات مین ڈالین گے سب سے پہلے ایک سوختہ شخص چودہوین رات کے چاند کی طرح نہر سے نکلے گا اسکے بعد وہ سارے دوزخی اسی صورت سے نکل آئینگے اور ایک ایک دوزخی حضور کے طفیل سے جنت کا بادشاہ بنایا جائے گا مختصر یہ کہ ہر سے دونون شفاعتون کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا اگر یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سوائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر انبیاء علیہ السلام کے پاس شفاعت کی غرض سے جانا بیکار ہوگا تب اہل محشر اسقدر مدت کیون بیکار صرف کرین گے اس مین کیا حکمت ہے اس مین دو حکمتین ہین ایک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی مرتبہ اللہ تعالے کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جہان سارے انبیاء جانے سے انکار کرین گے نفسی نفسی پکارینگے حضور وہان جاکر شفاعت کرین گے اس سے ساری مخلوق مین خاتم المرسلین کا مرتبہ آفتاب کی طرح روشن ہوجائیگا دوسری حکمت یہ ہے کہ اس مین محشر والون کو بڑی عبرت ہوگی کہ جب ذرا ذرا سے ہول کے سبب انبیاء ڈر جاتے ہین بھلا ہم گنہگارون کا وہان کیا حال ہوگا قیامت بڑے ڈر خوف کی جگہ ہے جسقدر

خوف کے سامان جمع ہو سکتے تھے وہ سب سامان خوف جمع کی گئی منجملہ خوف کے سامان کے یہ بات کہ آج سارے نبی ڈرتے ہین بڑا خوف بڑھانے والی بات تھی پہلے حد درجہ پر خوف بڑھایا گیا پھر حضور کی شفاعت سے خدا کی فضل نے آنکر ساری باتون کا تدارک کردیا ساری مشکلین اسان فرمادین علاوہ ان دونون شفاعتون کے اور بہت سی سفارشین ہین جو حضور نے اپنے اللہ سے امت کے حق مین فرمائین اور آپکی سفارشون سے وہ مشکلین وہ سختیان اس امت سے دور ہوئین حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی شخص بنی اسرائیل مین سے چھپ کر گناہ کرتا تھا صبح کو اوسکے دروازہ پر غیب سے لکھا ہوا ملتا تھا کہ فلان شخص نے یہ گناہ کیا ہے حرام کیا ہے چوری کی ہے یا یہ گناہ کیا ہے اور اسکا کفارہ یہ ہی کہ سارا مال خدا کی راہ مین لٹائے اور خود جاکر کفار سے لڑائی لڑے اور کافرون کی تلوارون سے قتل کیا جائے تب اسکا گناہ معاف ہوگا پھر جب تک وہ گناہ گار اپنا مال اپنی جان راہ خدا مین نہ دیتا معمولی گناہ معاف نہ ہوتا حضرت موسٰی علیہ السلام کی قوم نے نادانی سے بچھڑے کو پوج لیا جب وہ نادم ہوئے توبہ کی بابتہ حضرت موسٰیؑ سے عرض کیا حکم آیا کہ تمنے بڑا ظلم کیا ہی اب تمہاری توبہ یہ ہی کہ تم اپنی جانین دو باپ کو بیٹا بیٹے کو باپ قتل کرے جو شخص بچھڑے کی پوجا سے بچا رہا وہ قاتل بنایا جائے جسنے بچھڑے کی پوجا کرلی وہ قتل کیا جائے دیکھو کیا سخت سزا تھی پھر ہزارہا بنی اسرائیل مقتول ہوئے یہان حضور کے طفیل ایک ہزار سال کا بت پرست بچھڑے کا پوجنے والا آگ کا پوجنے والا اگر ایک دفعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے سارا کفر معاف ہوجائیگا اگر کوئی مسلمان شرک کرے اور مدتون تک وہ شرک مین مبتلا

رہے جب ایک دفعہ توبہ کرے گا گویا کبھی گناہ کیا ہی نہ تہا حضور فرماتے ہین کہ گنہگار توبہ
کرنے سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے بچہ ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک صاف
پیدا ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اگلی امتوں کو حکم تہا کہ اگر کسی کے کپڑے کو ناپاکی یا کسی
کے بدن پر نجاست لگ جائے کپڑے کو قینچی سے کتر کر پھینکا جائے اور بدن کو چاقو سے
کہرچا جائے تب پاک ہوتا تہا اب حضور کے طفیل سے آپ کی سفارش سے تہوڑا سا پانی
کافی ہوتا ہے بنی اسرائیل کو حکم تہا کہ جس عضو سے انسان گناہ کرے وہ عضو کاٹ دیا جائے
بے اعضا تراشے توبہ قبول نہ ہوتی تہی آج جناب کے صدقہ مین کیسی آسان توبہ ہمین ملی ہے حدیث
شریف مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ مین زکوۃ کا مال جمع کرکے ایک پہاڑ پر رکہا جاتا
تب آسمان سے آگ آنکر سارا مال کہا لیتی جلاکر کالی راکھ کردیتی تہی وہ مال نہ انسان کے کام
آتا نہ جانور کے پہر دوسری بات یہ ہوتی کہ لاکھ روپیہ مین ایک روپیہ بہی حرام یا ناجائز مال کا ہوتا
تب اس زکوۃ کو آگ نہ جلاتی پہر اس بات کی تلاش ہوتی کہ یہ پیسہ حرام کا کسنے ملایا ہے اور کہاں سے
آیا ہے کیونکہ ایک پیسہ کی سبب ساری زکوۃ قبول نہ ہوئی اب ہر ایک شخص کا پردہ فاش کیا جاتا
کیا کیا چھپے راز کہلتے حضور اکرم کی سفارش سے یہ سارے قصے معاف ہوئے اب نہ آگ کہانے
آتی ہے نہ کسی کا پردہ فاش ہوتا ہے بہائی کی زکوۃ بہائی کہالیتا ہے کسی کو خبر بہی نہین ہوتی۔
سبحان اللہ آپ کے سبب کیا آسانیاں ہوئین کیا پردہ پوشی ہوئی حدیث شریف مین آیا ہے کہ
حضور اکرم نے حق تبارک و تعالےٰ شانہ کی جناب مین عرض کیا اور طاعون کی موت کو اپنی
امت کے لیے شہادت کی موت منظور کرالیا اب حضور کی امت کا جو مسلمان طاعون مین مرے گا

وہ شہید ہوگا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جو مسلمان پیٹ کی بیماری مین مرے دست آنکر
ہیضہ وغیرہ ہوکر مرے وہ شہید ہے جو پانی مین غرق ہو وہ شہید ہے جو جلکر مرے وہ بہی شہید ہے
جو مکان کے نیچے دبکر مرے وہ بہی شہید ہے جو عورت زچہ خانہ مین مرے وہ بہی شہید ہے
یہ بڑی دولت شہادت کی حضور نے اپنی سفارش سے عام طور کے معمولی مرضون مین اللہ
سے کہلکر اپنی امت کو دلوائی اگلی امتون مین کہین اسکا نام بہی نہ تہا یہ رحمت کا مینہ حضور
کی طفیل اسی امت پر برسا سبحان اللہ حدیث شریف مین آیا ہے اگلے انبیا نے اپنی قوم پر بد
دعائین کین اپنی قومون کو ہلاک کیا حضور فرماتے ہین کہ مین نے اللہ کی جناب مین عرض کیا
کہ الہی اگر مین اپنی امت کے کسی شخص پر بد دعا کرون یا برا کہون اے مولا میری بد دعا اوس
مسلمان کے حق مین رحمت بنا کرلگا نا میری بد دعا کے سبب اوس بندہ کا قرب کا مرتبہ زیادہ کرنا
تشریح مسلمانون غور کرو اس رحمت کا کیا ٹہکانہ ہے جو حضور کی بد دعا بہی ہمارے لیے سبب ہے
رحمت الہی کی اور باعث ہے قرب الہی کا ماسمعنا فی اٰبائنا الاول ہمنے پہلے کبہی ایسا نہین
سنا یہ خاص حضور پر اللہ کی عنایت اور خاص کرم آپ کے طفیل سے آپکی امت پر ہے جس کا
امت کو بہت سا شکریہ کرنا لازم ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ میری امت کے گنہگار گناہ
سا تہہ لیکر قبرون مین داخل ہونگے اور جب قبرون سے اوٹہین گے تب اونکے گناہ معاف
اور بخشے ہوئے ہون گے حضور اکرم اسکی وجہ ارشاد فرماتے ہین کہ میری امت کے مسلمان جو باہم
ایک دوسرے کے لئے استغفار مانگتے ہین اسکی وجہ سے گنہگار لوگ مرنے کے بعد قبرون مین
جانے کے بعد بخشے جاتے ہین تشریح جو لوگ بے توبہ مرگئے ہین وہ اپنے مسلمان بہائیون کے

استغفار کرنے کے سبب بخشے جاتے ہین پس ہر ایک مسلمان کو لازم ہے ہر نماز مین اپنے لئے
اور اپنے مرے ہوئے بھائیون کے لئے ہمیشہ مغفرت کی دعا کیا کرے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ میری امت کے چہرے اور ہاتھ پیر وضو کے سبب سے قیامت مین چمکتے اور نہایت روشن
ہونگے اگلی امتون کو یہ بات نصیب نہوگی حدیث شریف مین آیا ہے کہ میری امت کے
ماتھے سجدہ کے داغ سے قیامت کے دن چودہوین رات کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے حدیث
شریف مین ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھسے وعدہ کیا ہے
کہ اے نبی ستر ہزار مسلمان آپکی امت کے بلا حساب بلا عذاب بخشے جاینگے پھر ہر ایک کے ساتھ اور
ستر ستر ہزار ہونگے ان پر بھی کسیطرح کا عذاب نہ انسے کسیطرح کا حساب ہوگا بلا حساب بخشے جاینگے
یہ ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان حضور کی سفارش سے بلا حساب جنت مین جاینگے حضور
فرماتے ہین انکے علاوہ تین بھلے رحمان کی دست قدرت کے ہونگے جن مین پھر کر میری امت
جنت مین جائیگی حدیث شریف مین ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
لوگون خوش ہو جاؤ کہ سارے نبیون کے امت کی نسبت تم زیادہ جنت مین جاؤگے حضور نے
فرمایا کل جنت مین جانے والون کی ایک سو اسی ۱۸۰ صفین ہونگی جس مین کل نبیون کی امت
کی صفین چالیس ہونگی اور صرف میری امت کے جنت مین جانے والون کی اسی صفین ہونگی
دو ثلث آپکی امت جنت مین جائیگی اور ایک ثلث مین ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا کی امت
جنت مین جائیگی نکتہ جنت حضرت آدم کی میراث ہے پہلے جنت آدم کو عطا ہوئی تھی
اب سارے مسلمان اپنے باپ آدم کی میراث لیتے ہین شریعت مین دوہرا حصہ بیٹے کا اور

اکہر ابیطی کا ہوتا ہے ہزارہا انبیا نے اپنی اپنی امت کے جنت مین لیجانے کی حد کوششین کین
مگر انہی ہتون کو میراث پدری یعنی آدم کی میراث جنت مین سے دختری حصہ سے زیادہ
نہ دلوا سکے صدقے جایئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کے کہ تھوڑے عرصہ مین آپنے
بے تعداد امت کو حصہ پسری دلوادیا اسّی صفین صرف آپکی امت کی اور کُل چالیس صفین
تمام انبیا کی امت کی جنت مین جائینگی اگر کسی مالدار شخص کو ایک پسر ایک دختر وارث ہون
اور ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ترکہ چھوڑا ہو تب از روے شریعت اسّی ہزار روپیہ پسر کا حق ہے
پسر کو ملیگا اور چالیس ہزار دختر کو ملیگا اللہ اکبر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا مردانہ کوشش ہے
کہ سب سے پیچھے آنیوالی امت کو سب سے آگے بڑھا دیا حدیث شریف مین ہے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کے آخرت مین دو مکان ہین ایک جنت مین اور دوسرا
دوزخ مین قیامت کے دن جب سارے اگلے پچھلے کافر مسلمان سب جمع ہونگے حق تبارک
و تعالے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت دیگا حضور فرماتے
ہین کہ میری امت بڑی دیر تک اللہ تعالے کے سامنے سجدہ مین پڑی رہیگی جب زمانہ دراز
سجدہ مین گزر جائیگا تب حق تعالے فرمائے گا کہ اے میرے بندو اپنے سر سجدہ سے اوٹھاؤ
ہم نے تمہین جہنم سے آزاد کیا اور تمہارے بدلے یہود و نصاریٰ کو جہنم مین داخل کیا تشریح
حضور کی امت کے مسلمان یہود و نصارے کے جنت کے مکان اونکا حصّہ جنت کا لینگے
اور مسلمانون کے دوزخ کے مکان کافرون کو ملین گے نکتہ کافرون نے اپنی ہستی کا شکریہ
کچھ ادا نہ کیا بلکہ اپنے باپ حضرت آدم کے دین مذہب کو چھوڑ کر کفر اختیار کیا اور دین کا اختلاف

ترکے سے محروم ہو جانیکا سبب ہوتا ہے مثلاً ایک شخص مسلمان خدا پرست ہے اوسکے دو بیٹے
ایک مسلمان دوسرا کافر بت پرست اس شخص کے انتقال کے بعد کل ترکہ اسکا صرف مسلمان فرزند
کو ملیگا کافر بیٹا محروم رہیگا اسی صورت سے ساری جنت جو ترکہ حضرت آدم کا ہے مسلمان
لینگے اور کافر محروم رہینگے حدیث شریف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تشریف لئے جاتے تھے ایک دن ایک گاؤن مین ایک قوم
کے پاس ٹھیرنے کا اتفاق ہوا جس جگہ حضور نے قیام فرمایا تھا اوس موقعہ پر ایک عورت گود
مین اپنا بچہ لئے تندور جھونکتی تھی جب تندور سے آگ کی لو باہر نکلتی تب وہ عورت اپنے بچہ کو
پرے ہٹاتی تندور سے دور کرتی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر تندور جھونکنا چھوڑکر
اوسی طرح اپنے بچہ کو گود مین لیکر حضور کے سامنے آئی اور یہ عرض کیا کہ کیا آپ ہی رسول اللہ ہین حضور
نے فرمایا کہ ہان یہ سنکر عورت نے حضور سے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالی اپنے بندون پر سب سے زیادہ مہربان
نہین ہے حضور نے فرمایا کہ ہان ضرور اللہ تعالے سب سے زیادہ مہربان ہے عورت نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالے
اپنے بندون پر ماں سے زیادہ مہربان نہین ہے حضور نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے اپنے بندون پر ماں سے
زیادہ مہربان ہے عورت نے عرض کیا کہ ماں اپنے بچہ کو آگ مین نہین ڈالتی اللہ تعالے کسطرح بندون کو آگ
مین ڈالیگا یہ کلام سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیفیت طاری ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
فوراً سجدہ مین گر کر بہت دیر تک سجدہ مین روتے رہے پھر سر مبارک اوٹھا کر فرمایا لوگون اللہ تعالی ہرگز
کسی کو جہنم مین داخل نہ کریگا مگر سرکش گستاخ کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کہنے سے انکار کریگا وہ دوزخ
مین جائیگا ماسوا انکے سبکو بخشیگا اسکا مطلب یہ ہے کہ نادم گنہگار لوگ دوزخ مین نہ جائینگے سرکش عاق کو ماں
باپ بھی گھر سے نکالتے ہین اسی طرح اللہ تعالے بھی سرکش کو جہنم مین جلائیگا۔

اے حضرات! کتاب طب روحانی جو زیر طبع ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ حضرات کے مطالعہ سے گذرے گی۔ اس مبارک کتاب کے پہلے باب میں اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو ناموں کی تشریح ان کے متعلق عمل اعمال مع انکی تاثیرات کہ فلاں اسم فلاں بات کے لیے مجرب اور مفید ہے مع پرہیز وغیرہ کے بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں سارے قرآن مجید کی بسم اللہ سے لیکر والناس تک جو آیت جس مرض کے لیے جس غرض کے لیے مفید اور مجرب ہے مع ختم پڑھنے کی ترکیب وغیرہ وغیرہ کے خوب تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ تیسرے باب میں جو کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رقیہ کے طور پر مرضوں کے روحانی علاج منقول ہیں وہ مع ترکیب درج کیے گئے ہیں۔ ناظرین یہ ایک عظیم الشان خزانہ ہے اسرار الٰہی کا جو ہر ایک مسلمان کے پاس رہنا ضروری ہے۔ باوجود اس قدر مفید ہونے کے قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک کے مقرر کیا گیا ہے ✣

المعلن خادم الطلبہ محمد خلیل الرحمان نائب مہتمم مدرسہ حسینیہ دہلی

التماس ضروری

اہل اسلام کی خدمت میں عام اور اہل علم کی خدمت میں خاص طور سے عرض ہے کہ مجھے نہ علم کا دعوی ہے نہ زباندانی پر ناز۔ اپنی استعداد کے موافق جو مضامین مناسب جانے لکھدیے اہل مطبع اور کاتبوں کی غلطیوں کے علاوہ شاید مؤلف کی غلطیاں بھی ہونگی۔ اہل کرم اصلی مدعا پر نظر رکھیں اور جہاں غلطی ملاحظہ کریں اصلاح فرمائیں ؛

الملتمس محمد ابراہیم حنفی واعظ مہتمم مدرسہ حسینیہ

دہلی متصل جامع مسجد